تصانیف احمدیّه

حصهٔ اول — جلد هفتم

مشتمل برکتب و رسائل مذهبی

تفسیر القرآن

جلد پنجم

تفسیر سورهٔ هود — سورهٔ یوسف — سورهٔ رعد — سورهٔ ابراهیم —
سورهٔ الحجر - سورهٔ النحل

سنه ۱۳۲۲ نبوی

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ پریس میں باهتمام شیخ علیم الله چهاپه هوئی

سنه ۱۳۰۹ هجری — سنه ۱۸۹۲ع

فہرست مضامین جلد پنجم تفسیرالقرآن

سورۂ ہود

۱ — ۶۷

سورۂ یوسف

۶۸ — ۱۳۷

سورۂ رعد

۱۲۸ — ۱۴۱

سورۂ ابراہیم

۱۴۲ — ۱۵۵

سورۂ الحجر

۱۵۶ — ۱۷۷

سورۂ النحل

۱۷۸ — الی آخرہ

تفسيرُ القرآن
وهو
الهُدى والفرقان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ
خَبِيْرٍ ﴿١﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ ﴿٢﴾
وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ وَ اِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿٣﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ
وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ
لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَاحِيْنَ ﴿٥﴾ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ
وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦﴾ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٧﴾ وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ
فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا
كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٨﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ
عَمَلًا ﴿٩﴾ وَ لَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٠﴾ وَ لَئِنْ اَخَّرْنَا

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا هی بڑا مهربان

الر — یهه کتاب هی که مستحکم کی گئی هیں اُس کی آیتیں پهر مفصل کی گئی
هیں حکمت والے خبر رکهنے والے کے پاس سے ۱ که عبادت مت کرو (کسیکی) سواے خدا
کے بے شک میں‌هوں تمهارے لیئے اُس سے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ۲ اور بخشش
چاهو اپنے پروردگار سے پهر رجوع کرو اُس کی طرف فایدہ مند کریگا تمکو اچهے فایدہ سے وقت
مقرر تک اور دیگا هر بزرگی رکهنے والیکو بدلا اُس کی بزرگی کا اور اگر تم پهر جاؤ تو بیشک
میں ڈرتا هوں تم پر بڑے دن کے عذاب سے ۳ الله کیطرف هی تمکو پهر جانا اور وہ هر چیز
پر قادر هی ۴ خبر دار هو بیشک وہ پهیر لیتے هیں اپنے سینوں کو (یعنی جبکه پیغمبر
صاحب کو آتا دیکهتے هیں) تاکه چهپ جاویں اُس سے (یعنی پیغمبر سے) خبر دار هو
جسوقت ۵ که وہ اوڑه لیتے هیں اپنے کپڑوں کو (خدا) جانتا هی جو کچهه که وہ چهپاتے
هیں اور جو کچهه که وہ ظاهر کرتے هیں ۶ بیشک وہ جاننے والا هی دل کی چهپی
باتونکا ۷ اور نهیں کوئی چلنے والا زمین میں مگر که الله پر هی اُس کی روزی وہ جانتا
هی اُس کے تهرنے کی جگهه اور اُسکی ودیعت هونے کی جگهه سب کچهه هی بیان کرنے
والی کتاب میں ۸ (یعنی موجود هی الله کے علم میں اور یهه قول هی زجاج کا) اور
وہ وهی هی جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو چهه دن میں اور تها اُس کا عرش
پانی پر تاکه آزماوے تمکو که کون تم میں سے هی اچهے عمل کرتا ۹ اور اگر تو کهے که
بیشک تم اٹهائے جاؤگے مرنے کے بعد تو کهینگے وہ لوگ جو کافر هوئے که یهه کچهه نهیں
هی مگر کهلا هوا جادو ۱۰ اور اگر هم تا خیر کریں

عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ اَلَا يَوْمَ
يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑪ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا
مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ⑫ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ
مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ⑬
اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ⑭ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ
وَضَآئِقٌ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ
مَعَهٗ مَلَكٌ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ وَّاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ⑮
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ
وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ⑯
فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ⑰ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ⑱

اُن سے عذاب کي ايک گنتي هوئي مدت تک تو کهيں گے که کس چيز نے اُس کو روک رکها هی خبر دار هو جسدن آويگا اُن پر نه پهيرا جاويگا اُن سے اور گهير ليويگي اُن کو وه چيز که جس کے ساتهه وه ٹهٹها کرتے تهے ١١ اور اگر هم چکهاويں انسان کو اپني طرف سے رحمت پهر هم اُس کو اُس سے لے ليں بيشک وه نا اُميد اور نا شکر هی ١٢ اور اگر هم چکهاويں اُسکو خوشحالي بعد سختي کے جو اُس کو پهونچي هی تو کهيگا که گئيں هم سے برائياں بيشک وه هی خوشي کرنے والا اور شيخي کرنے والا ١٣ مگر جنهوں نے صبر کيا اور اچهے کام کيئے وهي لوگ هيں که اُن کے ليئے هی بخشش اور اجر بڑا ١٤ پهر شايد تو چهوڑ دينے والا هی بعض کو جو وحي بهيجي جاتي هی تيرے پاس اور تنگ هوجاتا هی تيرا سينه اُس سے که وه کهتے هيں کيوں نهيں اوتارا گيا اُس کے اوپر خزانه يا آيا اُس کے ساتهه فرشته اس کے سوا کچهه نهيں که تو ڈرانيوالا هی اور الله هرچيز پر نگهبان هی ١٥ کيا وه کهتے هيں (يعني قرآن کو) که وه افترا کرليا هی تو کهدے که لاؤ اُس کي مانند دس سورتيں افترا کي هوئي اور بلاؤ جس کو تم بلاسکو الله کے سوا اگر تم سچے هو ١٦ پهر اگر نه قبول کريں تمهاري بات کو تو جان لو که بات يوں هي هی که وه اوتارا گيا هی الله کے علم سے اور يهه که نهيں هی کوئي معبود مگر وه پهر کيا تم ماننے هو ١٧ جو چاهتے هيں دنيا کي زندگي اور اُس کي زيبايش پورا کرينگے هم اُن کے پاس اُن کے عملوں کو اُس ميں اور وه اُس ميں نقصان نديئے جاوينگے ١٨

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَ حَبِطَ مَا
صَنَعُوا فِيهَا وَ بَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ
بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَ يَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِن قَبْلِهِ كِتَٰبُ مُوسَىٰ
إِمَامًا وَّ رَحْمَةً أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَ مَن يَكْفُرْ بِهِ
مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ إِنَّهُ
الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَ مَنْ
أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ
وَ يَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ
عَلَى الظَّٰلِمِينَ ﴿٢١﴾ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَ يَبْغُونَهَا
عِوَجًا وَ هُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَٰفِرُونَ أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا
مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَ مَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ
يُضَٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَ مَا كَانُوا
يُبْصِرُونَ ﴿٢٢﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُم
مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٣﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿٢٤﴾

یہہ وہ لوگ هیں جن کے لیئے کچھہ نہیں هی آخرت میں مگر آگ اور گر گیا اُس میں (یعني آخرت میں) جو کچھہ کہ اُنہوں نے کیا تھا اور غلط هوگیا جو کچھہ وہ کرتے تھے ۱۹ پھر وہ شخص جو اپنے پروردگار کے پاس سے دلیل رکھتا هی اور اُس کے ساتھہ هي ساتھہ اُس کے پاس سے ایک گواہ بھي هی - اور اُس سے پہلے موسیٰ کي کتاب بطور ایک پیشوا کے اور رحمت کے هی تو یہي لوگ ایماں لاتے هیں اُس پر (یعنی قرآن پر) - اور جو کوئي کافروں کے گروہ میں سے اُس کا منکر هو تو آگ اُسکا ٹھکانا هی — پھر (اے منکر †) تو مت هو کسي شبہہ میں اُس سے بیشک وہ برحق هی تیرے پروردگار کي طرف سے لیکن بہت لوگ یقین نہیں کرتے ۲۰ اور کون بڑا ظالم هی اُس شخص سے جو افترا کرے اللہ پر جھوٹ یہہ لوگ سامنے لائے جاوینگے اپنے پروردگار کے اور گواہ کہیں گے کہ یہي لوگ هیں جنہوں نے جھوٹ بولا اپنے پروردگار پر هاں لعنت خدا کي هی ظالموں پر ۲۱ جو لوگ کہ روکتے هیں اللہ کي راہ سے اور چاهتے هیں اُسکو ٹیڑھا اور وہ آخرت کے منکر هیں وہ لوگ نہیں هونے کے عاجز کرنے والے (یعني روکنے والے اللہ کو عذاب دینے سے یعني بچکر بھاگ جانے والے اللہ کے عذاب سے) زمین میں اور نہوگا اُنکے لیئے اللہ کے سوا کوئي دوست دوگنا کیا جاویگا اُن کے لیئے عذاب اور وہ نہ سن سکتے تھے اور نہ دیکھتے تھے ۲۲ یہي لوگ وہ هیں جنہوں نے نقصان پہونچایا اپنے آپ کو اور کھویا گیا اُن سے جو کچھہ کہ وہ افترا کرتے تھے ۲۳ اسلیئے بے شک وہ آخرت میں هیں وهي نقصان اوٹھانے والے ۲۴

---

† فلاتک اور من ربک کا خطاب کافر یا منکر قرآن کي نسبت هی جیسیکہ سورۃ یونس کی آیت ۹۴ میں مفسري کذاب کي نسبت هی اور اس باب میں کامل بحث سورۃ یونس میں هوچکي هی -

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَخْبَتُوْآ اِلٰى رَبِّهِمْ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ
كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا اَفَلَا
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ ﴿۲۵﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ
اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَ مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا
بَادِيَ الرَّاْيِ وَ مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ
كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ
وَ اٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ
اَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اِنْ اَجْرِيَ
اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَ مَا اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ
وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ يٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ
مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیئے اور نماز ملنے بجا لائے اپنے پروردگار
کی وہ لوگ هیں بہشت میں جانے والے وہ اُس میں رہینگے همیشہ (۲۵) دو فرقوں کی مثال
اندھے اور بہرے اور دیکھنے والے اور سننے والے کیسی هی کیا وہ دونوں مثال میں برابر هیں
پھر کیوں نہیں تم نصیحت پکڑتے (۲۶) بے شک هم نے بھیجا نوح کو اُس کی قوم کے پاس
(نوح نے) کہا کہ بے شک میں تمکو علانیہ ڈرانے والا هوں (۲۷) کہ مت عبادت کرو (کسیکی) الله
کے سوا بے شک مجھکو تم پر ڈر هی ایک دکھہ دینے والے دن کے عذاب کا (۲۸) پھر کہا اُن
لوگوں نے جو اُس کی قوم میں سے کافر تھے کہ هم نہیں دیکھتے تجھکو مگر ایک انسان همسا
اور نہیں دیکھتے هم تجھکو کہ تیری پیروی کی هو (کسی نے) بجز اُن لوگوں کے کہ وہ
هم میں کمینے اور سہاٹ سمجھہ کے هیں اور هم نہیں دیکھتے تمکو اپنے پر کچھہ فضیلت
بلکہ گمان کرتے هیں هم تمکو جھوٹے (۲۹) (نوح نے) کہا کہ اے میری قوم کیا تمنے سمجھہ
لیا هی کہ اگر میرے پاس کوئی دلیل هی میرے پروردگار سے اور اُس نے مجھکو دی هو
رحمت اپنے پاس سے اور پھر وہ پوشیدہ رکھی گئی هو تمپر تو کیا هم اُسکو تمہارے دامیں
بیٹھا سکتے هیں اور تم اُس سے کراهیت کرنے والے هو (۳۰) اے میری قوم میں نہیں مانگتا تم
سے اُس پر کچھہ مال نہیں هی میرا اجر دینا (کسی پر) مگر الله پر اور میں اُنکو جو
ایمان لائے هیں کھدیڑ دینے والا نہیں هوں بے شک وہ ملنے والے هیں اپنے پروردگار سے ولیکن میں
دیکھتا هوں تمکو ایک قوم کہ جہالت کرتی هی (۳۱) اور اے میرے قوم کون مجھکو مدد دیگا
الله کے (عذاب) سے اگر میں انکو کھدیڑ دوں پھر کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے (۳۲) اور میں
تم سے یہہ نہیں کہتا

خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْٓ اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ اِنِّیْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٣٣﴾ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿٣٤﴾ قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿٣٥﴾ وَلَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٦﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهُ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهُ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٣٩﴾

(٣٩ لغایت ٩٠) واصنع الفلک — اس مقام سے طوفان آنے کا ذکر شروع ہوتا ہے — مگر قبل اس کے کہ طوفان کی نسبت ذکر کیا جاوے یہہ امر بتانا ضرور ہے کہ حضرت نوح اور اُن کی قوم کہاں رہتی تھی *

اس بات کے دریافت کرنے کے لیئے بجز توریت کے اور قدیم جغرافیہ کی تحقیقات کے

که میرے پاس الله کا خزانه هی اور نه یهه که میں غیب کي بات جانتا هوں۔ اور نه یهه کهتا هوں که میں فرشته هوں اور نه کهتا هوں اون لوگوں کے لیئے جنکو تمهاري آنکهیں حقارت سے دیکهتي هیں که الله اُنکو کوئي بهلائي نهیں دیگا خدا جانتا هی جو کچهه که اُن کے دلوں میں هی بےشک میں اُسوقت (یعني جبکه میں اُنکو اپنے پاس سے کهتیردوں) البته میں ظالموں میں سے هوں گا ٣٣ اُن لوگوں نے کہا که اے نوح تونے همارے ساتهه جهگڑا کیا پهر بهت جهگڑا تو هم سے پهر همارے پاس لا اُسکو جسکا تو وعده کرتا هی اگر تو سچوں میں سے هی ٣٤ (نوح نے) کہا بات یهه هی که الله اُسکو تمهارے پاس لویگا اگر چاهے اور تم اُس کو مجبور کرنے والے نهیں هو ٣٥ اور نهیں فایده دیگي تمکو میري نصیحت کتنا هي میں اراده کروں که میں تمکو نصیحت کروں اگر الله کا اراده هو که گمراه کرے تمکو وه پروردگار تمهارا هی اور اُسي کے پاس پلٹ کرجاؤگے ٣٦ (اے پیغمبر) کیا وه کهتے هیں که افترا کرلیا هی اُسکو (یعني قرآن کو) کهدے که اگر میں نے اُسکو افترا کرلیا هی تو مجهپر میرا گناه هی اور میں بري هوں اُن گناهوں سے جو تم گناه کرتے هو ٣٧ اور وحي بهیجي گئي نوح کے پاس که بے شک نهیں ایمان لاوینگے تیري قوم میں سے مگر جو ایمان لے آئے پهر غم مت کها اُس سے جو وه کرتے هیں ٣٨ اور بنا کشتي هماري آنکهوں کے سامنے اور هماري وحي سے اور نه کهه مجهسے

اُن لوگوں کے حق میں جنهوں نے ظلم کیا بے شک وه ڈوبوئے جاوینگے ٣٩

اور کوئي ذریعه همارے پاس نهیں هی اُس سے معلوم هوتا هی که حضرت آدم یا یوں کهو که حضرت نوح کے اجداد اُس قطع زمین میں رهتے تهے – جهاں چار دریا یعني — جیحون – سیحون — دجله — فرات بهتے تهے – ان دریاؤں کے ناموں اور مخرجوں پر اس مقام پر بحث کي چنداں ضرورت نهیں هي صرف یهه بیان کرنا کافي هی که جو ٹکڑا زمین کا بلیک سے یعني

وَ يَصْنَعُ الْفُلْكَ وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهِ سَخِرُوْا مِنْهُ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿٤٠﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٤١﴾ حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ

بحر اسود اور بحر کاسپین اور پرشین گلف اور مڈّي ٹرينئين سے يعني بحر احمر ميں واقع هى اور آرمينيا کہلاتا هى وهي قطع زمين کا حضرت نوح کے اجداد کا مسکن تها *

کوئي ثبوت اس بات کا نہيں هى کہ نوح نے يا اجداد نوح نے اس ملک کو چهوڑ کر دوسري جگهه سکونت اختيار کي هو اور اس ليئے اس بات کے باور کرنے کو کوئي امر مانع نہيں هى کہ حضرت نوح کا بهي يهه ملک مسکن تها *

اسي قطع زمين ميں وہ ملک بهي واقع هى جو ارارات کے نام سے مشہور تها اور اسي ملک کے پہاڑ ارارات کے پہاڑ مشہور هيں جنکو کالڈي زبان ميں فرود اور عربي ميں جودي کہتے هيں *

يهه ملک درياؤں سے اور درياؤں کي بہت سي شاخوں سے اور چهوٹي ندیوں سے ايسا پر تها کہ انسان کو اس بات کا خيال آنا نہايت قرين قياس هى کہ اُن کے عبور کرنے اور اُن کي طغياني کي حالت ميں بچاؤ کي کوئي تدبير هوني چاهيئے خدا تعالى نے حضرت نوح کے دل مين وحي ڈالي کہ وہ ان مصيبتوں سے محفوظ رهنے کے ليئے کشتي بنائيں سب کچهہ شبهہ نہيں هى کہ يهہ کشتي سب سے پہلي کشتي هوگي جو دنيا ميں بنى اس وقت ايسي چيز جس سے پاني پر چليں کچهہ عجيب نہيں معلوم هوتي ليکن اول اول جب اس کے بنانے کا خيال حضرت نوح کو هوا هوگا اور اس کے ذريعہ سے پاني پر چلنے اور درياؤں کے وار پار جانے اور چلے آنے کا ارادہ معلوم هوا هوگا تو لوگوں نے اُسکو اسقدر عجيب اور ناممکن سمجها هوگا کہ اُن سے مسخراپن کرتے هونگے اُن کو ديوانہ سمجهتے هونگے جيسيکہ قرآن مجيد ميں بيان هوا هى *

اور نوح کشتي بناتا تها اور جب اُس کي قوم کے لوگ اُس کے پاس هوکر جاتے تو اُس سے

ٹهٹا کرتے تهے نوح نے کہا کہ اگر تم هم سے ٹهٹا کرتے هو تو بے شک هم بهي تم سے ٹهٹا کرینگے

جس طرح کہ تم ٹهٹا کرتے هو پهر تم جان جاؤگے ۶۰ کہ وہ کون هی جس کے پاس ایسا

عذاب آویگا جو اُس کو برباد کردے اور لازم کردے اُس پر همیشه کا عذاب ۶۱ یہاں تک کہ

جب آیا همارا حکم اور زمین کے چشمے پهوٹ نکلے هم نے کہا کہ چڑهالے کشتي میں هر ایک

جوڑے کے دو

حضرت نوح لوگوں کو بت پرستي چهوڑ نے اور خداے واحد کي پرستش کرنے کي هدایت کرتے تهے اور لوگ نہیں مانتے تهے حضرت نوح اُن پر خدا کاعذاب نازل هونے کي پیشین گوئي کرتے تهے — تمام قوموں پر جو عذاب نازل هوئے هیں وہ عذاب اُنهي اسباب سے واقع هوئے هیں جن کا واقع هونا اُمور طبعي سے متعلق هي — پس ملکي حالات کے خیال سے ضرور حضرت نوح کے دل میں خدا نے ڈالا هوگا کہ ان لوگوں کي نافرماني بدکاري و گنهگاري سے ایک دن خدا اُن کو ڈبو دیگا *

لوگوں نے حضرت نوح سے کہا کہ اے نوح تم هم سے بہت کچهہ جهگڑ چکے پهر اگر تم سچے هو تو اب اُس کو لاؤ جس کا تم هم سے وعدہ کرتے هو یعني عذاب کا — حضرت نوح نے کہا کہ اگر خدا چاهیگا تو عذاب لاویگا تم اُسکو مجبور کرنے والے نہیں هو *

کشتي کا بنانا اور خصوصاً پہلے پہل اور بالتخصیص اتني بڑي کا جتني کہ نوح کي کشتي تهي — اور ایسي مضبوط کا جو طوفان کي موجوں کو سهار سکے کچهہ آسان کام نہ تها اور خدا هي کي القاء وحي سے وہ بن سکتي تهي مگر لوگوں کي امداد اور سعي کي بهي ضرورت تهي جو لوگ حضرت نوح پر ایمان نہیں لائے تهے بلکہ اُن کے اس کام پر تمسخر کرتے تهے یقیناً وہ لوگ اُس میں شریک نہ تهے اُنهي کي نسبت خدا نے فرمایا کہ تو هماري هدایت سے کشتي بنائے جا ظالموں کا هم سے ذکر مت کر وہ سب ڈوبنے والے هیں *

غرضکہ حضرت نوح نے اُن لوگوں کي امداد سے جو اُن کو مانتے تهے اور اُن پر ایمان لائے تهے وہ کشتي طیار کرلي طوفان کا آنا بذریعہ اُن اسباب کے جو طوفان آنے سے متعلق هیں خدا نے مقدر کیا تها چنانچہ بے انتہا مینهہ کے برسنے اور زمین سے پاني کے چشمے

وَ اَھْلَکَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْہِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ وَ مَآ اٰمَنَ مَعَہٗٓ اِلَّا قَلِیْلٌ ﴿۴۰﴾ وَ قَالَ ارْکَبُوْا فِیْھَا بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَ مُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۴۱﴾ وَ ھِیَ تَجْرِیْ بِھِمْ فِیْ مَوْجٍ کَالْجِبَالِ وَ نَادٰی نُوْحُ ابْنَہٗ وَ کَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَکُنْ مَّعَ الْکٰفِرِیْنَ ﴿۴۲﴾

کہل جانے اور دریاؤں و ندیوں کے اوبل پڑنے سے اُس ملک میں طوفان آیا حضرت نوح اور اُن کے ساتھی کشتي پر بیٹھہ کر بچ گئے اور تمام ملک کے لوگ جس میں طوفان آیا تھا ڈوب کر مرگئے اس قسم کے طبعي واقعوں کو خدا تعالے ہمیشہ بندوں کے گناہوں اور اُنکي نافرماني سے منسوب کرتا ہی جس کي نسبت ہم پہلے بحث کرچکے ہیں — حضرت نوح کے زمانہ کا بہت بڑا طوفان ہوگا مگر اس زمانہ میں بھي جن ملکوں میں طوفان آتا ہی وہاں بھي اسیطرح لوگ ڈوب کر مرجاتے ہیں — البتہ حضرت نوح کے طوفان میں چند اُمور ایسے ہیں جن پر بالتخصیص بحث کرني ضرور ہی *

اول یہہ کہ طوفان خاص اُس ملک میں آیا تھا جہاں حضرت نوح کي قوم رہتي تھي یا تمام دنیا میں طوفان آیا تھا اور کل کرہ زمین کا پاني کے اندر ڈوب گیا تھا اور تمام دنیا میں کوئي انسان و چرند و پرند بجز اُن کے جو کشتي میں تھے زندہ باقي نہیں رہے تھے *

یہودي اور عیسائي اس بات کے قائل ہیں کہ طوفان تمام دنیا میں عام تھا — ہمارے علماے مفسرین کي عادت ہی کہ بغیر اس بات کے کہ قران مجید کے الفاظ پر غور کریں ایسے امور میں یہودیوں کي روایتوں کي تقلید کرتے ہیں اور اس لیئے وہ بھي اس بات کے قائل ہوئے ہیں کہ طوفان تمام دنیا میں عام تھا — مگر طوفان کا عام ہونا محض غلط ہی اور قران مجید سے اُس کا تمام دنیا میں عام ہونا ہرگز ثابت نہیں ہی *

ایک زمانہ تھا کہ پہاڑوں پر دریائي جانوروں کي ہڈیاں ملنے سے اور سرد ملکوں میں گرم ملکوں کے جانوروں کي ہڈیاں زمین میں دبي ہوئي نکلنے سے طوفان کے عام ہونے کا اور تمام دنیا کے پہاڑوں کا طوفان نوح میں ڈوب جانے کا یقین ہوتا تھا مگر علم جیالوجي کي ترقي سے

اور اپنے لوگوں کو بجز اُس کے جس پر پہلے سے حکم لگ گیا هی۔ اور اُن کو جو ایمان لے آئے هیں اور نهیں ایمان لائے تهے نوح پر مگر تهوڑے لوگ (۴۰) نوح نے کہا کہ کشتی میں سوار هو خدا کے نام سے هی اُس کا چلنا اور تهمنا بے شک میرا پروردگار بخشنے والا هی مهربان (۴۱) اور وہ اُن کو لیئے جاتی تهی پہاڑ کی مانند موجوں میں اور پکارا نوح نے اپنے بیٹے کو اور وہ پرے کو (یعنی کشتی کے پاس) تها کہ اے میرے بیٹے همارے ساتهہ چڑہ آ اور کافروں کے ساتهہ مت هو (۴۲)

ثابت هوگیا که وہ خیال غلط تها اس کو مفصل طور پر میں نے اپنی کتاب تبئین الکلام فی تفسیر التوراة علی ملة الاسلام میں بیان کیا هی اس مقام پر اُس کی بحث کچهہ ضرور نهیں هی کیونکہ اس وقت هم قران مجید کی تفسیر لکهتے هیں اور همکو صرف یهہ بتلانا چاهیئے که قران مجید سے طوفان کا تمام دنیا میں عام هونا ثابت نهیں هوتا هی *

گو هم بالتخصیص یهہ نہ بتا سکیں که آدم یا انسان کے پیدا هونے کی کس قدر مدت کے بعد طوفان آیا تها مگر توریت کے مطابق جو قلیل زمانه تسلیم کیا گیا هی هم اُسی کو تسلیم کرکے کہتے هیں که بموجب حساب توریت عبری کے طوفان آیا (۱۶۵۶) برس بعد پیدا هونے حضرت آدم کے اور بموجب سپتو ایجنٹ توریت کے جس پر ایشیا کے تمام مورخ اور یورپ کے اکثر قدیم مورخ اعتماد رکهتے هیں طوفان آیا (۲۲۶۲) برس بعد پیدا هونے حضرت آدم کے اور بلا شبهہ اس عرصه میں انسان کی نسل پهیل گئی هوگی اور کل پرانی دنیا یا اُس کا بہت بڑا حصه آباد هوگیا هوگا – یهہ بات ناممکن هی اور قران مجید کے بهی برخلاف هی که حضرت نوح تمام دنیا کے لوگوں کو وعظ سنانے اور هدایت کرنے کو بهیجے گئے هوں — اور امکان سے باهر هی که تمام دنیا میں جو اُس وقت تک آباد هوچکی تهی حضرت نوح نے وعظ کیا هو اور تمام دنیا کے لوگوں نے اُن کا وعظ سنکر اُن کے ماننے سے انکار کیا هو بلکه بہت سے وسیع ملک ایسے هونگے جہاں کے باشندوں نے حضرت نوح کے نبی هونے کی اور اُن کے وعظ کرنے کی اور خدا کی راہ کی هدایت کرنے کی خبر بهی نه سنی هوگی *

قران مجید سے بهی اسی امر کی تائید هوتی هی کیونکہ خدا تعالی نے یهہ نهیں فرمایا که هم نے نوح کو تمام دنیا کے لوگوں کے پاس بهیجا هی بلکه یهہ فرمایا هی که اُس کی

قَالَ سَاٰوِیْۤ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ وَحَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ ﴿۴۵﴾

قوم کے پاس بھیجا هی جس سے ثابت هوتا هی که اُس وقت دنیا میں اور قومیں بھی موجود تھیں پس جس قوم کے پاس نوح بھیجے گئے تھے اُسي قوم پر طوفان کا عذاب بھي آیا تھا — اور یهي امر قران مجید کي اُن آیتوں سے ثابت هوتا هی جن کو هم ابھي بیان کرتے هیں *

قران مجید میں خدا نے فرمایا هی که هم نے نوح کو بھیجا اُس کي قوم کي طرف نوح نے کہا که اے میري قوم بندگي کرو الله کي نهیں هی تمہارے لیئے کوئي معبود سواے خدا کے — اس سے معلوم هوتا هی که حضرت نوح ایک خاص قوم کے پاس بھیجے گئے تھے پس وہ عذاب بھي اُسي قوم کے لیئے آیا تھا جسکے لیئے حضرت نوح بھیجے گئے تھے *

و لقد ارسلنا نوحا الی قومه فقال یا قوم اعبدوا الله ما لکم من اله غیره افلا تتقون — (سورۂ مؤمنین آیت ۲۳)

پھر خدا تعالی نے فرمایا که هم نے مدد کي نوح کي اُس قوم پر جس نے جھٹلایا همارے نشانیوں کو بے شک وہ قوم تھي بري پس ڈبو دیا هم نے اُن سب کو اکھٹا — اس سے صاف پایا جاتا هی که وہ قوم ڈبوئي گئي تھي جس نے حضرت نوح کا انکار کیا تھا *

ونوحا اذ نادي من قبل فاستجبنا له فنجیناه و اهله من الکرب العظیم ونصرناه من القوم الذین کذبوا بایاتنا انهم کانوا قوم سوء فاغرقناهم اجمعین (سورۂ انبیا آیت ۷۶ و ۷۷)

اور پھر الله تعالی نے حضرت نوح سے فرمایا که تو مت کہه مجھه سے اُن لوگوں کے لیئے جنھوں نے نافرماني کي کیونکه وہ ڈوبنے والے هیں پس اس آیت سے بھي صرف اُنھیں لوگوں کا ڈوبنا معلوم هوتا هی جنھوں نے حضرت نوح کي هدایت کو نهیں مانا *

ولا تخاطبني في الذین ظلموا انهم مغرقون — (سورۂ هود آیت ۳۹) (سورۂ مؤمنین آیت ۲۷)

پھر خدا نے فرمایا که همنے بھیجا نوح کو اُس کي قوم کي طرف که ڈرا اپني قوم کو

نوح کے بیٹے نے کہا کہ میں پہاڑ کي طرف چلا جاؤنگا بچالیگا مجھکو پاني سے — نوح نے کہا کہ آج کے دن کوئي بچانے والا خدا کے حکم سے نہیں هی مگر وہ جس پر الله رحم کرے

اور اُن دونوں کے بیچ میں موج آ گئي پھر هوا ڈوبنے والوں میں ۴۵ *

انا ارسلنا نوحا الی قومه ان انذر قومک من قبل ان یاتیهم عذاب الیم —
(سورۂ نوح آیت ۱)

پہلے اس سے کہ آوے اُنپر عذاب دکھہ دیتا — اور جب حضرت نوح کي نصیحت اُنھوں نے نہ ماني تو حضرت نوح نے دعا مانگي کہ اُن پر طوفان کا عذاب آوے اس سے بھي اسي قدر معلوم هوتا هی کہ صرف قوم نوح پر عذاب آیا تھا نہ تمام دنیا پر *

جو لوگ کہ قران مجید سے طوفان کا تمام دنیا میں آنا بیان کرتے هیں وہ صرف دو

و قال نوح رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا —
(سورۂ نوح آیت ۲۷)

آیتوں پر استدلال کرتے هیں اول وہ آیت هی کہ جب حضرت نوح نے خداتعالی سے دعا مانگي کہ اے پروردگار مت چھوڑ زمین پر کافروں کا ایک گھر بھي بسا هوا — حالانکہ اس آیت سے کسي طرح عام هونا طوفان کا ثابت نہیں هوتا کیونکہ اس آیت میں جو ارض کا لفظ هی اُس پر بھي الف لام هی اور کافرون کا جو لفظ هی اُس پر بھي الف لام هی پس اس سے صاف ثابت هی کہ زمین سے وهي زمین مراد هی جہاں نوح کي قوم رهتي تھي اور کافروں سے وهي کافر مراد هیں جنھوں نے حضرت نوح کا انکار کیا چنانچہ اسي امر کي تائید اُن تمام آیتوں سے پائي جاتي هی جو اُوپر مذکور هوئیں *

دوسري آیت وہ هی جہاں خدا نے فرمایا اور کیا همنے نوح هي کي ذریت کو بچي هوئي

و جعلنا ذریته هم الباقین
سورۂ صافات آیت ۷۵
و جعلنا هم خلائف —
(سورۂ یونس آیت ۷۴)

اور ایک جگہہ فرمایا هی کہ کیا هم نے اُنکو جانشین — مگر میں نہیں سمجھتا کہ ان آیتوں سے کس طرح تمام دنیا میں طوفان آنے کا استدلال کیا جاتا هی کیونکہ اس آیت کا مطلب صرف اسیقدر هی کہ جن لوگوں پر طوفان آیا تھا اُن میں سے بجز نوح کي ذریت کے اور کوئي نہیں بچا پھر اس سے تمام دنیا پر طوفان کا آنا کیونکر ثابت هوسکتا هی حقیقت یہہ هی کہ همارے هاں

وَ قِيْلَ يٰاَرْضُ ابْلَعِيْ مَاۤءَكِ وَ يٰسَمَاۤءُ اَقْلِعِيْ وَ غِيْضَ الْمَاۤءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ

کے علماء نے صرف یہودیوں کي پیروي کر کے طوفان کا عام هونا قران مجید سے نکالنا چاھا تھا ورنہ ھمارے قرآن مجید سے عام هونا طوفان کا نہیں پایا جاتا - فتدبر —

قرآن مجید میں یہہ بیان نہیں هی که طوفان کا پاني اسقدر اُونچا هوگیا تھا که اُونچے پہاڑ بھي چھپ گئے تھے بلکه سورہ قمر میں صرف یہہ آیا هی که هم نے موسلا دھار مینهہ پڑنے سے آسمان کے دروازے کھول دیئے اور هم نے زمین کے چشموں کو پھاڑ دیا پھر ایک پاني دوسرے پاني سے مل گیا مقرر کیئے هوئے کام پر - سورہ مؤمنین میں - فجرنا الارض - کي جگهہ - فارالتنور - کا لفظ آیا هی اُس کے معني روٹي پکانے کے تنور کے لینے صریح غلطي هی کیونکه خود قرآن مجید کي دوسري آیت سے اُس کي تفسیر هوتي هی یعني جو معني فجرنا الارض کے هیں وهي معني فارالتنور کے هیں - قاموس میں لکھا هی - التنور کل مفجرماء - یعني جہاں سے زمین میں پاني پھوٹ نکلے اور چشمه جاري هو جاوے اُس کو تنور کہتے هیں - اور یہہ معني بالکل قرآن مجید کي پہلي آیت کے مطابق هیں جس سے دوسري آیت کي تفسیر هوتي هی پس قرآن مجید سے صرف اسقدر ثابت هوتا هی که مینهہ نہایت زور سے برسا زمین میں سے چشمے جاري هوگئے اور ایک پاني دوسرے پاني سے مل گیا اور تمام ملک سطح آب هوگیا اور اسقدر پاني چڑھا که کشتي تیرنے لگي اور جو لوگ کشتي میں نه تھے وہ ڈوب گئے *

> ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر و فجرنا الارض عیونا فالتقی الماء علی امر قد قدر — سورہ قمر آیت ۱۱ و ۱۲
>
> واذا جاء امرنا و فارالتنور - (سورہ مؤمنین آیت ۲۷)

اس پر یہہ شبہہ وارد هوسکتا هی که اگر پاني اسقدر نہیں چڑھا تھا که پہاڑ بھي ڈوب گئے تھے تو لوگوں اور جانوروں نے پہاڑوں پر کیوں نه پناہ لي جیسیکه حضرت نوح کے بیٹے نے کہا تھا که میں پہاڑ پر پناہ لے لونگا - مگر غور کرنا چاهیئے که ایسے شدید طوفان میں جس میں اسقدر زور سے مینهہ برستا هو دریا اُوبل گئے هوں زمین سے پاني پھوٹ نکلا هو کسي جاندار کو کسي مامن تک پہونچنے کي فرصت نہیں مل سکتي اور یہہ بات هم ادنی سي ادنی طغیاني پاني میں دیکھتے هیں که هزاروں آدمي ڈوب کر مر جاتے هیں اور کسي طرح جان بچا نہیں سکتے - پھر ایسے بڑے طوفان میں جیساکه حضرت نوح کا تھا اور بہت دنوں

اور حکم دیا گیا کہ اے زمین نگل جا اپنا پانی اور اے آسمان کھل جا اور گھٹایا گیا پانی

اور پورا ھوگیا حکم اور ٹھہر گئی جودی پر

تک برابر پانی برستا رہا لوگوں کا اور جانوروں کا اُس سے بچنا اور جان بچانا نا ممکن تھا *

علاوہ اس کے میری راے میں توریت مقدس سے بھی طوفان کا عام ھونا اور پانی کا اس قدر چڑھ جانا جس نے اونچے اونچے دنیا کے پہاڑوں کو بھی چھپالیا ھو ھرگز ثابت نہیں ھوتا چنانچہ میں نے اپنی کتاب تبئین الکلام میں اس پر پوری بحث کی ھی مگر جو کہ اس تفسیر میں توریت کی آیتوں پر بحث کرنا مقصود نہیں ھی اس لیئے اُن پر بحث نہیں کی جاتی ھی البتہ اُن واقعات کی نسبت جو قرآن مجید میں مذکور ھیں اور توریت میں اُن کا ذکر نہیں ھی کچھہ لکھنا مناسب ھی *

سورہ ھود میں اللہ تعالی فرماتا ھی کہ " اور پکارا نوح نے اپنے بیٹے کو اور وہ ھو

ونادى نوح ابنه وكان في معزل يبني اركب معنا ولا تكن مع الكافرين قال سآوي الى جبل يعصمني من الماء قال لا عاصم اليوم من امر الله الا من رحم وحال بينهما الموج فكان من المغرقين -
(سورہ ھود آیت ۴۴ و ۴۵) -

رہا تھا کنارہ اے بیٹے سوار ھو ساتھہ ھمارے اور مت ھو ساتھہ کافروں کے کہا اُس نے میں چڑھ جاؤں گا پہاڑ پر بچاویگا مجھکو پانی سے — نوح نے کہا کہ کوئی بچانیوالا نہیں ھی آج کے دن اللہ کے حکم سے مگر جسپر وہ رحم کرے اور آ گئی اُن دونوں میں موج پھر ھو گیا ڈوبنے والوں میں *

اور اسی سورہ میں اللہ تعالی فرماتا ھی - اور پکارا نوح نے اپنے رب کو پھر کہا اے رب

ونادى نوح ربه فقال رب ان ابني من اهلي وان وعدك الحق وانت احكم الحاكمين قال ينوح انه ليس من اهلك انه عمل غير صالح فلا تسئلن ما ليس لك به علم انى اعظك ان تكون من الجاهلين قال رب انى اعوذ بك ان اسئلك ما ليس لي به علم والا تغفرلى وترحمنى اكن من الخاسرين -
(سورہ ھود آیت ۴٦-۴۹)

میرا بیٹا ھی میرے گھر والوں میں سے اور تیرا وعدہ سچا ھی اور تو حاکموں کا حاکم ھی فرمایا اے نوح وہ نہیں تیرے گھر والوں میں سے اُس کے کام ھیں ناکارہ تو مت پوچھہ مجھہ سے جو تجھکو معلوم نہیں میں بچاتا ھوں تجھہ کو جاھلوں میں ھونے سے کہا اے رب میرے میں پناہ مانگتا ھوں تجھسے یہہ کہ چاھوں میں تجھسے جو معلوم نہو مجھکو اور اگر تو نہ بخشیگا مجھکو اور نہ رحم کریگا تو ھونگا میں ٹوٹے والوں میں سے *

ان آیتوں سے بعض لوگ خیال کرتے ھیں کہ سواے اُن تین بیٹوں کے جن کا ذکر توریت مقدس میں ھی حضرت نوح کے ایک اَور بیٹا تھا جو کافروں کے ساتھہ ڈوب گیا *

وَ قِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (۴۶) وَ نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ (۴۷)

مگر یہہ خیال غلط هی — حضرت نوح کے کوئی اور بیٹا سواے ان تین بیٹوں کے نہ تھا اور یہہ بیٹا جسکا یہاں ذکر هی حضرت نوح کا بیٹا نہ تھا بلکہ حضرت نوح کي بیوي کا بیٹا پہلے خاوند سے تھا اور قاین کي نسل سے تھا اور غالباً یہہ بیٹا نعمہ کا تھا جس کا نام کتاب پیدایش باب ۴ ورس ۲۲ میں آیا هی •

یہہ جو میں نے بیان کیا یہہ میري راے نہیں هی بلکہ همارے هاں کے مفسر بھي یہي لکھتے هیں تفسیر کبیر میں هی کہ وہ جسکو حضرت نوح نے بیٹا کہا حضرت نوح کا بیٹا نہ تھا بلکہ حضرت نوح کي بیوي کا بیٹا تھا اور یہہ قول هی جناب محمد باقر علیہ السلام کا اور حسن بصري کا اور یہہ روایت هی کہ حضرت علي مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت محمد بن علي الباقر اور عروہ ابن زبیر اس آیت میں جو مذکر کي ضمیر هی اور حضرت نوح کي طرف پھرتي هی مونث کي ضمیر پڑھي تھي تاکہ حضرت نوح کي بیوي کیطرف پھرے اور قتادہ نے کہا کہ میں نے حسن بصري سے حضرت نوح کے بیٹے کا حال پوچھا اُنھوں نے کہا قسم بخدا کہ حضرت نوح کے کوئي بیٹا جو طوفان میں ڈوبا نہ تھا قتادہ نے کہا خدا نے تو قول نوح کا یوں بیان کیا هی کہ نوح نے اُس بیٹے کو جو ڈوب گیا کہا کہ میرا بیٹا میرے خاندان میں سے هی اور تم کہتے هو کہ اُس کے کوئي بیٹا جو ڈوبا نہ تھا حسن بصري نے کہا کہ حضرت نوح نے یہہ نہیں کہا کہ میرا سگا بیٹا بلکہ یہہ کہا کہ میرے خاندان کا بیٹا اور یہہ انکا کہنا اسبات پر دلالت کرتا هی جو میں کہتا هوں پس ان روایتوں سے ثابت هوا کہ یہہ شخص حضرت نوح کا بیٹا نہ تھا اور اسي سبب سے

انه كان ابن امرته و هو قول محمد الباقر عليه السلم و قول الحسن البصري و يروي ان عليا رضي الله عنه قرأونادى نوح ابنه ابنها والضمير لامرته وقرأ محمد بن علي الباقر و عروة ابن زبير ابنه بفتح الها يريد انه ابنها الا انهما اكتفيا بالفتح عن الالف و قال قتادة سالت الحسن من ابنه فقال والله ما كان ابناله فقال قلت له ان الله حكي عنه انه قال ان ابني من اهلي و انت تقول ما كان ابناله فقال انه لم يقل انه ابني ولكنه قال من اهلي و هذا يدل على قولي — (تفسير كبير)

اور حکم دیا گیا کہ دوري هو (خدا کي رحمت سے) ظالموں کي قوم کو (۴۶) اور پکارا نوح نے اپنے پروردگار کو پھر کہا اے میرے پروردگار بے شک میرا بیٹا میرے لوگوں میں سے هی اور بے شک تیرا وعدہ سچا هی اور تو حاکموں میں سے بڑا حاکم هی (۴۷)

توریت مقدس میں حضرت نوح کے بیٹوں کے ساتھہ اسکا ذکر نہیں هی *

جس آیت سے حضرت نوح کي بیوي کا طوفان میں ڈوبنا خیال کیا جاتا هی وہ یہہ

ضرب الله مثلاللذین کفروا امرءة نوح وامرءة لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتا هما فلم یغنوا عنهما من الله شیئا و قیل ادخلاالنار مع الداخلین — (سورة تحریم آیت ۱۰)

هی الله نے بتائي ایک کہاوت منکروں کے واسطے عورت نوح کي اور عورت لوط کي گھر میں تھیں دونوں دو نیک بندوں کے همارے بندوں میں سے پھر نافرماني کي اُنھوں نے اُن کي پھر نہ دفع کیا اُنھوں نے اُن سے تھوڑا سا بھي عذاب الله کا اور حکم ہوا کہ جاؤ دوزخ میں ساتھہ جانے والوں کے *

اس آیت سے لوگ خیال کرتے هیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کي بیوي بھي کافروں میں تھي اور وہ بھي غرق هوئي اور توریت مقدس سے پایا جاتا هی کہ حضرت نوح کي بیوي کشتي میں حضرت نوح کے ساتھہ تھي اور اُنھوں نے ڈوبنے سے نجات پائي *

مگر سمجھنا چاهیئے کہ باوجودیکہ اس آیت میں حضرت نوح کي بیوي کا ڈوبنا صاف صاف بیان نہیں ہوا لیکن اگر اس پر بھي اُن کا ڈوبنا هي سمجھیں تو اُس کے ساتھہ هي همکو یہہ بات بھي کہني چاهیئے کہ همارے هاں کتابوں سے پایا جاتا هی کہ حضرت نوح کي دو بیویاں تھیں اُن میں سے ایک بیوي ڈوبي اور ایک حضرت نوح کے ساتھہ کشتي میں گئي چنانچہ تفسیر کبیر میں ابن عباس سے روایت لکھي هی کہ کشتي میں نوح اور اُن کي بیوي بھي تھي سواے اُس بیوي کے جو ڈوب گئي بعض علماء یہود کہتے هیں کہ حضرت نوح کي ایک بیوي نعمہ نسل قاین سے تھي اور ایک بیوي اولاد حضرت ادریس سے پس کچھہ عجب نہیں کہ نعمہ کافر هو اور وہ ڈوب گئي هو اور اسي سبب سے توریت مقدس میں اُس کا ذکر نہ کیا هو مگر جب یہہ بات ثابت هی کہ حضرت نوح کي ایک بیوي بالشبہہ کشتي میں تھي تو اگر اُس آیت سے ایک بیوي کا غرق هونا هي مراد لیا جاوے تو بھي کچھہ اختلاف نہیں رهتا *

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّيْ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۸﴾

سورۃ مومنین میں خدا نے یہہ فرمایا هی که جب همارا حکم آوے اور زمین کے چشمے پھوٹ نکلیں تو بٹھالے اُس میں یعنی کشتي میں هر جوڑے سے دو — توریت میں اس مضمون کو بہت زیادہ وسیع کردیا هی جس سے لوگ یہہ سمجھتے هیں که تمام دنیا کے جانوروں کے جوڑے کشتي میں بٹھاے گئے تھے — اور پھر اُس کے غیر ممکن هونے پر بہت سي دلیلیں لائي گئي هیں — مگر قرآن مجید اُن تمام مشکلات سے مبرا هی — کیونکه قرآن مجید سے صرف یہہ بات که جو جانور حضرت نوح کے دست رس میں موجود تھے اُن کے جوڑے کشتي میں بٹھائے گئے تھے کچھه تو اس خیال سے که کھانے کے کام آوینگے اور کچھه اس خیال سے که طوفان کے بعد اُن سے نسل چلے گي کیونکه ملک کي بربادي کے بعد سر دست اُن جانوروں کا بہم پھونچنا اور دوسرے ملکوں سے لانا علی الخصوص اُس زمانه میں که اس کام کے لیئے و سائل ناپید تھے نہایت دقت طلب امر تھا *

فاذا جاء امرنا وفار التنور فاسلک فیها من کل زوجین اثنین (سورۃ مؤمنین آیت ۲۷ و ۲۸)

تفسیر کبیر میں بھي لکھا هی که خدا کے اس قول کے که فاسلک فیها یہہ معني هیں که داخل کر یعني بٹھا لے اُس میں یعني کشتي میں عرب کے محاورہ میں کہا جاتا هی سلک فیه یعني داخل هوا اُس میں اور اسلکه من کل زوجین اثنین کا یہہ مطلب هی که جو جانور اس وقت پر موجود هوں اُن کے جوڑے نر و مادہ کشتي میں بٹھالے تاکه اُن جانوروں کي نسل منقطع نهوجاوے *

اما قوله فاسلک فیها اي ادخل فیها يقال سلک فیه اي دخل فیه و سلک غیرہ و اسلکه من کل زوجین اثنین اي کل زوجین من الحیوان الذي یحضرہ في الوقت اثنین الذکر والانثی لکی لا ینقطع نسل ذلک الحیوان (تفسیر کبیر)

باقي قصه جو قران مجید میں مذکور هی بہت صاف هی اخیر قصه پر خدا نے فرمایا هی " که یہہ قصه غیب کي خبروں میں سے هی که هم نے اُسکي تجھه پر وحي کي هی نه تو اُس کو جانتا تھا اور نه تیري قوم اس سے پہلے پس صبر کر (اے محمد کافروں کے ایذا دینے اور جھٹلانے پر) بے شک اخر کو (کامیابي) پرهیزگاروں کے لیئے هی *

(هود آیت ۵۱)

خدا نے کہا اے نوح بے شک وہ نہیں هی تیرے لوگوں میں سے هاں اُس کے عمل اچھے نہیں هیں پھر مت پوچھہ هم سے اُس چیز کي که نہیں هی تجھکو اُس کا علم اور بے شک میں تجھکو نصیحت کرتا هوں که بچے تو جاهلوں میں هونے سے (۴۸)

اس آیت پر یہہ سوال هوسکتا هی که کیا اس سے پہلے طوفان نوح کا قصه آنحضرت صلعم کو اور عرب کے لوگوں کو جن میں کثرت سے یہودي آباد هوگئے تھے اور کچھہ عیسائي بھي آباد تھے معلوم نه تھا — مگر یہہ بات نہیں هی زیادہ تر قرین قیاس یہہ هی که یہہ قصه عام طور پر مشہور تھا مگر اُس کے ساتھہ هي بہت سي غلط باتیں بھي مشہور تھیں صحیح صحیح قصه لوگوں کو معلوم نه تھا جس کو خدا نے بذریعه وحي کے آنحضرت صلعم کے ذریعه سے بتایا پس عدم علم کا جو ذکر اس آیت میں هی وہ صحیح قصه کے نه جاننے سے متعلق هی نه که عام طور پر اس قصه سے — قرآن مجید میں جس قدر اگلے قصه بیان هوئے هیں اگرچه در اصل اُن سے عبرت دلاني مقصود هوتي هی مگر اُسي کے ساتھہ یہہ بھي هوتا هی که قصه کو صحیح صحیح بیان کیا جاتا هی تاکه جو غلطیاں مشہور هو رهی هیں اُن کي صحت هو جاوے *

قریبًا تمام دنیا کي قوموں میں طوفان کا قصه بطور ایک مذهبي قصه کے مشہور تھا اور اُس کے بیانات اور واقعات اسقدر مختلف اور عجیب طور پر مشہور هو رهے تھے که ایک میں بھي پوري پوري سچائي نه تھي — چند یورپ کے لوگوں مثل مسٹر ترینمٹ اور ویورند ایل ڈي هار کورٹ وغیرہ نے کتابیں لکھي هیں جن میں اُن قصوں کو جمع کیا هی جو طوفان کي بابت بطور مذهبي قصه کے تمام دنیا میں مشہور هیں پس وحي نے جو کچھہ بتایا اور جو لوگوں کو معلوم نه تھا وہ یهي هی که صحیح قصه طوفان کا کیا هی *

یہودیوں اور عیسائیوں نے جو مذهبي طور پر سب سے بڑي غلطي اس قصه میں ڈال رکھي تھي وہ یہہ تھي که تمام دنیا میں طوفان آیا تھا اور کل کرہ زمین پاني میں ڈوب گیا تھا اور طوفان کا پاني دنیا کے بڑے سے بڑے پہاڑوں کي چوٹیوں سے بھي اُونچا هوگیا تھا اور حضرت نوح نے تمام دنیا کے هر قسم کے جانداروں کا جوڑہ جوڑہ کشتي میں بیٹھا لیا تھا — اور تمام دنیا کے تمام جانور انسان اور چرند و پرند و حشرات الارض سب کے سب مرگئے تھے اور بجز اُن کے جو کشتي میں تھے کوئي جاندار تمام دنیا میں زندہ نہیں رها تھا — یہہ ایک بڑي غلطي تھي جس کو قرآن مجید نے صحیح کیا هی مگر افسوس اور نہایت افسوس که همارے مفسروں نے قرآن مجید کي اس برکت کو حاصل نہیں کیا اور وہ خود

قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْـَٔلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْلِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۹﴾ قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَکٰتٍ عَلَیْکَ وَعَلٰٓی اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَکَ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۵۰﴾ تِلْکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَآ اِلَیْکَ مَا کُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُکَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۵۱﴾ وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا

یہودیوں اور عیسائیوں کی تقلید سے اسی غلطی میں پڑ گئے جس غلطی سے قرآن مجید نے اُن کو نکالنا چاہا تھا *

ایک اور امر غور طلب ہی متعلق حضرت نوح کے یعنی تعداد اُن کی عمر کی خدا تعالی نے سورہ عنکبوت میں فرمایا ہی کہ ہم نے بھیجا نوح کو اُس کی قوم کی طرف پھر وہ رہا اُن میں پچاس برس کم ایک ہزار برس *

ولقد ارسلنا نوحا الی قومه فلبث فیهم الف سنة الا خمسین عاما (سورہ عنکبوت آیت ۲۹)

توریت میں لکھا ہی کہ نوح چھہ سو برس کے تھے جب طوفان آیا (کتاب پیدایش باب ۷ ورس ۶) اور پھر لکھا ہی کہ بعد طوفان کے نوح تین سو پچاس برس زندہ رہا اور اُسکی عمر نو سو پچاس برس کی تھی (کتاب پیدایش باب ۹ ورس ۲۸و۲۹) لیکن جب کہ انسان کی نسل بڑھنی شروع ہوئی تھی اور ابھی طوفان بھی نہیں آیا تھا اُس وقت خدا نے کہا تھا کہ " بسبب بودن ایشاں بشر ضاله نہایت مدت ایام ایشاں یکصد و بست سال خواهد شد (توریت کتاب پیدایش باب ۶ ورس ۳) *

مگر یہہ ایک بہت طولانی بحث ہی دن اور برس جو توریت میں مندرج ہیں وہ نہایت بحث طلب ہیں دنیا کے ظہور اور انسان کے وجود کی جو مدت توریت میں لکھی

نوح نے کہا کہ اے میرے پروردگار بےشک میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس سے کہ پوچھوں میں تجھہ سے اُس کو کہ نہیں ہی مجھکو اُس کا علم اور اگر تو نہ بخشیگا مجھکو اور تو نہ رحم کریگا مجھپر تو میں ہونگا نقصان اُٹھانے والوں میں سے ۴۹ حکم دیا گیا کہ اے نوح اُتر ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھہ اور ساتھہ ہماری برکتوں کے اُوپر تیرے اور اُن لوگوں پر جو تیرے ساتھہ ہیں — اور لوگ ہونگے کہ فایدہ مند کرینگے ہم اُنکو پھر اُنکو چھوئیگا ہمارا عذاب دکھہ دینے والا ۵۰ یہہ ہی غیب کی خبروں میں سے وحی بھیجتے ہیں ہم اُنکی تجھپر اور تو نہیں جانتا تھا اُنکو تو اور نہ تیری قوم اس سے پہلے پھر صبر کر بات یہہ ہی کہ آخرت پرهیزگاروں کے لیئے ہی ۵۱ اور (ہم نے بھیجا) عاد کی طرف اُنکے بھائی † هود کو

ہی وہ بھی دقت بتری بحث کے قابل ہی *

اس میں بھی کچھہ شبہہ نہیں ہوسکتا کہ برس کی مدت ہر ایک زمانہ میں مختلف رہی ہی اور جس واقعہ یا انسان کی عمر کی تعداد اُس زمانہ کے حساب سے کی گئی ہی وہی تعداد بیان ہوتی رہی ہی جیسیکہ قرآن مجید اور توریت میں حضرت نوح کی عمر ساڑھے نوسو برس کی بیان ہوئی ہی *

علاوہ اس کے قدیم زمانہ کا یہہ رواج بھی معلوم ہوتا ہی کہ جس خاندان کا کوئی پیٹریارک ہوا ہی جب تک کہ اُس خاندان میں دوسرا پیٹریارک نام آور نہوا ہو پہلے پیٹریارک ہی کا نام چلا جاتا ہی — پس جب تک کہ اُن سب باتوں پر بحث نہو اُس وقت تک " فلبث فیهم الف سنة الا خمسین عاما " کی حقیقت بیان نہیں کی جا سکتی — اِس تفسیر میں اُن تمام اُمور پر بحث کرنیکی گنجایش نہیں ہی اگر خدا کی مرضی ہی تو ایک مستقل کتاب میں اس پر بالاستیعاب بحث کی جاویگی اور تمام سلسلہ مدت آبادی دنیا کا اور لوگوں کی عمروں کا جو توریت میں مذکور ہی بالکل حل ہو جاویگا *

---

† حضرت هود کا قصہ سورۂ اعراف میں مفصل مذکور ہو چکا ہی *

قال يقوم اعبدوا الله مالكم من اله غيره ان انتم الا مفترون ﴿٥٢﴾ يقوم لا اسئلكم عليه اجرا ان اجرى الا على الذى فطرنى افلا تعقلون ﴿٥٣﴾ و يقوم استغفروا ربكم ثم توبوا اليه يرسل السماء عليكم مدرارا ﴿٥٤﴾ و يزدكم قوة الى قوتكم ولا تتولوا مجرمين ﴿٥٥﴾ قالوا يهود ما جئتنا ببينة و ما نحن بتاركى الهتنا عن قولك و ما نحن لك بمؤمنين ﴿٥٦﴾ ان نقول الا اعتريك بعض الهتنا بسوء قال انى اشهد الله و اشهدوا انى برىء مما تشركون ﴿٥٧﴾ من دونه فكيدونى جميعا ثم لا تنظرون ﴿٥٨﴾ انى توكلت على الله ربى و ربكم ما من دابة الا هو اخذ بناصيتها ان ربى على صراط مستقيم ﴿٥٩﴾ فان تولوا فقد ابلغتكم ما ارسلت به اليكم و يستخلف ربى قوما غيركم ولا تضرونه شيئا ان ربى على كل شىء حفيظ ﴿٦٠﴾ و لما جاء امرنا نجينا هودا والذين امنوا معه برحمة

هود نے کہا اے میری قوم عبادت کرو الله کي نہیں ہی تمہا رے لیئے کوئي معبود بجز اُس
کے نہیں ہو تم مگر افترا کرنے والے ۵۰ اے میری قوم میں نہیں چاہتا تم سے اُس پر
کچھہ اجر نہیں ہی میرا اجر مگر اُس پر جس نے مجھہ کو پیدا کیا پھر کیا تم نہیں
سمجھتے ۵۱ اور اے میری قوم تم بخشش چاہو اپنے پروردگار سے پھر توبہ کرو اُس کي
طرف بھیجدیگا بادلوں کو تم پر زور سے برستے ہوئے ۵۲ اور زیادہ کریگا تمکو قوت میں
تمہاري قوت پر اور مت پھر جاؤ گنہگار ہوکر ۵۳ اُن لوگوں نے کہا کہ اے ہود تو نہیں لایا
ہمارے پاس کوئي دلیل اور ہم نہیں چھوڑنے والے ہیں اپنے معبودوں کو تیرے کہنے سے اور ہم
نہیں ہیں تجھپر ایمان لانے والے ۵۴ ہم اس کے سوا کچھہ نہیں کہتے کہ تجھکو پہونچائي
ہی ہمارے بعض معبودوں نے برائي ہود نے کہا کہ بے شک میں گواہ لاتا ہوں الله کو اور تم
گواہ رہو کہ بے شک میں بري ہوں اُس سے جو تم شرک کرتے ہو ۵۵ اُس کے سوا پھر تم
میرے ساتھہ مکر کرو اکھٹے ہو کر پھر مجھے مہلت ندو ۵۶ بے شک میں نے توکل کیا الله پر
جو میرا پروردگار اور تمہارا پروردگار ہی اور نہیں ہی کوئي چلنے والا مگر وہ (یعنی خدا)
پکڑے ہوئے ہی اُس کي پیشاني پر کے بالوں کو (یعني سب اُس کے قبضہ قدرت میں ہی)
بے شک میرا پروردگار سیدھے راستہ پر (بلانے والا ہی) ۵۷ پھر اگر تم پھر جاؤ تو بے شک
میں نے پہونچا دیا تمکو وہ جس کے ساتھہ میں تمہارے پاس بھیجا گیا تھا اور تمہاري جگہہ
لے آویگا میرا پروردگار اور لوگوں کو تمہارے سوا اور تم اُس کو کچھہ ضرر نہ پہونچا سکو گے
بے شک میرا پروردگار ہر ایک چیز پر نگہبان ہی ۵۸ اور جب آیا ہمارا حکم بچا لیا ہم نے
ہود کو اور اُن لوگوں کو جو اُس کے ساتھہ ایمان لائے تھے اپني رحمت سے

مِنَّا وَ نَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٦١﴾ وَ تِلْكَ عَادٌ جَحَدُوْا
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٦٢﴾
وَ اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَآ اِنَّ عَادًا
كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿٦٣﴾ وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ
صٰلِحًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ هُوَ اَنْشَاَكُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اِنَّ
رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا
قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ
مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٦٥﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى
بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ اٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ
اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٦﴾ وَ يٰقَوْمِ هٰذِهٖ
نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا
بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٧﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا
فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٨﴾ فَلَمَّا جَآءَ

اور همنے اُن کو نجات دی سخت عذاب سے ۶۱ اور یہہ تھی قوم عاد کی نمانا اُنہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں کو اور نا فرمانی کی اُس کے رسول کی اور پیروی کی هر سرکش عناد کرنے والے کے حکم کی ۶۲ اور اُن کے پیچھے بھیجی گئی اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن میں هاں بے شک عاد نے کفر کیا اپنے پروردگار کے ساتھہ هاں دوری هو (خدا کی رحمت سے) عاد کو جو قوم هود تھی ۶۳ اور (بھیجا همنے) ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالح کو صالح نے کہا اے میری قوم عبادت کرو اللہ کی نہیں هی تمہارے لیئے کوئی معبود بجز اُس کے اُسی نے پیدا کیا تمکو مٹی سے اور آباد کیا تمکو اُس میں پھر بخشش چاهو اُس سے پھر توبہ کرو اُس کی طرف بے شک میرا پروردگار (هر شخص کے) پاس هی قبول کرنے والا ۶۴ اُن لوگوں نے کہا اے صالح بے شک هم میں تو تھا کہ اس سے پہلے تجھہ سے اُمید کیجاتی تھی کیا تو همکو منع کرتا هی همیں عبادت کرنے سے اُسکی جس کی عبادت کرتے تھے همارے باپ دادا اور بے شک هم شک میں هیں اُس سے کہ تو بلاتا هی همکو اُس کی طرف زیادہ شبہہ کرنے والے ۶۵ صالح نے کہا اے میری قوم کیا تمنے سمجھہ لیا هی اگر میرے پاس کوئی دلیل هی میرے پروردگار سے اور اُس نے مجھکو دی هو اپنے پاس سے رحمت پھر کون میری مدد کریگا خدا (کے عذاب) سے اگر میں اُس کی نا فرمانی کروں پھر کچھہ تم زیادہ نہیں کرتے میرے لیئے بجز نقصان دینے کے ۶۶ اور اے قوم یہہ هی اونٹنی اللہ کی ایک نشانی تمہارے لیئے پھر اُسکو چھوڑ دو کھاتی پھرے اللہ کی زمین میں اور اُسکو مت چھوؤ برائی سے تاکہ تمکو پکڑ لیوے کوئی عذاب تھوڑے دنوں میں ۶۷ پھر اُنہوں نے اُسکی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر صالح نے کہا کہ چین کرلو اپنے گھروں میں تین دن یہہ وعدہ هی کہ جھوٹا نہیں ۶۸ پھر جب آیا

أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ مِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۹﴾ وَ اَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۰﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۷۲﴾

﴿۷۲﴾ و لقد جاءت رسلنا ابراهيم — يعني البته آئے همارے بهيجے هوئے ابراهيم کے پاس *

سورة عنكبوت ميں يهه لفظ هيں — لما جاءت رسلنا ابراهيم — يعني جبكه آئے همارے بهيجے هوئے ابراهيم کے پاس *

سورة حجر ميں بجاے رسلنا کے ضيف کا لفظ هي خدا نے فرمايا — و نبئهم عن ضيف ابراهيم — يعني اُن کو خبر دے ابراهيم کے مهمانوں کي *

اور سورة ذاريات ميں هی — هل اتاك حديث ضيف ابراهيم المكرمين - کيا تيرے پاس ابراهيم کے مکرم مهمانوں کي خبر پهونچي هی *

پس امر بحث طلب يهه هی که يهه بهيجے هوئے يا ضيف ابراهيم کون تهے ؟ توريت باب ۱۸ ورس ۲ ميں لکها هی که حضرت ابراهيم نے ديکها که تين آدمي اُس کي برابر کهڑے هيں عبري ميں لفظ شلا شه انشئيم هی يعني ثلاثة انسانين † اور پهر ورس ۱۶ و ۲۲ ميں اور باب ۱۹ ورس ۵ و ۱۰ و ۱۶ ميں بهي اُن کو انسان کها هی مگر باب ۱۹ کے پهلے ورس ميں اُن کو ملاخيم يعني ملائکين ‡ کے لفظ سے تعبير کيا هی اِس ليئے يهودي اُن تينوں کو فرشتے اعتقاد کرتے هيں اور کهتے هيں که وہ جبرئيل و ميکائيل و اسرافيل تهے *

---

† انسانين کا لفظ دانسته خلاف قاعدہ عربي لکها گيا هی —

‡ ملائکين کا لفظ دانسته خلاف قاعدہ زبان عربي لکها گيا هی — .

همارا حکم بچالیا همنے صالح کو اور اُن لوگوں کو جو اُس کے ساتهه ایمان لائے تهے اپنے رحمت کے ساتهه اور اُس دن کي رسوائي سے بے شک تیرا پروردگار وهي هی قوت والا اور غالب (۶۹) اور پکڑ لیا اُن لوگوں کو جو ظالم تهے مهیب آواز نے پهر اُنهوں نے صبح کي اپنے گهروں میں اوندهے پڑے هوئے (۷۰) گویا که اُس میں بسے هي نتهے هاں بے شک ثمود نے کفر کیا اپنے پروردگار کے ساتهه هاں دوري هو (خدا کي رحمت سے) ثمود کو (۷۱) اور بے شک آئے همارے بهیجے هوئے ابراهیم کے پاس بشارت لیکر اُنهوں نے کها سلام ابراهیم نے کها سلام پهر ابراهیم نے دیر نکي که لایا بهنا هوا بچهڑا (۷۲)

عیسائي بهي اُن کو فرشتے مانتے هیں اور کهتے هیں که یهه پهلي هي دفعه تهي که فرشتے انسان کي صورت بنکر دنیا میں آئے تهے — تفسیر ڈائلي ایند مانت میں لکها هی که اُن میں کا تیسرا به نسبت باقي دو کے اعلی درجه کا تها اور اس لیئے ابراهیم نے اُس کو بطور ایک سردار کے خطاب کیا یعني " ادنای " کهکر جس کو موسي " جهوه " کهتا هی اور یهودي اور عیسائي اُس کو خدا کا نام سمجهتے هیں اور اس لیئے بهت سے عیسائي تصور کرتے هیں که وه خدا کا بیتا تها جو اس صورت میں آیا تها - متوسط زمانه کے لوگ سمجهتے هیں که وه خدا کي شان میں ایک فرشته تها جس نے گفتگو کي تهي اور بلحاظ اُس کے مقدسانه گفتگو کي یهه غالب راے هی که وه خود حضرت مسیح تهے جو انصاف کرنے کو آئے تهے *

قرآن مجید میں صرف لفظ " رسلنا " یعني همارے بهیجے هوئے کا هی - مسلمان مفسروں نے صرف یهودیوں کي روایتوں سے جن کي وه همیشه ایسے مقاموں میں پیروي کرتے هیں اُن کو فرشتے تسلیم کیا هی مگر قرآن مجید سے اُن کا فرشته هونا ثابت نهیں هوتا — یهه تو ظاهر هی که قرآن مجید میں اُن کے فرشتے هونے پر تو کوئي نص صریح نهیں هي باقي رها طرز کلام یا الفاظ وارده پر استدلال قطع نظر اس کے که وه مفید یقین نهیں هوسکتا اُن سے بهي وه استدلال پورا نهیں هوتا — علماء مفسرین نے قبل اس کے که الفاظ قرآن مجید پر غور کریں یهودیوں کي روایتوں کے موافق اُن کا فرشتے هونا تسلیم کرلیا

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾

هی حالانکه وہ خاصے بهلے چنگے انسان تهے *

تفسیر کبیر میں لکها هی که ابراهیم کے مهمانوں نے جو کهانا نه کهایا اُس کا سبب یهه تها که وہ فرشتے تهے اور فرشتے نه کهاتے هیں اور نه پیتے هیں — وہ مهمانوں کی صورت یعنی انسانوں کی صورت بنکر اس لیئے آئے تهے که حضرت ابراهیم مهمانوں کے آنے کو دوست رکهتے تهے اور وہ مهمانوں کی ضیافت میں مشغول رهتے تهے — مگر کهانے سے انکار کرنا اُن کے فرشتے هونے کی جو علانیه انسان تهے اور انسانوں کی طرح آئے تهے دلیل نهیں هوسکتا *

و اعلم ان الاضیاف انما امتنعوا من الطعام لانهم ملائكة والملائكة لاياكلون ولا يشربون و انما اتوه فی صورت الاضیاف لیکونوا علی صفة یحبها و هو كان مشغولا بالضيافة
(تفسیر کبیر)

تفسیر کبیر میں سدی کا یهه قول لکها هی که حضرت ابراهیم نے اُن سے پوچها که کهانا کهاؤ گے اُنهوں نے کها که هم بغیر قیمت دیئے کهانا نهیں کهاتے ابراهیم نے کها که اُس کی قیمت یهه هی که کهانے سے پهلے خدا کا نام لو اور کهانے کے بعد خدا کا شکر کرو — اس پر جبرئیل نے میکائیل سے کها که ایسے آدمی کا حق هی که اُس کا پروردگار اُس کو اپنا خلیل یعنی دوست قبول کرے — مگر اس کلام سے بهی یهه بات غیر معلوم رهی که بعد اس کے انهوں نے کهانا کهایا یا نهیں *

قال السدی قال ابراهیم علیه السلام لهم اتاکلون قالوا لاناکل طعاما الا بالثمن فقال ثمنه ان تذکروا اسم الله تعالی علی اوله و تحمدوه علی آخره فقال جبرئیل لمیکائیل علیهما السلام حق لمثل هذا الرجل ان یتخذه ربه خلیلا —
(تفسیر کبیر)

قرآن مجید میں آیا هی که جب حضرت ابراهیم نے دیکها که اُن کے هاتهه کهانے پر نهیں بڑهے تو نه جانا که یهه کون هیں (یعنی دوست اور مهمان هیں یا دشمن) اور ابراهیم کے جی میں اُن سے خوف هوا — یهه اُس زمانه کا طریقه تها که دشمن اُس کے هاں کا جس سے دشمنی هو کهانا نهیں کهاتے تهے — مگر اس آیت سے بهی یهه نهیں پایا جاتا که اس کے بعد بهی انهوں نے کهانا نهیں کهایا *

فلما را ایدیهم لا تصل الیه نکرهم و اوجس منهم خیفة —
(سورۃ هود)

توریت میں لکها هی که انهوں نے حضرت ابراهیم کے پاس بهی کهانا کهایا اور جب وہ

پهر جب اُس نے دیکها که اُن کے هاته نهیں بڑهتے اُس کي طرف اُنکو اجنبي سمجها اور ابراهیم اپنے دل میں اُن سے خوف لائے اُنهوں نے کها مت ڈر بے شک هم بهیجے گئے هیں قوم لوط کي طرف ۞

حضرت لوط کے پاس گئے تو وهاں بهي کهانا کهایا توریت کے فارسي ترجمه کي یهه عبارت هی *

و خداوند ویرا (یعني ابراهیم را) در بلوطستان ممري ظاهر شد در حالتی که بردر چادر بگرمي روز می نشست و چشمان خود را کشاده نگریست که اینک سه شخص در مقابلش ایستاده اند و هنگامی که ایشان را دید از براے استقبال ایشان از در چادر دوید و بسوی زمین خم شد و گفت ای اقایم حال اگر در نظرت التفات یافتم تمنا اینکه از نزد بندهٔ خود نگذري و حال اندک ابي آورده شود تا آنکه پایهای خود را شست و شو داده در زیر این درخت استراحت فرمائید و لقمه نانی خواهم آورد تاکه دل خود را تقویت نمائید و بعد ازاں بگذرید زیراکه ازین سبب بنزد بندهٔ خود عبور نمودید پس گفتند بنحوے که گفتی عمل نما پس ابراهیم به چادر نزد سارا شتافت و گفت که تعجیل نموده سه پیمانه آرد رقیق خمیر کرده گرده ها بر اجاق بپز پس ابراهیم بگله گاؤ شتافت و گوساله تر و تازه خوبي گرفته بجوانے داد که آنرا بسرعت حاضر ساخت و کره و شیر باگو سالئیکه حاضر کرده بود گرفت و در حضور ایشان گذاشت و نزد ایشان بزیر آن درخت ایستلد تا خوردند کتاب پیدایش باب ۱۸ ورس ۱ لغایت ۸ *

پس آن دو ملک بوقت شام بسدوم در آمدند و لوط بدروازهٔ سدوم می نشست و هنگامی که لوط ملاحظه کرد از براے استقبال ایشان برخاست و رو بزمین خم شد و گفت اینک حال اے اقایانم تمنا اینکه بخانه بندهٔ خود تان بیائید و بیتوته نموده پایهاے خود را شست و شو نمائید و سحر خیزي نموده براهٔ خودروانه شوید پس ایشان گفتند که نے بلکه در چهار سو بیتوته میفمایم پس چونکه ایشان را بسیار ابرام نمود با او آمده بخانه اش داخل شدند و او ضیافتے بجهت ایشان برپا نموده گردهای فطیرے پخت که خوردند — کتاب پیدایش باب ۱۹ ورس ۱ لغایت ۳ *

تفسیر کبیر میں ایک یهه بحث پیش کي هی که حضرت ابراهیم نے اُن تینوں کو انسان جانا یا فرشته — جو لوگ کهتے هیں که حضرت ابراهیم نے اُنکو انسان جانا تها اُنکي یهه دلیلیں هیں که اگر وه اُنکو فرشته جانتے تو کهانے کي طیاري نکرتے — اور جب اُنهوں نے کهانے پر هاته نه ڈالا تها تو اُس سے خوف نکرتے — علاوه اس کے جبکه حضرت ابراهیم نے

وَ امْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ (۷۱)

اُن کو انسان کي صورت میں دیکھا تھا تو اُنکو فرشتہ کیونکر سمجھہ سکتے تھے *

اور جو لوگ کہتے هیں کہ حضرت ابراهیم نے اُنکو فرشتہ جانا تھا اُنکا یہہ دعوی هی کہ اُنکے کہنے سے حضرت ابراهیم نے اُنکو فرشتہ جانا تھا مگر ایک لفظ قرآن میں ایسا نہیں هی کہ اُن تین شخصوں میں سے کسي نے کہا هو کہ هم انسان نہیں هیں بلکہ فرشتے هیں اور انسان کي صورت بنکر آئے هیں *

تفسیر کبیر میں ایک اور عجیب و غریب روایت لکھي هی کہ جب اُن فرشتوں نے حضرت ابراهیم کو بتلا دیا کہ وہ فرشتوں میں سے هیں اور انسان نہیں هیں اور وہ صرف قوم لوط کے هلاک کرنے کو آئے هیں تو حضرت ابراهیم نے اُن سے معجزہ طلب کیا کہ اُنکے فرشتہ هونے پر دلالت کرے - پھر اُنھوں نے اپنے پروردگار سے اُس بھنےهوئے بچھڑے کے زندہ هوجانے کي دعا مانگي - بچھڑا جہاں رکھا هوا تھا وهاں سے کودا اور اپنے چراگاہ میں چلا گیا - همکو افسوس هی کہ همارے علماءنے ایسي بے سر وپا اور بے سند مہمل روایتیں اپني تفسیروں میں لکھي هیں - خدا اُن پر رحم کرے *

ان الملائکة لما اخبروا ابراهیم علیه السلام انهم من الملائکة لامن البشر وانهم انما جاءوا لاهلاک قوم لوط طلب ابراهیم علیه السلام منهم معجزة دالة علی انهم من الملائکة فدعوا ربهم باحیاء العجل المشوی فطفر ذلک العجل المشوی من الموضع الذي وضع فیه الی مرعاه (تفسیر کبیر)

اس میں کچھہ شبہہ نہیں هی کہ وہ جو حضرت ابراهیم کے پاس آئے انسان تھے اور قوم لوط کے پاس بھیجے گئے تھے جیساکہ خود اُنھوں نے حضرت ابراهیم سے کہا - لا تخف انا ارسلنا الی قوم لوط - (سورۃ هود) اور دوسري جگہہ کہا — انا ارسلنا الی قوم مجرمین (سورۃالحجر) ایک اور جگہہ کہا — انا ارسلنا الی قوم مجرمین لنرسل علیهم حجارة من طین مسومة عند ربک للمسرفین (سورۃ الذاریات) *

بالبشری — یعني ساتھہ خوش خبري کے — اور وہ خوش خبري حضرت ابراهیم کے حضرت سارا سے بیٹا اور پوتا یعني اسحق اور اسحق سے یعقوب کے پیدا هونے کي تھي جس کا بیان آگے آویگا *

یعني جب حضرت ابراهیم نے دیکھا کہ اُن کا هاتھہ کھانے پر نہیں بڑھا تو

اور ابراهیم کے بیوی کھڑے ہوئے تھے پھر وہ هنسیے پھر هم نے اُسکو بشارت دي اسحق کي اور

اسحق کے بعد یعقوب کي

فلما را ایدیهم لا تصل الیه نکرهم و اوجس منهم خیفة - (سورة هود)

انجانا که یهه کون هیں اور ابراهیم کے دل میں اُن سے خوف پیدا هوا *

تفسیر کبیر میں لکها هی که جب اُنهوں نے کهانے سے اپنے تئیں روکا تو حضرت ابراهیم کو خوف هوا که وہ کچهہ مکر کرنے کا ارادہ رکهتے هیں — جب کوئي انجان آدمي آوے اور اُس کے سامنے کهانا لایا جاوے پهر اگر وہ کها لیوے تو اُس سے اطمینان هو جاتا هی اور اگر وہ نه کهاوے تو اُس سے خوف پیدا هوتا هی *

فلما امتنعوا من الاکل خاف ان یریدوا به مکروها ان من لا یعرف اذا حضر و قدم الیه طعام فان اکل حصل الامن و ان لم یاکل حصل الخوف - (تفسیر کبیر)

یهي مضمون سورة الذاریات میں ان لفظوں سے آیا هی که حضرت ابراهیم بهنا هوا بچهڑا اُن کے پاس لائے کها که کیا تم نهیں کهاتے یعني جب اُنهوں نے اُس پر هاتهه نه بڑهایا جیسا که سورة هود میں مذکور هی تو حضرت ابراهیم نے کها که کیا تم نهیں کهاتے - پهر حضرت ابراهیم کے دل میں اُن سے خوف پیدا هوا —

فقربه الیهم قال الا تاکلون فاوجس منهم خیفة — (سورة ذاریات)

ممکن هی که حضرت ابراهیم کے اس کهنے کے بعد الا تاکلون اُن لوگوں نے کهایا هو اس لیئے که کهانے کي نفي اس سے نهیں پائي جاتي *

سورة الحجر میں اس واقعه کو زیادہ اختصار سے بیان کیا هی اور فرمایا هی که جب وہ تینوں شخص ابراهیم پاس آئے تو اُنهوں نے کها سلام حضرت ابراهیم نے کها که هم تم سے خوف کرتے هیں *

اذ دخلوا علیه قالوا سلاما - قال انا منکم وجلون - (سورة الحجر)

پورا واقعه یوں هی که جب وہ تینوں شخص حضرت ابراهیم کے پاس آئے تو اُنهوں نے کها سلام حضرت ابراهیم نے بهي کها سلام پهر حضرت ابراهیم بهنا هوا بچهڑا اُن کے لیئے کهانیکو لائے جب اُنهوں نے کهانے کے لیئے هاتهه نه بڑهایا تو حضرت ابراهیم کے دل میں خوف پیدا هوا اُسپر حضرت ابراهیم نے کها که کیا تم نهیں کهاتے اور یهه بهي کها که هم تم سے (نه کهانے کے سبب) خوف کرتے هیں - اُنهوں نے کها که هم سے خوف نکرو هم تو قوم لوط کي طرف بهیجے هوئے هیں اور تمکو بهي بشارت دیتے هیں - پس ان تمام حالات سے نه تو اُن

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰىٓ ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۷۵﴾

تینوں شخصوں کا فرشتہ ہونا پایا جاتا ہی اور نہ یہہ بات ثابت ہوتي ہی کہ اُنہوں نے کھانا نہیں کھایا بلکہ اِس طرف قرینہ قیاس زیادہ ہی کہ ان اصراروں کے بعد اِنہوں نے کھانا کھایا ہو اور خدا تعالی نے جو اُنکو دو جگہہ ضیف ابراھیم کرکے بیان کیا ہی یہہ قرینہ قوي ہی کہ اِنہوں نے کھانا بھي کھایا اور حضرت ابراھیم کي ضیافت قبول کي *

پھر خدا نے فرمایا کہ اُس کي بیوي کھڑي تھي پھر ھنس پڑي پھر ھم نے اُس کو خوش خبري دي اسحق کے پیدا ہونے کي اور اُس کے پیچھے یعني اسحق سے یعقوب کے پیدا ہونے کي *

و امراتہ قائمۃ فضحکت فبشرناھا باسحق و من وراء اسحق یعقوب — (سورہ ھود)

حضرت ابراھیم کی بیوي کے ھنسنے کي علت بیٹا ہونے کي بشارت تھی مگر جو کہ اُن کا ھنس پڑنا ایک مقدم امر اور زیادہ تر توجہہ کے قابل تھا اس لیئے معلول کو علت پر مقدم کردیا ہی *

تفسیر کبیر میں بھي لکھا ہی کہ یہاں تقدیم و تاخیر ہی تقدیر کلام کي یہہ ہی کہ اُس کی بیوي کھڑي تھي پھر ہم نے اُس کو بشارت دي اسحق کے پیدا ہونے کي اُس کي بیوي خوشي سے ھنسي بسبب اس خوشخبري کے پس ھنسنے کو مقدم کردیا ہی اور معناً وہ موخر ہی *

ان ھذا علی التقدیم والتاخیر والتقدیر وامراتہ قایمۃ فبشرناھا باسحق فضحکت سرورا بسبب تلک البشارۃ فقدم الضحک و معناہ التاخیر — (تفسیر کبیر)

ایک امر غور طلب یہہ ہی کہ خدا تعالی نے پہلے فرمایا ہی کہ لقد جاءت رسلنا ابراھیم بالبشري — یعني وہ رسل بشارت لیکر آئے تھے اور پھر فرمایا فبشرناھا باسحق یعني ہم نے بشارت دي ابراھیم کي بیوي کو اسحق کے پیدا ہونے کي اس جگہہ بشارت کو خاص اپني طرف منسوب کیا ہی — اور سورۃ الحجر میں ضیف ابراھیم کا قول بیان کیا ہی کہ " انا نبشرک بغلام علیم " یعني ضیف ابراھیم نے حضرت ابراھیم سے کہا کہ ہم تجھکو بشارت دیتے ہیں دانا لڑکے کے پیدا ہونے کي اور سورۃ الذاریات میں ہی " و بشروہ بغلام علیم " یعني ضیف ابراھیم نے حضرت ابراھیم کو دانا لڑکے کے پیدا ہونے کي بشارت دي *

اور اسي طرح سورہ ھود میں ہی " قالت یا ویلتي ءالد و انا عجوز و ھذا بعلي شیخا "

ابراهیم کي بیوي نے کہا کہ افسوس مجھہ پر کیا میں جنونگي اور میں تو بڑھیا ہوں اور

یہہ میرا خاوند بھي بوڑھا ہی بیشک یہہ ایک چیز ہی عجیب ۞

یعني ابراهیم کي بیوي نے کہا کہ " افسوس مجھکو کیا میں جنونگي اور میں بڑھیا ہوں اور یہہ میرا خصم بڈھا ہی " *

اور سورة الذاریات میں ہی — کہ حضرت ابراهیم کي بیوي حیرت میں ہوکر آگے بڑھي اور منہہ پیٹ لیا اور کہا کہ بانجھ بڑھیا — یعني کیا بانجھ بڑھیا بیٹا جنیگي *

فاقبلت امراته فی صرة فصکت وجهها و قالت عجوز عقیم — (سورة الذاریات)

اور سورة الحجر میں ہی — کہ حضرت ابراهیم نے کہا کہ " کیا تم مجھکو بشارت دیتے ہو با وجودیکہ مجھپر بڑھاپا آگیا ہی پھر کس طرح تم مجھکو بشارت دیتے ہو *

قال ابشرتموني علی ان مسني الکبر فبم تبشرون — (سورة الحجر)

مگر وہ تینوں شخص خدا کے بھیجے ہوئےتھے اُنہوں نے بذریعہ الہام یا وحي کے جو اُن پر خدائے بھیجي تھي یہہ بشارت دي تھي - قرآن مجید کا طرز کلام بہت جگہہ اس طرح پر ہی کہ خداتعالی علةالعلل ہونے کي وجہہ سے بندوں کے کاموں کو اپني طرف منسوب کرتا ہی اس لیئے سورة هود میں اُس بشارت کو اپني طرف نسبت کیا ہی کہ همنے بشارت دي اور اور مقاموں پر اپنے رسل کیطرف منسوب کیا ہی جن کے ذریعہ سے وہ بشارت دي گئي تھي مگر در حقیقت بشارت دینے والا خدا ہی *

یہہ بشارت جو حضرت ابراهیم کے حضرت سارا سے بیٹا پیدا ہونیکي تھي دونوں کو معاً بشارت تھي یعني ایک بشارت دونو کے لیئے تھي اور دونو نے اُسکو سنا تھا اور اس لیئے کبھي اُس بشارت کو حضرت ابراهیم سے اور کبھي اُنکي بیوي سے منسوب کیا ہی جو ضمناً اسبات کا ثبوت ہی کہ دونو کے لیئے یکساں بشارت ہی اور اسي سبب سے کہیں حضرت سارا کا قول نقل کیا ہی کہ " انا عجوز وهذا بعلي شیخا " اور کہیں حضرت ابراهیم کا قول نقل کیا ہی کہ " ابشرتموني علی ان مسني الکبر " اور اس سے ثابت ہوتا ہی کہ بشارت سنکر دونوں نے یہہ بات کہي تھي *

اُن تینوں رسولوں نے جب حضرت سارا کا اس بشارت پر تعجب سنا تو اُنہوں نے کہا

قَالُوٓا اَتَعۡجَبِيۡنَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ رَحۡمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيۡكُمۡ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ اِنَّهٗ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ ۝

" اتعجبین من امر اللہ " یعني کیا تو تعجب کرتي ھی خداکے حکم سے اور حضرت ابراھیمؑ کا تعجب سنکر انھوں نے کہا کہ ھم نے تجھکو خوش خبري دي ھی ٹھیک بس نو نا اُمیدوں میں سے مت ھو حضرت ابراھیم نے کہا کہ کون شخص خدا کي رحمت سے نا اُمید ھوتا ھی بجز گمراھوںکے *

بشرناک بالحق فلا تکن من القانطین قال . ومن یقنط من رحمة ربه الا الضالون —
(سورۃ الحجر)

یہہ خیال کرنا کہ حضرت ابراھیم و حضرت سارا کي اولاد مافوق الفطرت ھوئي تھی اس پر قرآن مجید سے کوئي دلیل نہیں ھی قرآن مجید میں حضرت ابراھیم کي نسبت لفظ شیخ آیا ھی اور لفظ شیخ ایسا نہیں ھی کہ اُس سے یہہ سمجھا جاوے کہ حضرت ابراھیم اُس حد سے جس میں موافق قانون قدرت کے اولاد ھو سکتي ھی گذر چکے تھے *

حضرت سارا کي نسبت لفظ عجوز آیا ھی عجوز کا لفظ اور شیخة کا لفظ دونوں مرادف ھیں بلکہ کبھي جوان عورت پر بھي اطلاق ھوتا ھی قاموس میں لکھا ھی والعجوز * * * المراۃ شابة کانت او شیخة اور یہي عجوز کا لفظ سورۃ شعرا میں حضرت لوط کي بڑھي کي نسبت آیا ھی — پس اس لفظ سے یہہ ثابت نہیں ھوتا کہ حضرت سارا ایسي حد پر پہونچ گئي تھیں جو موافق قانون قدرت کے اُن سے اولاد ھوني نا ممکن ھو *

دوسرا لفظ حضرت سارا کي نسبت عقیم یعني بانجھ کا آیا ھی — جن عورتوں کے ھاں ایک زمانہ تک جو بہ نسبت عام عادت کے زیادہ ھو اولاد نہیں ھوتي اُن پر عادتاً عقیم کا لفظ اطلاق کیا جاتا ھی اُس سے یہہ ثابت نہیں ھوتا ھی کہ وہ اولاد جنے کے نا قابل ھوتي ھیں کیونکہ بہت عورتیں اب بھي ایسي موجود ھیں جن کے مدت تک اولاد نہیں ھوئي اور وہ عقیم نصور ھونے لگیں لیکن بڑي عمر میں جبکہ وہ شیخة ھوگئیں اُن کے اولاد ھوئي ایک شوھر دار عورت کو میں جانتا ھوں کہ قریب چالیس برس کي عمر تک اُس کے اولاد نہیں ھوئي بعد اُس کے وہ حاملہ ھوئي اور بیٹي جنی بلا شبہہ لوگوں کو اُس کے حاملہ ھونے اور بیٹي جنے پر تعجب ھوا تھا *

مسلمان مفسر جو بغیر غور کے بیھودیوں کي روایتوں کي پیروي کرنے کے عادي ھوگئے اس لیئے انھوں نے یہہ سمجھا ھی کہ حضرت ابراھیم اور حضرت سارا کي عمر اسقدر بڑي

اُن بهیجے هوؤں نے کہا کیا تو تعجب کرتي هی الله کے حکم سے رحمت الله کي اور اُسکي برکتیں تم پر اے گھر والوں بے شک وہ تعریف کیا گیا هی بزرگ (۷۶)

هوگئي تهي که اُن سے اولاد کا هونا نا ممکن تها اور اس لیئے اُنهوں نے اس واقعه کو بطور ایک معجزہ کے ما فوق‌الفطرت قرار دیا هی *

توریت میں لکها هی که حضرت ابراهیم کي ننانوے برس کي عمر تهي جب اُن کا ختنه هوا (کتاب پیدایش باب ۱۷ ورس ۲۴) اور ایک برس بعد وہ تین شخص بشارت دینے کو آئے تهے پس اُس وقت اُن کي عمر سو برس کي تهي *

اور سارا کي نسبت لکها هی که وہ سال خوردہ هوگئي تهیں اور عورتوں کي عادت بند هوگئي تهي (کتاب پیدایش باب ۱۸ ورس ۱۱) *

غرض که عبري توریت کے حساب سے بشارت کے وقت حضرت ابراهیم کي عمر سو برس کي اور حضرت سارا کي نوے برس کي تهي — مسلمانوں نے ان روایتوں کي پیروي کي اور حضرت اسحق کا پیدا هونا مافوق‌الفطرت بطور معجزہ کے قرار دیا باوجودیکه توریت هي سے پایا جاتا هی که اُس عمر میں بهي لوگوں کے بغیر کسي معجزہ تسلیم کئے اولاد هوئي هی چنانچه توریت کے حساب کے موافق جب حضرت اسمعیل پیدا هوئے تهے تو حضرت ابراهیم کي عمر چهیاسي برس کي تهي اور جب حضرت یعقوب کے حضرت یوسف پیدا هوئے هیں تو مطابق حساب توریت عبري کے حضرت یعقوب کي عمر نوے برس کي تهي اور جب بن‌یامین یوسف کے بهائي پیدا هوئے هیں تو حضرت یعقوب کي عمر ایک سو ایک برس کي تهي *

مسلمان مفسروں نے جو اس باب میں یهودیوں کي روایتوں کي پیروي کي هے صریح غلطي کي هے کیونکه اِن زمانوں کي صحت پر جو توریت سے نکلتي هیں نهایت شبهه هی *
مثلاً عبري توریت کے مطابق معلوم هوتا هی که حضرت ابراهیم سنه ۲۰۰۸ دنیوي میں یعني سنه ۱۹۹۶ قبل مسیح کے پیدا هوئے تهے اور یوناني توریت سے معلوم هوتا هی که سنه ۳۳۹۴ دنیوي میں پیدا هوئے تهے اور سامري توریت سے معلوم هوتا هی که سنه ۲۳۰۹ دنیوي میں پیدا هوئے تهے *

سارا موافق توریت عبري کے سنه ۲۰۱۸ دنیوي میں پیدا هوئي تهیں یعني دس برس حضرت ابراهیم سے چهوٹي تهیں اور سنه ۲۱۰۷ دنیوي میں بشارت هوئي تهي جب حضرت

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ (۷۵)

ابراهیم ننانوے برس کے تھے اور حضرت سارا نواسي برس کي *

مگر جبکہ توریت کے نسخوں میں اسقدر اختلاف هی تو جو زمانه اُن سے نکلتا هی بطور تخمینه و اندازه کے تصور هو سکتا هی نه بطور ایسے یقین کے جس پر کوئي امر مافوق الفطرت بطور یقین کے مبني هوسکے *

علاوه اس کے جو زمانے توریت سے تسلیم کیئے گئے هیں اُن میں بھي بدیهي غلطیاں هیں جس کو مفصل بیان کرنے کي اس تفسیر میں گنجایش نهیں هی علاوه اس کے ایک نهایت بڑي بحث یهه هی که برس جو توریت میں بیان هوئے هیں اور جن پر اُس زمانه کے لوگوں کي عمر کا حساب بتلایا هی اُنکي مقدار کیا تھي کچھه شبهه نهیں هی که مختلف زمانوں میں برس کي مقدار نهایت هي مختلف رهي هی اور اُوسي مقدار سے جس زمانه میں جس کي عمر جتنے برسوں کي گني جاتي تھي وهي تعداد توریت میں اور نیز بعض جگهه قرآن مجید میں بیان هوئي هی اور یهه امر نهایت غور اور تحقیقات اور بیان کا محتاج هی کیا عجب هی که اگر خدانے مدد کي اور توفیق دي تو اسي تفسیر کے کسي مناسب مقام میں یا ایک جداگانه رساله میں هم اُسکو بیان کرینگے اس مقام پر صرف اس قدر بیان کرنا کافي هی که هرگاه قرآن مجید سے حضرت ابراهیم اور حضرت سارا کي وه حالت جس میں مطابق قانون قدرت کے اولاد کا هونا نا ممکن هو ثابت نهیں هی تو صرف یهودیوں کي روایتوں یا توریت کي استدلال پر اُسکو ایک واقعۀ مافوق الفطرت یقین کرنا صحیح نهیں هی *

یجادلنا — یعني جب حضرت ابراهیم کا ڈر جاتا رها اور اُنکو خوش خبري مل گئي اور اُنکو حضرت لوط کي قوم پر عذاب نازل هونے کا حال معلوم هوا تو انهوں نے اُس میں جھگڑنا شروع کیا *

اول یهه بحث هی که حضرت ابراهیم کو قوم لوط پر عذاب نازل هونا کس طرح معلوم هوا — توریت باب ۱۸ ورس ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ میں لکھا هی که خداوند گفت چوں فریاد سدوم و عموراه زیاده و گناهاں ایشاں بسیار سنگیں است پس فرود آمده خواهم دید که آیا بالکلیه مثل فریادی که بمن رسیده است عمل نموده اند و اگر چنیں نباشد خواهم دانست و آں اشخاص توجهه نموده بسوي سدوم روانه شدند — جس لفظ کا ترجمه خداوند

پھر جب ابراھیم سے خوف دور ھوا اور اُس کے پاس خوش خبری آئی ھم سے جھگڑنے لگا لوط کي قوم (کے حکم) میں بے شک ابراھیم بردبار نرم دل اور (خدا کي طرف) رجوع کرنے والا ھی ۷۵

کیا گیا ھی وہ لفظ یہوہ یا جہوہ ھی جو خدا کا نام ھی پس توریت سے معلوم ھوتا ھی کہ خدا نے حضرت ابراھیم کو اُس سے خبر دي تھي - مگر قرآن مجید سے معلوم ھوتا ھی کہ اُنھي تین شخصوں نے جو بھیجے گئے تھے خبر دي تھي *

سورۃ الحجر میں ھی - کہ حضرت ابراھیم نے کہا پھر کیا ھی تمہارا کام اے

قال فما خطبکم ایہا المرسلون قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمین (سورۃ الحجر)	بھیجے ھوؤ اُنھوں نے کہا ھم بھیجے گئے ھیں گنہگار قوم کي طرف *

اور سورۃ الذاریات میں آیا ھی کہ حضرت ابراھیم نے کہا پھر تمہارا کیا کام ھی اے

قال فما خطبکم ایہا المرسلون قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمین لنرسل علیہم حجارۃ من طین مسومۃ عند ربک للمسرفین (سورۃ الذاریات)	بھیجے ھوؤ اُنھوں نے کہا کہ ھم بھیجے گئے ھیں گنہگار قوم کي طرف تا کہ ھم ڈالیں اُن پر پتھر مٹي سے نشان کئے گئے ھیں تیرے پروردگار کے نزدیک حد سے بڑھ جانے والوں کے لیئے *

دوسري اس پر یہہ بحث ھی کہ حضرت ابراھیم نے کس سے بحث شروع کي اس آیت میں " نا " کي ضمیر خدا کي طرف ھی جس کا مطلب یہہ ھی کہ خدا سے بحث بمعني التجا شروع کي - توریت باب ۱۸ ورس ۲۳ سے معلوم ھوتا ھی کہ یہہ بحث خدا ھي سے ھوئي تھي کیونکہ اُس میں لکھا ھی کہ اُن اشخاص کے سدوم کو چلے جانے کے بعد " در حالیکہ ابراھیم در حضور خداوند می ایستاد پس ابراھیم تقرب جستہ گفت الخ " *

مگر ھمارے علماء مفسرین لکھتے ھیں کہ یجادلنا سے مراد ھی یجادل رسلنا سے — لیکن قرآن مجید میں جو بحث لکھي ھی وہ نہایت مختصر اور ایک امر کي نسبت ھی اور توریت میں جو لکھي ھی وہ نہایت لمبي ھی ممکن ھی کہ جو بات قرآن مجید میں ھی وہ اُن تین شخصوں سے ھوئي ھو اور جس مجادلہ کا ذکر سورۃ ھود میں ھی اور یجادلنا کے لفظ سے بیان ھوا ھی وہ التجا خدا ھي سے ھو *

سورۃ ھود میں تو مجادلہ کا کچھہ بیان نہیں ھی اور سورۃ الحجر میں صرف اسقدر

يا ابرهيم اعرض عن هذا انه قد جاء امر ربك وانهم اتيهم عذاب غير مردود ﴿۷۸﴾

قالوا انا ارسلنا الى قوم مجرمين الا آل لوط انا لمنجوهم اجمعين الا امراته قدرنا انها لمن الغابرين (سورۂ هود)

هى كه أن تين شخصوں نے كہا كه هم بهيجے گئے هيں گنهگار قوم كي طرف — بجز آل لوط كے يعني كه وہ گنهگار قوم ميں نهيں هيں — هم بے شک أن سب كو بچانے والے هيں بجز أس كي جورو كے — همنے تهہرا ديا هى كه وہ پيچهے رہ جانے والوں ميں هى *

اور سورۂ عنكبوت ميں هى كه أن تين شخصوں نے جو حضرت ابراهيم كے پاس آئے تهے

قالوا انا مهلكوا هذه القرية ان اهلها كانوا ظالمين قال ان فيها لوطا قالوا نحن اعلم بمن فيها لننجينه و اهله الا امراته كانت من الغابرين (سورۂ عنكبوت)

كہا كه هم بيشك اس بستي كے لوگوں كو هلاک كرنے والے هيں — بات يهه هى كه أس بستي كے رهنے والے ظالم هيں — حضرت ابراهيم نے كہا كه أس ميں تو لوط بهي هى — انہوں نے كہا كه هم جانتے هيں أس كو جو أس ميں هى البته بچا دينگے هم أس كو اور أس كے لوگوں كو بجز أسكي جورو كے كه وہ هى پيچهے رهنے والوں ميں سے *

اور سورۂ الذاريات ميں هى كه أن تين شخصوں نے كہا كه هم بهيجے گئے هيں گنهگار

قالوا انا ارسلنا الى قوم مجرمين لنرسل عليهم حجارة من طين مسومة عند ربک للمسرفين فاخرجنا فيها من المؤمنين فما وجدنا فيها غير بيت من المسلمين وتركنا فيها آية للذين يخافون العذاب الاليم (سورۂ الذاريات)

قوم كي طرف تاكه هم ڈاليں أن پر پهر مٹي سے نسان كيئے گئے هيں تيرے پروردگار كے نزديک حد سے بڑہ جانے والوں كے ليئے — پهر هم نے أسكو نكال ليا جو أس ميں ايمان والوں ميں هى — پهر هم نے أس ميں نهيں پايا سوائے ايک گهر كے مسلمانوں ميں سے — اور هم نے أس ميں ايک نشاني چهوڑ دي أن لوگوں كے ليئے جو دكهه دينے والے عذاب سے ڈرتے هيں *

أن آيتوں سے تو حضرت ابراهيم كا صرف حضرت لوط كي نسبت سوال كرنا معلوم هوتا هى — مگر ان آيتوں ميں جو ايک مشكل هى وہ يهه هى كه ان آيتوں ميں جو الفاظ — انا لمنجوهم — يعني بے شک هم أن سبكو بچانے والے هيں — انا مهلكوا هذه القرية — يعني هم بے شک اس بستي كے لوگوں كو هلاک كرنے والے هيں — لنرسل عليهم حجارة —

(خدانے کہا) اے ابراهیم در گذر کر اس سے بات یہہ هی کہ بےشک آگیا تیرے پروردگار کا

حکم اور بے شک وہ لوگ هیں کہ اُن پر عذاب آنے والا هی جو پهیرا نجاویگا ۷۸

یعني تاکه هم ڈالیں اُنپر پتهر — فاخرجنا — پهرهم نے لوط کو نکال لیا — فماوجدنا فیها — یعني همنے بجز ایک گهر مسلمان کے اور نه پایا — وترکنا فیها — اور چهوڑي هم نے اُس میں نشاني اور مثل اس کے اور چند الفاظ هیں که اُس طرح پر مقتدرانه کهنا نه رسولوں کے اختیار میں هي نه فرشتوں کے بلکه یهه مقتدرانه کام صرف خدا کي قدرت میں هیں نه کسي بندے کي خواه رسول هوں یا انسان یا فرشتے *

اس کي نسبت تمام مفسرین نے لکها هی که ان تمام مقتدرانه کاموں کو جو اُن تین شخصوں نے اپني طرف نسبت کیا هی جو خدا کے کام هیں اس لیئے کیا هی که خدا سے اُنکو تقرب و خصوصیت حاصل تهي *

اسنادهم اياه الى انفسهم وهو فعل الله تعالى لمالهم من القرب والاختصاص به (تفسیر بیضاوی)

مگر میں اس توجیهه کو تسلیم نهیں کرتا کوئي بنده ایسے مقتدرانه کام اپني نسبت منسوب نهیں کر سکتا اس قصه کو خدانے حکایتاً بیان کیا هی جس میں اُن تین شخصوں کے اقوال اور خدا کے مقتدرانه افعال دونوں شامل شامل بیان هوئے هیں پس تمام وه ضمیریں اور مقتدرانه الفاظ خدا کي طرف منسوب هیں نه اُن تین شخصوں کي طرف *

اُس کا ثبوت خود قرآن مجید کي ایک آیت سے هوتا هی جس میں بلا ذکر اُن تین شخصوں کے اُن مقتدرانه امور کو خدا نے خاص اپني طرف منسوب کیا هی — سورة قمر میں خدا نے فرمایا هی — یعني جهٹلایا لوط کي قوم نے ڈرانے والوں کو بیشک همنے پهونچائي اُن پر پتهروں کي بوچهار بجز لوط کے لوگوں کے همنے اُن کو بچایا صبح کے وقت اپنے پاس سے انعام کرکے اسي طرح هم بدلا دیتے هیں اُس کو جو شکر کرتا هی اور بیشک اُن کو ڈرایا تها همارے عذاب سے پهر انهوں نے تکرار کي ڈرانے والوں سے اور بیشک انهوں نے دند مچائي اُس کي یعني لوط کے مهمانوں سے پهر بیکار کردیں همنے اُن کي آنکهیں پهر وه چکهیں میرا عذاب اور میرے ڈرانے والوں کا اور بے شبهه گهیر لیا اُن کو بهت

كذبت قوم لوط بالنذر انا ارسلنا عليهم حاصبا الا آل لوط نجيناهم بسحر نعمة من عندنا كذلك نجزي من شكر و لقد انذرهم بطشتنا فتماروا بالنذر ولقد راودوه عن ضيفه فطمسنا اعينهم فذوقوا عذابي و نذر ولقد صبحهم بكرة عذاب مستقر فذوقوا عذابي و نذر —

(سورة قمر)

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿٧٩﴾ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّاٰتِ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ﴿٨٠﴾ قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ وَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ﴿٨١﴾

سویرے جگهه پر قایم رهنے والے عذاب نے پهر چکهیں میرا عذاب اور میرے ڈرانے والوں کا *

توریت میں ایک اور مجادله کا یعني التجا کا ذکر لکها هی جو ابراهیم نے خدا سے کي تهي اور سورة هود میں جو یجادلنا في قوم لوط آیا هی اور وه مجادله بیان نهیں کیا - کیا عجب هی که اُس سے وهي مجادله یا التجا مراد هو جس کا ذکر توریت میں هی مفسرین بهي اُس لفظ سے یهي مجادله بمعني التجا سمجهتے هیں چنانچه هم فارسي ترجمه توریت کا اس مقام پر نقل کرتے هیں *

و آن اشخاص ازانجا توجهه نموده بسوے سدوم روانه شدند در حالتے که ابراهیم در حضور خداوند می ایستاد پس ابراهیم تقرب جسته گفت که آیا حقیقتا صالح را با طالح هلاک خواهي ساخت احتمال دارد که در اندرون شهر پنجاه نفر صالح باشند آیا میشود که آن مکان را هلاک سازي و بسبب آن پنجاه نفر صالحی که در اندرونش می باشند نجات ندهي حاشا از تو که مثل این کارے کني و صالحان را با طالحان هلاک سازي و صالح با طالح مساوي باشد حاشا از تو آیا میشود که حاکم تمامي زمین عدالت نکند پس خداوند گفت اگر درمیان شهر سدوم پنجاه نفر صالح پیدا بکنم تمامي اهل آن مکان را بسبب ایشان نجات خواهم داد و ابراهیم در جواب گفت اینک حال منکه خاک و خاکستر هستم آغاز تکلم نمودن با آقایم می نمایم بلکه از پنجاه نفر صالح پنج نفر کمي نمایند آیا میشود که تمامي اهل شهر را بسبب آن پنج نفر هلاک سازي پس گفت اگر درانجا چهل و پنج

اور جب آئے همارے بهیجے هوئے لوط کے پاس تو اُنکے سبب سے آزردہ خاطر اور اُن کے سبب سے تنگ دل هوا اور کهنے لگا که یهه دن سخت هی ۷۹ اور اُس کے پاس اُس کي قوم دوڑتي هوئي آئي اور پهلے سے وہ برے کام کرتي تهي — لوط نے کہا اے "میري قوم یهه لڑکیاں تمهاري هیں (اور) "وہ اچهي هیں پهر خدا سے ڈرو اور مجهکو میرے مهمانوں کے (معاملہ) میں "رسوا مت کرو کیا تم میں کوئي شخص سمجهه دار نهیں هی ۸۰ اُن لوگوں نے کہا که بے شک تو جانتا هی که تیري بیٹیوں میں هم کو کچهه حق نهیں هی اور بے شک تو جانتا هی جو هم چاهتے هیں ۸۱

نفر یابم هلاک نخواهم کرد و بار دیگر با او متکلم شده گفت بلکه دراں چهل نفر یافته شود پس او گفت که بسبب چهل نفر اں عمل نخواهم نمود و او گفت تمنا اینکه آقایم غضبناک نشود که تکلم نمایم بلکه دراں سي نفر یافته شوند او گفت اگر درآنجا سي نفر پیدا بکنم آں عمل نخواهم نمود دیگر گفت اینکٔ حال آغاز تکلم با آقایم نموده ام بلکه درانجا بست نفر یافته شود او گفت که بسبب بست نفر هلاک آں نخواهم کرد و دیگر گفت تمنا اینکه آقایم غضبناک نشود تا آنکه یکبار دیگر تکلم نمایم بلکه درانجا ده نفر پیدا شود او گفت که بسبب ده نفر هلاک شاں نخواهم کرد و خداوند هنگامی که کلام را باابراهیم بانجام رسانده بود روانه شد و ابراهیم بمکانش رجعت نمود — کتاب پیدایش باب ۱۸ ورس ۲۲ لغایت ۳۳ *

۷۹ و لما جاءت رسلنا لوطا — اب یہاں سے حضرت لوط کا قصه شروع هوا مگر یہاں اُس قصه کے اخیر کا بیان هی شروع قصه اور سورتوں میں بیان هوا هی — توریت سے معلوم هوتا هی که حضرت ابراهیم اور حضرت لوط جب مصر سے واپس آئے تو علحدہ علحدہ هوگئے حضرت ابراهیم کنعان میں رهے اور حضرت لوط اردن کے میدان میں جو نهایت سرسبز و شاداب و زرخیز خطه تها اور جهاں سدوم و عموراہ و ادما و زبوئیم کي بستیاں تهیں چلے گئے *

اُس زمانه میں اُن تمام ملکوں میں طوایف الملوکي تهي اور آپس میں لڑائیاں هوتي

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۳﴾

تهیں ایک لڑائي میں حضرت لوط قید هوگئے حضرت ابراهیم نے فوج جمع کرکے پانچ بادشاهوں سے مقابله کیا اور حضرت لوط کو اور سدوم والوں کو چهوڑایا یهه واقعه عبري توریت کے حساب سے سنه ۲۰۹۲ دنیوري میں یا سنه ۱۹۱۲ قبل مسیح کے هوا تها *

غرض که حضرت لوط سدوم میں رهتے تهے جهاں کے لوگ نهایت بدکار تهے حضرت لوط نے اُن سے کہا که میں خدا کا رسول هوں میري اطاعت کرو اور جو بد باتیں اُن میں تهیں اُن کے چهوڑنے کي نصیحت کي *

سورہ شعرا میں خدا فرماتا هی که — جهٹلایا لوط کي قوم نے رسولوں کو جب که اُن سے کہا اُن کے بهائي لوط نے که کیا تم نهیں ڈرتے بے شک میں تمهارے لیئے رسول هوں رسالت مجهے سپرد هی پهر ڈرو الله سے اور میري اطاعت کرو اور میں تم سے اُسپر کچهه بدلا نهیں مانگتا میرا بدلا دینا کسي پر نهیں هی بجز عالموں کے پروردگار پر کیا تم مردوں کے پاس آتے هو جو دنیا میں هیں اور چهوڑتے هو اُسکو جسے پیدا کیا هی تمهارے لیئے تمهارے پروردگار نے تمهاري جوروں میں سے بلکه تم ایک قوم هو حد سے بڑهجانے والي انهوں نے کہا که اے لوط اگر تو بس نکریگا تو بے شک نکالے گیوں میں سے هوگا — لوط نے کہا که بے شک میں تمهارے کام کے دشمنوں میں سے هوں — اے پروردگار مجهکو اور میرے لوگوں کو اُس کام سے جو وہ کرتے هیں (یعني اُس کے وبال سے) نجات دے — پهر نجات دي همنے اُس کو اور اُس کے لوگوں کو بجز ایک ادهیڑ عورت یعني لوط کي بیوي کے جو پیچهے رہ جانے والوں میں سے تهي — پهر هلاک کردیا هم نے اوروں کو اور برسایا هم نے اُن پر مینهه ایک قسم کا پهر ڈرائے گیوں پر کا مینهه برا هی *

کذبت قوم لوط المرسلین اذ قال لهم اخوهم لوط الا تتقون اني لكم رسول امین فاتقوا الله واطیعون وما اسئلكم علیه من اجر ان اجري الا علی رب العالمین — اتاتون الذكران من العالمین وتذرون ما خلق لكم ربكم من ازواجكم بل انتم قوم عادون — قالوا لئن لم تنتهه یالوط لتكونن من المخرجین قال اني لعملكم من القالین رب نجني واهلي مما یعملون فنجیناه واهله اجمعین الا عجوزا في الغابرین ثم دمرنا الاخرین و امطرنا علیهم مطرا فساء مطر المنذرین
۲۶ — الشعرا — ۱۶۰ لغایت ۱۷۳

اسي طرح سورہ نمل میں خدانے فرمایا هی که هم نے لوط کو بهیجا جب اُس نے اپني قوم سے کہا که تم بیحیائي کا کام کرتے هو اور تم دیکهتے هو کیا تم بري خواهش سے عورتوں کے سوا مردوئے کے پاس

ولوطا اذ قال لقومه اتاتون الفاحشة وانتم تبصرون ائنكم لتاتون الرجال

لوط نے کہا کہ اگر تمھارے مقابلہ کي مجھہ میں قوت ھوتي تو میں جا ٹھیرتا نہایت سخت یعني زور اور قوم کے پاس ۸۲

شھوۃ من دون النساء بل انتم قوم تجھلون فما کان جواب قومہ الا ان قالوا اخرجوا آل لوط من قریتکم انھم اناس یتطھرون — فانجیناہ و اھلہ الا امراتہ قدرنا ھا من الغابرین و امطرنا علیھم مطرا فساء مطر المنذرین —
۲۷ — نمل — ۵۵ لغایت ۵۹

آتے ھو بلکہ تم جاھل قوم ھو پھر کچھہ نتھا اُس کي قوم کا جواب بجز اس کے کہ انھوں نے کہا کہ لوط کے لوگوں کو اپني بستي سے نکال دو یہہ لوگ پاک بنا چاھتے ھیں پھر بچا دیا ھمنے اُس کو اور اُس کے لوگوں کو بجز اُس کي جورو کے ھمنے اُس کے لیئے ٹھیرا دیا تھا کہ وہ پیچھے رھنے والوں میں سے ھی اور برسایا ھمنے اُن پر ایک قسم کا مینہہ پھر ڈرائے گیوں پرکا مینھہ برا ھی *

اور سورہ اعراف میں ھی — اور بھیجا ھمنے لوط کو جس وقت کہ اُس نے کہا اپني

و لوطا اذ قال لقومہ اتاتون الفاحشۃ ما سبقکم بھا من احد من العالمین — انکم لتاتون الرجال شھوۃ من دون النساء بل انتم قوم مسرفون — و ما کان جواب قومہ الا ان قالوا اخرجوھم من قریتکم انھم اناس یتطھرون فانجیناہ و اھلہ الا امراتہ کانت من الغابرین و امطرنا علیھم مطرا فانظر کیف کان عاقبۃ المجرمین —
۷ — الاعراف — ۷۸ — لغایت ۸۲

قوم کو کہا تم فحش کام کرتے ھو کہ اُسکو تمسے پہلے کسي ایک نے بھي جھان کے لوگوں میں سے نہیں کیا — بیشک تم مردوں کے پاس آتے ھو شھوت راني کو عورتوں کے سوا ھاں تم ایک قوم ھو حد سے گذري ھوئي اور نہ تھا اُن لوگوں کا جواب بجز اس کے کہ انھوں نے کہا نکالدو اُن کو اپني بستي سے بیشک وہ آدمي ھیں اپنے تئیں پاک بنانے والے — پھر نجات دي ھمنے اُس کو اور اُس کے لوگوں کو بجز اُس کي عورت کے کہ وہ تھي پیچھے رھنے والوں میں — اور برسایا ھمنے اُن پر برسانا پھر دیکھہ کیا ھوا انجام گنھگاروں کا *

اسطرح سورہ عنکبوت میں خدا نے فرمایا ھی کہ بھیجا ھمنے لوط کو جبکہ اُس نے اپني

و لوطا اذ قال لقومہ انکم لتاتون الفاحشۃ ما سبقکم بھا من احد من العالمین ائنکم لتاتون الرجال و تقطعون السبیل و تاتون في نادیکم المنکر فما کان جواب قومہ الا ان قالوا ائتنا بعذاب اللہ ان کنت من الصادقین قال رب انصرني علی القوم المفسدین —
(سورۃ عنکبوت)

قوم سے کہا کہ البتہ تم بے حیائي کا کام کرتے ھو کہ تم سے پہلے کسي نے دنیا کے لوگوں میں سے نہیں کیا — کیا یہہ ٹھیک بات ھی کہ تم مردوں کے پاس آتے ھو اور رستہ لوٹتے ھو اور اپني مجلسوں میں برے کام کرتے ھو — پھر اُس کي قوم کا جواب کچھہ نہ تھا بجز اس کے کہ انھوں نے کہا کہ ھمارے لیئے خدا کا عذاب لا اگر تو سچا ھی لوط نے کہا اے پروردگار میري مدد کر ظالم قوم پر *

قَالُوا يٰلُوطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ

غرضکہ حضرت لوط اُنکو بري باتوں کے چهوڑنے کي نصيحت کرتے تهے اس عرصہ ميں يهہ تينوں رسول جو حضرت ابراهيم کے پاس آئے تهے وهاں پهونچے حضرت لوط اُن کے آنے سے کبيدہ خاطر اور اُن کے سبب سے دل تنگ هوئے اور کها کہ آج کا دن نهايت سخت هے *

يهي مضمون سورہ عنکبوت ميں هے جهاں خدا نے فرمايا هے کہ جب آئے همارے رسول لوط کے پاس تو اُن کے آنے سے کبيدہ خاطر اور اُن کے سبب سے دل تنگ هوا انهوں نے کها کہ مت ڈر اور غمگين مت هو بيشک هم تجهکو اور تيرے لوگوں کو بچاويںگے بجز تيري جورو کے کہ وہ پيچهے رهجانے والوں ميں سے هے اور هم اُتارنے والے هيں اس بستي کے لوگوں پر عذاب آسمان سے اسليئے کہ وہ بدکاري کرتے هيں اور بيشک هم نے چهوڑا اُس بستي کا نشان ظاهر واسطے اُن لوگوں کے جو سمجهتے هيں *

ولما ان جاءت رسلنا لوطا سيء بهم وضاق بهم ذرعا و قالوا لا تخف ولا تحزن انا منجوک واهلک الا امراتک کانت من الغابرين — انا منزلون علي اهل هذه القرية رجزا من السماء بما کانوا يفسقون ولقد ترکنا منها اٰية بينة لقوم يعقلون (عنکبوت) —

يهي مضمون سورہ حجر ميں هے جهاں خدا نے فرمايا هے کہ جب لوط کے لوگوں کے پاس وہ رسول آئے تو کها کہ تم انجان لوگ هو انهوں نے کها کہ هاں هم تيرے پاس وہ لائے هيں جس ميں وہ شبهہ کرتے تهے اور هم تيرے پاس سچائي سے آئے هيں اور بيشک هم سچے هيں *

فلما جاء ال لوط المرسلون قال انکم قوم منکرون قالوا بل جئناک بما کانوا فيه يمترون و اتيناک بالحق وانا لصادقون — (سورة الحجر)

اُن تينوں شخصوں يا رسولوں کے آنے کي خبر پاکر حضرت لوط کي قوم کے لوگ دوڑ پڑے — يعني حضرت لوط کا مکان گهير ليا *

يهي مضمون مگر اس سے کسيقدر زيادہ تفصيل کے ساتهہ سورہ حجر ميں آيا هے جهاں خدا نے فرمايا هے کہ اُس شهر کے لوگ خوشي کرتے هوئے آئے (يعني لوط کے گهر پر اُسکا گهر گهير کر جو لوگ اُسکے گهر ميں آئے تهے اُنکے گرفتار کرلينے کے ليئے) حضرت لوط نے کها کہ يهہ لوگ ميرے مهمان هيں پهر انکو فضيحت مت کرو اور خدا

وجاء اهل المدينة يستبشرون قال ان هولاء ضيفي فلا تفضحون واتقوا الله ولا تخزون — قالوا اولم ننهک عن العالمين — قال هولاء

اُن بھیجے ہوؤں نے کہا کہ اے لوط ہم تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں وہ لوگ تجھہ تک نہیں پہونچنے کے پھر لیچل اپنے لوگوں کو

بناتي ان كنتم فاعلين - لعمرك انهم لفي سكرتهم يعمهون — فاخذتهم الصيحة مشرقين — فجعلنا عاليها سافلها وامطرنا عليهم حجارة من سجيل ان في ذلك لآيات للمتوسمين (سورة الحجر) -

سے ڈرو اور مجھکو ذلیل مت کرو - اُن لوگوں نے کہا کہ کیا ہمنے تجھکو منع نہیں کیا تھا دنیا کے لوگوں سے (یعنی دوسرے ملک کے لوگوں سے ملنے اور بلانے اور اپنے ہاں رکھنے سے) لوط نے کہا کہ یہہ میری بیٹیاں ہیں اگر تم کچھہ کرنا چاہتے ہو (یعنی اگر تم میرے مہمانوں کو پکڑنا چاہتے ہو) قسم ہی تیری زندگی کی کہ بیشک وہ اپنی گمراہی میں اندھے ہو رہے تھے — پھر جا لیا اُنکو ہولناک آواز نے سورج نکلتے ہوئے - پھر ہمنے اُس شہر کی بلندی کو نیچان میں ڈالدیا - اور ہمنے اُنپر آگ میں پکے ہوئے مقدر کئے ہوئے پتھر برسائے - بیشک اس میں نشانیاں ہیں عبرت پکڑنے والوں کو *

اور سورہ قمر میں فرمایا ہی کہ جھٹلایا لوط کی قوم نے ڈرانیوالوں کو بیشک ہمنے

كذبت قوم لوط بالنذر انا ارسلنا عليهم حاصبا الا آل لوط نجيناهم بسحر نعمة من عندنا كذلك نجزي من شكر ولقد انذرهم بطشتنا فتماروا بالنذر - ولقد راودوه عن ضيفه فطمسنا اعينهم فذوقوا عذابي ونذر — ۵۴ - القمر ۳۳ لغایت ۳۹ -

بھیجی اُن پر پتھروں کی بوچھار بجز لوط کے لوگوں کے ہمنے اُنکو بچایا صبح کے وقت اپنے پاس سے انعام کر کے اسیطرح ہم بدلا دیتے ہیں اُسکو جو شکر کرتا ہی اور بیشک اُنکو ڈرایا تھا ہمارے عذاب سے پھر انہوں نے تکرار کی ڈرانے والوں سے اور بیشک انہوں نے دغا سے چاہا اُسکے یعنی لوط کے مہمانوں سے پھر بیکار کردیں ہمنے اُنکی آنکھیں پھر وہ چکھیں میرے عذاب اور میرا ڈرانے والوں کا اور بے شبہہ گھیرلیا اُنکو بہت سویری جمکہہ پر قایم رہنے والے عذاب نے پھر چکھیں میرا عذاب اور میرے ڈرانے والوں کا *

سورہ ہود کی اور ان سورتوں کی جنکا ہمنے ذکر کیا تمام آیتوں پر غور کرنے کے بعد تین امر بحث طلب معلوم ہوتے ہیں *

اول سدوم والوں نے کیوں حضرت لوط کا گھر گھیرا اور مہمانوں کو پکڑنا چاہا *

دوم هؤلاء بناتي ان كنتم فاعلين سے کیا مطلب ہی *

سوم جو عذاب نازل ہوا وہ کیا تھا اور کیونکر تھا اور سورہ قمر میں جو فطمسنا اعينهم ہی اُسکا کیا مطلب ہی *

امر اول کی نسبت علماء مفسرین کا یہہ خیال ہی کہ وہ رسول جنکو اُنہوں نے فرشتہ

بِقِطْعٍ مِنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ

انهم کانوا شبابا مردا حسان الوجوه فخاف ان یهجم قومه علیهم بسبب ظلمهم (تفسیر کبیر سورة الحجر) —

فلما دخلت الملائکة دار لوط علیه السلام مضت امرأته عجوز السوء فقالت لقومه دخل دارنا قوم ما رایت احسن وجوها ولا انظف ثیابا ولا اطیب رایحة منهم فجاء قوم یهرعون الیه اے یسرعون و بین تعالی ان اسراعهم ربما کان لطلب العمل الخبیث بقوله و من قبل کانوا یعملون السیأت (تفسیر کبیر سورة هود)

قرار دیا ہی نہایت خوبصورت امرد بنکر آئے تھے اور جب وہ حضرت لوط کے گھر میں آئے تو اُن کی بیوی نے لوگوں سے جاکر کہدیا کہ ہمارے گھر میں ایسے خوبصورت لوگ آئے ہیں کہ اُن سے زیادہ خوبصورت دیکھنے میں نہیں آئے اُن سے زیادہ اچھے کپڑے پہنے کوئی نہیں ہی اور نہ زیادہ خوشبو دار والا ہی — یہہ سنکر لوط کی قوم اُن پر دوڑ پڑی اور خدا کے اس کلام سے کہ وہ بدکاری کیا کرتے تھے ظاہر ہوتا ہی کہ اُن کا دوڑ پڑنا بدکاری کے لیئے تھا *

مگر ہمارے نزدیک یہہ تفسیر صحیح نہیں ہی اور نہ اس تفسیر کی بنیاد کسی معتبر روایت پر ہی بلکہ صرف یہودی روایت پر مبنی ہی — خدا کے اس کلام پر کہ " و من قبل یعملون السیات " وہی ایک عمل خاص مراد لینا بھی صحیح نہیں ہی کیونکہ وہ لوگ بہت سے اور بھی گناہ کرتے تھے لوٹ مار کرتے تھے اپنی مجلسوں میں خراب کام کرتے تھے جیسا کہ سورة عنکبوت میں بیان ہوا ہی پس" و من قبل یعملون السیات" کے عام معنی ہوسکتے ہیں کہ حضرت لوط کا گھر گھیر لینا اور شورہ پشتی کرنا اُن سے کوئی عجیب بات نہیں تھی کیونکہ وہ پہلے ہی شریر و بد ذات برے کام کرنے والے تھے *

اسباب میں ہمکو قیاسات وظنیات پر گھر گھیر لینے کا سبب بیان کرنا ضرور نہیں ہی

و جاء اهل المدینة یستبشرون قال ان هولاء ضیفی فلا تفضحون و اتقوا الله لا تخزون قالوا اولم ننهک عن العالمین
(سورة الحجر)

کیونکہ خود قران مجید میں اُسکی تصریح موجود ہی سورة الحجر میں خدا نے فرمایا ہی کہ جب اُس شہر کے لوگ خوشی خوشی دوڑے آئے تو لوط نے کہا کہ یہہ میرے مہمان ہیں ان کو فضیحت مت کرو تو شہر کے لوگوں نے کہا کہ کیا ہمنے تجھکو منع نہیں کیا تھا دنیا کے لوگوں سے *

جس زمانہ میں حضرت لوط سدوم میں جاکر رہے ہیں اُس زمانہ میں طوایف ملوکی تھی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کا حاکم یا بادشاہ جدا جدا تھا سدوم کی بھی ایک چھوٹی سی

تھوڑي رات رہے سے اور پلٹ کر نہ دیکھے تم میں سے کوئي — مگر تیري بیوي

سلطنت جدا تھي صاف صاف قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہی کہ جب حضرت لوط وہاں جاکر رہے تو وہاں کے لوگوں نے منع کردیا تھا کہ تم اور لوگوں سے راہ و رسم و آمیزش نرکھنا پس جب کہ یہہ اجنبي شخص حضرت لوط کے گھر میں تہہ اُن لوگوں نے آکر گھر گھیر لیا کہ یہہ اجنبي شخص کون ہیں اور اُن کا گرفتار کرلینا چاہا حضرت لوط نے کہا کہ یہہ میرے مہمان ہیں اِن کو مت پکڑو — مفسرین کي عادت یہودیوں کي تقلید کرلے کي ہوگئي ہی انہوں نے قرآن مجید کے الفاظ اولم ننہک عن العالمین پر خیال نہیں کیا اور جو کچھہ یہودیوں کي روایتوں میں تھا اُسي کو قرآن مجید کي تفسیر میں لکھدیا *

دوسرے امر کو بھي مفسرین نے اپنے خیال کے مؤید سمجھا ہی وہ خیال کرتے ہیں کہ حضرت لوط نے کہا کہ جس بد خیال سے تم میرے مہمانوں کو لینا چاہتے ہو اُن کے بدلے میري بیٹیاں لے لو اور جو کرنا چاہتے ہو اُن کے ساتھہ کرو — پھر مفسرین کو اِس تفسیر کے قرار دینے کے بعد مشکل پیش آئي بعضوں نے کہا کہ بناتي سے مراد حضرت لوط کي اصلي بیٹیاں ہیں اُس پر یہہ مشکل پیش ہوئي کہ وہ کیونکر اُن کو ایسا کام کرنے کے لیئے دیتے تھے اُس پر یہہ قرار دیا کہ مطلب یہہ تھا کہ بعد نکاح کے اُن کے ساتھہ جو چاہو کرو — بعضوں نے کہا کہ بناتي سے لوط کي اُمت کي بیٹیاں مراد ہیں کیونکہ پیغمبر بمنزلہ باپ کے ہی اور اُس کي اُمت کي عورتیں بمنزلہ اُس کي بیٹیوں کے ہیں *

مگر یہہ تفسیر محض غلط ہی جسکي بنا توریت کي متزلزل روایتوں پر مبني ہی حالانکہ خود توریت سے معلوم ہوتا ہی کہ اُس میں غلطي ہی — غالبا یہہ بات صحیح ہی کہ حضرت لوط کي دو بیٹیاں تھیں توریت میں بھي مذکور ہی کہ حضرت لوط نے اُن لوگوں سے جنہوں نے گھر گھیر لیا تھا یہہ کہا کہ — حال اینک مراد و دختریست کہ مردی را ندانستہ اند تمنا اینکہ ایشاں را بشما بیروں آورم و با ایشان انچہ در نظر شما پسند است بکنید (کتاب پیدایش باب ۱۹ ورس ۸) *

حالانکہ توریت هي سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت لوط کي بیٹیوں کي شادي ہوچکي تھي اور اُن کے شوہر موجود تھے چنانچہ توریت میں اسي قصہ کے بیان میں لکھا ہی کہ — پس لوط بیروں رفتہ و بہ داماداہایش کہ دخترانش را بنکاح اوردہ بودند متکلم شدہ گفت (کتاب پیدایش باب ۱۹ ورس ۱۴) اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ جن عورتوں کو حضرت لوط نے بیٹیاں کہا وہ اُن کي صلبي بیٹیاں نہ تھیں *

اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ

بنات اور بناوت کا لفظ عربی زبان میں عام عورتوں پر بھی بولا جاتا ہی جیسا کہ کتاب امثال سلیمان باب ۳۱ ورس ۲۹ میں استعمال ہوا ہی — پس توریت میں جو لفظ بنوت اور قرآن مجید میں لفظ بناتي آیا ہی اُس سے ایسي عورتیں مراد ہیں جو حضرت لوط کے ہاں کسي تعلق سے موجود تھیں اور کیا عجب ہی کہ لونڈیاں ہوں کیونکہ حضرت ابراہیم اور حضرت لوط جب مصر سے واپس آئے ہیں تو متمول اور مالک مویشي و صاحب لونڈي و غلام کے تھے ◆

اسبات کي تردید کہ حضرت لوط نے اُن لوگوں سے جنہوں نے اُن کا گھر گھیرلیا تھا یہہ کہا تھا کہ جس بدخیال سے تم میرے مہمانوں کو پکڑنا چاہتے ہو اُسکے بدلے میري بیٹیاں لیلو اور اُنکے ساتھہ جو چاہو سو کرو خود قرآن مجید سے ثابت ہوتي ہی ◆

اول یہہ کہ قرآن مجید سے پایا جاتا ہی کہ قوم لوط عورتوں کے ساتھہ بھي اُسي قسم کي

> اتاتون الذکر ان من العالمین و تذرون ماخلق لکم ربکم من ازواجکم بل انتم قوم عادون — (سورة شعرا)

بد فعلي کرتي تھي جیسیکہ امردوں کے ساتھہ کرتي تھي قرآن مجید میں آیا ہی کہ وہ لوگ مردوں کے پاس یعني لونڈوں کے پاس جاتے تھے اور جوروؤں میں بھي جو طریقہ کہ اُنکے لیئے خدا نے پیدا کیا ہی اُس کو بھي چھوڑ دیا تھا یعني خلاف فطرت انساني اپني جوروؤں کے ساتھہ بھي بد فعلي کرتے تھے — پس کیا حضرت لوط اُن عورتوں کو خواہ وہ اُن کي بیٹیاں ہوں یا اور کوئي اس لیئے اُن کو حوالہ کرتے تھے کہ جسطرح وہ امردوں کے ساتھہ بد فعلي کرتے ہیں اُس کے بدلے ان کے ساتھہ بدفعلي کریں نعوذ باللہ حاشا و کلا ◆

دوسرے یہہ کہ جب حضرت لوط نے کہا کہ یہہ میري اچھي بیٹیاں تمھارے لیئے ہیں

> لقد علمت مالنا في بناتک من حق وانک لتعلم ما نرید — (سورة هود)

اُن کو ماخوذ کرلو اور میرے مہمانوں کو ذلیل مت کرو تو اُن لوگوں نے کہا کہ تو واقف ہی کہ ہمکو تیري بیٹیوں میں یعني اُن کے گرفتار کرنے کا کوئي حق نہیں ہی اور تو جانتا ہی جو ہم چاہتے ہیں یعني اُن اجنبي آدمیوں کا گرفتار کرنا چاہتے ہیں — یہہ کہنا کہ ہمکو تیري بیٹیوں میں حق نہیں ہی اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ اُن لوگوں میں حق ہی یعني اُن کے گرفتار کرنے کا حق ہی — پس اگر وہ حق اُن کے ساتھہ بدکاري کا سمجھا جاوے تو کیسي غلطي ہی بلکہ وہ حق صرف یہہ تھا کہ

کہ بے شک وہ اُس کو پہونچنے والی ہی جو پہونچا ہی اُس قوم کو — بے شک اُن کے وعدہ کا وقت صبح ہی

جو اجنبی لوگ اُن کے شہر میں آکر حضرت لوط کے گھر میں چھپے تھے اُن کو گرفتار کرلیں پس قرآن مجید سے جو امر ظاہر ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ حضرت لوط اُن عورتوں کو بطور اول یا ضمانت کے اُن لوگوں کو حوالہ کرنا چاہتے تھے اور یہہ درخواست کرتے تھے کہ اُن کے مہمانوں کو گرفتار کرکے فاتحل نکریں *

اس بیان پر یہہ سوال ہوسکتا ہی کہ اگر صرف بطور اول یعنی بطور ضمانت عورتوں کو سپرد کرنا منظور تھا تو " ہن اطہرلکم " یعنی وہ پاکیزہ تر ہیں تمہارے لیئے کیوں فرمایا *

مگر یہہ فرمانا اُس بدخیال کا جو مفسرین نے قرار دیا ہی مثبت نہیں ہوسکتا اور نہ اُس مدعا کے برخلاف ہی جو ہمنے بیان کیا ہی *

اول سورۃ الحجر میں ہن اطہر لکم — کے الفاظ نہیں ہیں — اُسمیں صرف یہہ لفظ ہیں کہ — ہولاء بناتی ان کنتم فاعلین *

دوسرے یہہ کہ — ہن اطہر لکم — کے ہونے سے سورۃ الحجر کی آیت کے مطلب پر کچھہ زیادتی اور سورۃالحجر کی آیت میں اُن لفظوں کے نہونے سے سورہ ہود کی آیت کے مطلب سے کچھہ کمی لازم نہیں آتی ہن اطہر کی دو قرائتیں ہیں مشہور قرات میں اطہر کی ری کا پیش ہی اور دوسری قرات میں اطہر کی ری کا زبر یعنی نصب ہی اور جن لوگوں نے ری کا زبر پڑھا ہی وہ اسکو حال قرار دیتے ہیں اور ازروے قواعد نحوی کے اُسکی دو ترکیبیں قرار دیتے ہیں ایک صورت میں لفظ ہن حال اور ذوالحال میں فصل واقع ہوتا ہی اور اُسکو ناجایز قرار دیتے ہیں — اور دوسری صورت میں ہن فصل واقع نہیں ہوتا اور اُسپر کوئی اعتراض نحوی بھی وارد نہیں ہوتا صرف اتنی بات ہی کہ اطہر کی ری کو منصوب پڑھنا مشہور قرات کے برخلاف ہی چنانچہ اسکی بحث تفسیر کبیر و تفسیر کشاف میں مندرج ہی ہم اُن دونوں تفسیروںکی عبارت نقل کرتے ہیں جس دوسری صورت ترکیب نحوی کا ہمنے ذکر کیا ہی وہ تفسیر کشاف میں مذکور ہی *

تفسیر کبیر کی عبارت حاشیہ پر ثبت ہی اُسمیں لکھاہی کہ عبدالملک بن مروان اور حسن اور عیسی بن عمر سے روایت ہی کہ اُن لوگوں نے ہن اطہرلکم فتح کے ساتھہ پڑھاہی حال کی بنا پر — جیسا کہ ہم نے خدا کے اس قول میں ذکر کیا تھی وهذا بعلی شیخا مگر یہہ

روی عن عبدالملک بن مروان والحسن وعیسی ابن عمر انهم قرؤا ہن اطہر لکم بالنصب علی الحال کما ذکرنا فی قوله تعالی وهذا بعلی شیخا الاان اکثر النحویین اتفقوا انه خطاء قالوا وقرء

أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۸۳

هولاء بناتي هن اطهر (بالفتح) كان هذا نظير قوله وهذا بعلي شيخا الان كلمة هن قد وقعت في البين و ذالك يمنع من جعل اطهر (بالفتح) حالا وطولوا فيه (تفسير كبير) —

که اکثر نحویوں نے اس بات پر اتفاق کیا هی که یهه غلطی هی اور کہا هی که اگر هولاء بناتي هن اطهر فتحه کے ساتهه پڑها جاوے تو خدا کے اس قول کے مشابه هوگا وهذا بعلي شيخا مگر یهه که هن کا لفظ بیچ میں آگیا هی اور یهه امر اسبات کو روکتا هی که اطهر کو فتحه سے پڑها جاوے اس بحث کو لوگوں نے بہت بڑهایا هی *

تفسیر کشاف کي عبارت حاشیه پر ثبت هی اور اُس کا مطلب یهه هی که ابن مروان نے هن اطهر لکم کو نصب کے ساتهه پڑها هی — سیبویه نے اس کو ضعیف لکها هی اور کہا هی که ابن مروان اپني غلطي میں جکڑ گیا — اور عمرو بن علاء سے روایت هی که جس شخص نے هن اطهر کو فتحه کے ساتهه پڑها وه اپني غلطي میں چار زانو هوکر بیٹها — اور یهه اس لیئے که اُن کا فتحه پڑهنا اس بنا پر هو گا که حال قرار دیا جائے اور اُس کا عامل معنی فعلیه هو جو هولاء میں موجود هی جیسے که خدا کے اس قول میں هذا بعلي شيخا یا یهه که هولاء کو فتحه دیا جاوے فعل مضمر سے گویا یوں کہا گیا هی خذوا هولاء اور بناتي بدل هو — اور یهه مضمر حال میں عمل کرے هن بیچ میں فصل واقع هوا هی لیکن یهه جایز نهیں کیونکه فصل صرف جمله کي دو خبروں میں واقع هوتا هی حال ذوالحال میں فصل نهیں واقع هوتا هی — مگر اس کي ایک اور وجهه نکالي گئي هی جس میں هن کو فصل ماننا نهیں پڑتا وه یهه که هولاء مبتدا هو اور بناتي هن پورا جمله موضع خبر میں هی جیسے که تیرا قول هذا اخي هو — اور اطهر حال قرار دیا جاوے — (تفسیر کشاف) *

قرأ ابن مروان هن اطهر لكم بالنصب و ضعفه سيبويه وقال احتبى ابن مروان في لحنه وعن ابي عمرو بن العلاء من قرأ هن اطهر (بالفتح) فقد تربع في لحنه وذالك لان انتصابه على ان يجعل حالا قد عمل فيها ما في هولاء من معنى الفعل كقوله هذا بعلي شيخا او ينصب هولاء بفعل مضمر كانه قيل خذوا هولاء و بناتي بدل و يعمل هذا المضمر في الحال و هن فصل وهذا لا يجوز لان الفصل مختص بالوقوع بين جزئی الجملة ولا يقع بين الحال وذي الحال وقد خرج له وجه لا يكون هن فيه فصلا و ذالك ان يكون هولاء مبتداء و بناتي هن جملة في موضع خبر المبتداء كقولك هذا اخي هو ويكون اطهر حالا (تفسير كشاف) —

غرض که اس میں کچهه کلام نهیں هی که چند علماء مفسرین و نحویین نے هن اطهر

کیا صبح نزدیک نہیں هی ۸۳

کو حال قرار دیا هی میں بهي اُس کا حال هونا تسلیم کرتا هوں اور همیشه قرات مشہورہ کا اختیار کرنا پسند کرتا هوں اس لیئے اطہر کو مضموم پڑهتا هوں اور بااین همه حال وذوالحال قرار دیتا هوں *

جملہ حالیه پر سے واو حالیه کا حذف کردینا جایز هی پس تقدیر کلام کي یهه هی — که هولاء بناتی وهن اطهر لکم — یعني یهه میري بیتیاں هیں (اور) وہ پاکیزہ هیں تمہارے لیئے مبتداء وخبر کے درمیان میں جملہ معترضه حالیه واقع هوا هی اور یهه جایز هی پوري ترتیب یوں هی - هولاء بناتی لکم وهن اطهر *

الفیه ابن مالک میں لکها هی که جملہ حالیه جبکه فعل مضارع مثبت نهو تو آتا هی صرف واو کے ساتهه یا صرف ضمیر کے ساتهه یا دونوں کے اور اُس کا شعر یهه هی *

و جملة الحال سوے ماقدما * بواو او بمضمر او بهما

اور غایت المحقق شرح کافیه میں اُس کي یهه مثال دي هی - کلمته فوہ الی فئ تقدیر کلام کي یهه هی کلمته وفوہ الی في مگر واو کو محذوف کردیا هی *

پس جبکه حضرت لوط اُن عورتوں کو بطور اَول یعني ضمانت کے اُن لوگونکو سپرد کرنا چاهتے تهے تو اُن کي عظمت ظاهر کرنے کو انهوں نے کہا که هن اطهر - نه اس مقصد سے جس کا خیال مفسروں نے یہودیوں کي روایتوں کي تقلید سے کیا هی *

قرآن مجید میں متعدد ایسے قصے بیان هوئے هیں جو توریت میں بهي مذکور هیں مگر اُن قصوں کو قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا هي جس سے وہ غلطیاں جو توریت میں اُن قصوں کي نسبت هیں دور هو جاتي هیں پس اُن قصوں کي تفسیر میں هرجگهه توریت کي اور یہودي روایتوں کي تقلید کرنا صریح غلطي هی بلکه سب سے مقدم قرآن مجید کے لفظوں پر غور کرنا چاهیئے که اُن سے کیا مطلب حاصل هوتا هی اگر وهي مطلب حاصل هو جو توریت میں هی تو توریت یا یہودیوں کي روایت کو اُسکي تفسیر میں بیان کرنا کچهه مضائقه نهیں هی مگر قرآن مجید کے الفاظ کو خواہ نخواہ توریت یا یہودیوں کي روایتوں کے مطابق پهیر پهارکر لانا صریح غلطي هی *

تیسرا امر جوعذاب نازل هونے سے متعلق هی قدرتي قانون پر مبني هی — اور جس طرح خدا تعالی اُن تمام واقعات کو جو قانون قدرت کے مطابق هوتے هیں انسانوں کے گناهوں کي طرف نسبت کیا کرتا هی اور جسکي وجهه هم اپني تفسیر میں بتاچکے هیں - اسیطرح

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً
مِنْ سِجِّيلٍ مَنْضُودٍ

اس قدرتي واقعه کو بهي سدوم کے لوگوں کے گناهوں سے منسوب کیا هی *
مفسرین نے جواسطرح کی بیهوده باتیں اپني تفسیروں میں لکهي هیں که حضرت جبریل اُس قطعه زمین کو اپنے پروں پر اُتهاکر آسمان تک لے گئے اور پہلے آسمان کے اسقدر قریب پہونچے که آسمان کے فرشتوں نے کتوں کے بهونکنے اور مرغوں کے اذان دینے کي آواز سني یهه سب محض غلط اور موضوع کہانیاں هیں جن کي مذهب اسلام میں کچهه بهي اصلیت نهیں هی *

سدوم و عموراه و ادماه و زبوئیم یهه چار شهر اور بقول اسٹریبو کے چار یهه اور نو اور کل تیره شهر اُس مقام پر واقع تهے جهاں اب ڈڈ سي یعني سمندر مرده هے جسکو عربي جغرافیه داں بحر لوط کہتے هیں واقع هی — تحقیقات سے معلوم هوا هی که بحر لوط کے گرد جو ملک کي حالت هی اس سے اس امرکي تصدیق هوتي هی که آتش خیز پهاڑوں کے لاوه کے نشان اب بهي پائے جاتے هیں اور اب بهي زلزلے کثرت سے آتے هیں *

علاوه اس کے سدوم کي گهاتي میں نفطه کي کان تهي اور جابجا نفطه کے بہت بڑے بڑے غار تهے اور اسیوجهه سے اس شهر کا نام سدوم رکها گیا تها — توریت کتاب پیدایش باب ١٤ ورس ١٠ میں لکها هی که " سدوم ار چاه هاے گل چرب پر بود " گل چرب جسکو لکها هی وهي نفطه کا ماده هی جو پاني پر آجاتا تها اور مٹي میں بهي ملا هوا هوتا تها — اور یهه آتش گیر ماده هی جس میں حرارت سے دهواں اُٹهتا هی اور کبهي کبهي زیاده حرارت سے بهڑک جاتا هی *

جغرافیه کے محققوں نے لکها که " اکثر اب بهي دیکها جاتا هی که ڈڈ سي یعني بحر لوط سے دهوئیں کے بادل کے بادل اُٹهتے هیں اور اُس کے کناره پر نئے سوراخ پائے جاتے هیں — آج تک بحر لوط میں ایک قسم کا ماده جس کو انگریزي میں اسفالٹس کہتے هیں اور نفطه کي ایک قسم هی پاني کے اُوپر آجاتا هی *

غرضکه اس میں کچهه شبهه نهیں هی که جهاں سدوم و عموراه وغیره شهر آباد تهے وهاں آتشیں پهاڑ تهے اور نفطه یا گندهک کي کانیں کثرت سے تهیں آتشیں پهاڑ کے پهٹنے اور نفطه یا گندهک کے مادهٔ میں آگ لگ جانے سے وه تمام شهر غارت هوئے اور زمین کي وه موتي تهه

پهر جب همارا حکم آیا هم نے کردیا اُس کي اُوچان کو اُس کي نیچان اور هم نے اُن پر

پتهر برسائے جو اُن کے لیئے لکهے هوئے تهے † اُوپر تلے —

جو نفط کے مادہ سے بني هوئي تهي پهٹ گئي اور جل گئي اور تمام قطعہ زمین کا دهنس گیا اور پاني جو اُس تهہ کے نیچے تها اُوپر آگیا اور ایک بہت بڑي جهیل پیدا هوگئي جو اب تک ہے یا بحر لوط کے نام سے مشہور هی اور دنیا میں عجائبات سے هی *

قرآن مجید سے اس حادثہ کا واقع هونا اسطرح پر معلوم هوتا هی کہ غالباً اُس شام کو جبکہ قوم لوط نے جاکر حضرت لوط کا گهر گهیرا وہ آتش خیز پہاڑ اور نفطہ یا گندک کي کانیں جلني شروع هوئیں اور کچهہ شبہہ نہیں هوسکتا کہ اُن کا دهواں تمام شہر میں گهٹ گیا هوگا اور قوم لوط جو حضرت لوط کا گهر گهیرے هوئے تهي شہر میں دهواں گهٹ جانے کے سبب کامیاب نہوسکي اندهیري کے سبب انکو کچهہ ندکهلائي دیتا هوگا اور دهوئیں کے سبب اُنکي آنکهیں بیکار هوگئي هونگي جسکي نسبت خدا تعالی نے سورہ قمر میں فرمایا هی کہ بے شک اُنهوں نے دنبہ مچائي لوط کے مہمانوں سے پهر بیکار کردیں همنے اُن کي آنکهیں *

و لقد راودوہ عن ضیفه فطمسنا اعینہم — (سورہ قمر)

مفسرین نے فطمسنا اعینہم کے معني لکهے هیں کہ اُن کو اندها کردیا اور یہہ امر قرار دیا هی کہ اُن فرشتوں نے جو حضرت لوط کے هاں آئے هوئے تهے بطور اعجاز کے اُن کو اندها کردیا اور اُن کو حضرت لوط کے مکان کا دروازہ جس کو وہ توڑ کر اندر جانا چاهتے تهے نہیں ملا *

لیکن جو روایت کہ اُنهوں نے بیان کي هی اُس کي کوئي معتبر سند نہیں هی اور نہ اعجاز کي کچهہ حاجت هی جبکہ آتشین پہاڑوں کا اور زمین کي گندک و نفطہ میں آتش پیدا هوئي اُس کے دهوئیں کے گهٹ جانے سے اُن کي آنکهیں بیکار هوگئیں اور دکهائي دینے سے رهگیا اُسي کي نسبت خدا نے فرمایا کہ — فطمسنا اعینہم *

---

† سجیل کے معني کهنگر کے بهي هوسکتے هیں یعني مٹي کے جو آگ میں پک کر پتهر کي مانند هو جاوے اور آتشین پہاڑوں سے اُس کا اُچهل کر اوپر سے گرنا ٹهیک مطابق هوتا هی مگر لفظ مسومة کے سبب سے وہي معني مناسب هیں جو هم نے اختیار کیئے هیں —

مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٤﴾ وَاِلٰى
مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّ اِنِّيْ
اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿٨٥﴾ وَ يٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ
وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا
فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَ مَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿٨٨﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ
اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ
فِيْ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿٨٩﴾

یہہ حال دیکھہ کر اُن تینوں شخصوں نے جو حضرت لوط کے ہاں آئے ہوئے تھے سمجھا کہ آتش فشانی زیادہ ہونے والی ہی اور حضرت لوط کو صلاح دی کہ یہاں سے بھاگ چلو چنانچہ سورہ ہود میں آیا ہی کہ اُن لوگوں نے کہا اے لوط ہم تیرے خدا کے بھیجے ہیں سو تو اپنے اہل کو لیکر رات کے حصہ میں نکلجا اور تم میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے مگر تیری بیوی کہ اُس کو بھی وہی پہونچنے والا ہی جو اوروں کو پہونچا ہی — بے شبہہ اُن کا وعدہ صبح کا وقت ہی کیا صبح قریب نہیں *

قالوا یا لوط انا رسل ربک لن یصلوا الیک فاسر باھلک بقطع من اللیل ولا یلتفت منکم احد الا امراتک انہ مصیبھا ما اصابھم ان موعدھم الصبح الیس الصبح بقریب —

(سورہ ہود)

اور سورہ حجر میں یہہ ہی کہ اپنے اہل کو لیکر نکلجا اور اُن کے پیچھے چلا جا اور تم میں سے کوئی مڑکر نہ دیکھے اور چلے جاؤ جہاں تمکو حکم دیا

فاسر باھلک بقطع من اللیل و اتبع ادبارھم ولا یلتفت منکم احد

نشان کیئے هوئے تیرے پروردگار کے پاس سے اور ظالموں سے کچھه دور نہیں ۸۳ اور (بھیجا همنے) مدین کے لوگوں کے پاس اُن کے بھائي شعیب کو - شعیب نے کہا اے میري قوم عبادت کرو الله کي تمہارے لیئے کوئي معبود اُس کے سوا نہیں هے — اور مت کم بھرو پیمانوں کو اور مت کم تولو ترازو سے بیشک میں تم کو دیکھتا هوں آسودہ اور بیشک میں ڈرتاهوں تم پر عذاب کے ایک دن گھیر لینے والے سے ۸۴ اور اے میري قوم پورا بھرو پیمانوں کو پورا تولو ترازو میں انصاف سے اور کم مت دو لوگونکو اُنکي چیزیں اور مت کام کرو زمین یعني ملک میں فساد کرنے والوں کے ۸۵ الله کا بچایا هوا بهتر هی تمہارے لیئے اگر تم ایمان والے هو ۸۶ اور میں نہیں هوں تم پر نگهبان ۸۷ اُن لوگوں نے کہا که اے شعیب کیا تیري نماز یعني عبادت تجهکو حکم کرتي هی که هم چهوڑدیں جن کي عبادت کرتے تھے همارے باپ دادا — یا یهه که هم کریں (یعني کرنا چھوڑ دیں) اپنے مالوں میں جو هم چاهیں — هاں تو بیشک بڑا بردبار هی اور بهت بڑا دانا ۸۸

و امضوا حیث تومرون — و قضینا الیه ذلک الامران دابرهولاءمقطوع مصبحین — (سورۃ حجر) جاتا هی — همنے اُسکي طرف یهه طی کر دیا که اُن کا پیچھا صبح کے وقت کٹ جائیگا *

ولا یلتفت منکم احد — یعني کوئي مڑکر نه دیکھے اس سے غرض وهاں سے جلد چلے جانے کي تاکید هی — جیسے که خدا نے حضرت آدم کي نسبت کہا تھا ولا تقربا هذہ الشجرۃ یعني پاس نجانا اس درخت کے - مگر حضرت لوط کي بیوي جو ایمان والوں میں نه تھي اُس نے اس نصیحت کو نہیں مانا اور اُس عذاب میں مبتلا هوکر مرنے والوں کے ساتھه مرگئي *

جن لوگوں نے یهه سمجھا هی که حضرت لوط کي بیوي بھي ساتھه بھاگي تھي مگر اُس نے بھاگتے میں جو مڑکر دیکھا تو نمک کي هو گئي یا مڑکر دیکھنے کے سبب مر گئي اس کي کچھه اصل نہیں هی اور نه قرآن مجید سے یهه بات پائي جاتي هی *

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَرَزَقَنِىْ
مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا وَ مَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ
اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَ مَا تَوْفِيْقِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۹۰﴾ وَ يٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِىْٓ
اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ
قَوْمَ صٰلِحٍ وَ مَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۹۱﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّىْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۲﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ
كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ
لَرَجَمْنٰكَ وَ مَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۳﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِىْٓ
اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا اِنَّ رَبِّىْ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۹۴﴾ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ
عَامِلٌ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ
هُوَ كَاذِبٌ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿۹۶﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا
نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ اَخَذَتِ الَّذِيْنَ

شعیب نے کہا اے میری قوم کیا تمنے سمجھہ لیا هی که اگر میں اپنے پروردگار سے کوئي دلیل رکھتا هوں اور اُسنے مجھکو روزي دي هو اپنے پاس سے اچھي روزي اور نه چاهوں میں که میں تمہاري مخالفت کروں جہاں تک که میں منع کرتا هوں تمکو اُس سے میں نہیں چاهتا بجز اصلاح کرنے کے جتنی که میں کرسکوں اور مجھکو توفیق نہیں هی مگر الله سے اُسي پر میرا بهروسه هی اور اُسیکي طرف میں رجوع کرتا هوں ۹۰ اور اے میري قوم میري مخالفت تمکو اسبات کي باعث نهو که تمکو پہونچے مثل اُس کے جو پہونچا نوح کي قوم کو یا هود کي قوم کو یا صالح کي قوم کو اور قوم لوط کي تم سے کچھه دور نہیں هی ۹۱ اور بخشش چاهو اپنے پروردگار سے پهر توبه کرو اُسکي طرف بیشک میرا پروردگار مہربان هی اور دوست ۹۲ اُنہوں نے کہا اے شعیب هم نہیں سمجھتے بہت کچھه اُس میں سے جو تو کہتا هی اور بیشک هم تجھکو دیکھتے هیں اپنے میں ضعیف اور اگر نہوتا تیرا کنبه تو بے شک هم پتهر مارکر تجھکو مارڈالتے اور نو همارے نزدیک عزیز نہیں هی ۹۳ صالح نے کہا که اے میري قوم کیا میرا کنبه تمہارے نزدیک الله سے زیادہ عزیز هی اور تم نے اُس کو ڈال رکھا هی اپني پیٹهه کے پیچھے — بے شک میرا پروردگار اُس کو جو تم کرتے هو احاطه کرنے والا هی ۹۴ اور اے میري قوم تم عمل کرو اپني جگهه پر اور بے شک میں عمل کرنے والا هوں بہت جلد تم جان جاؤگے ۹۵ که کسکے پاس عذاب آویگا که اُس کو رسوا کریگا اور وہ کون هی جهوٹا — انتظار کرو بے شک میں بهي تمہارے ساتهه منتظر هوں ۹۶ اور جب آیا همارا حکم بچا لیا هم نے شعیب کو اور اُن لوگوں کو جو اُس کے ساتهه ایمان لائے تھے اپني رحمت سے اور پکڑلیا اُن لوگوں کو

ظلموا الصيحة فاصبحوا في ديارهم جثمين ﴿٩٧﴾ كان لم
يغنوا فيها الا بعدا لمدين كما بعدت ثمود ﴿٩٨﴾ و لقد
ارسلنا موسى بايتنا و سلطن مبين الى فرعون و ملائه
فاتبعوا امر فرعون و ما امر فرعون برشيد ﴿٩٩﴾ يقدم
قومه يوم القيمة فاوردهم النار و بئس الورد المورود ﴿١٠٠﴾
واتبعوا في هذه لعنة و يوم القيمة بئس الرفد المرفود ﴿١٠١﴾
ذلك من انباء القرى نقصه عليك منها قائم و حصيد ﴿١٠٢﴾
و ما ظلمنهم و لكن ظلموا انفسهم فما اغنت عنهم
الهتهم التي يدعون من دون الله من شيء لما جاء امر
ربك و ما زادوهم غير تتبيب ﴿١٠٣﴾ و كذلك اخذ
ربك اذا اخذ القرى و هي ظالمة ان اخذه اليم شديد ﴿١٠٤﴾
ان في ذلك لاية لمن خاف عذاب الاخرة ذلك يوم
مجموع له الناس و ذلك يوم مشهود ﴿١٠٥﴾ و ما نؤخره
الا لاجل معدود ﴿١٠٦﴾ يوم يات لا تكلم نفس الا باذنه

جو ظلم کرتے تھے مہیب آواز نے پھر اُنھوں نے صبح کي اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل مرے پڑے ۹۷ گویا کہ اُس میں بسے هي نہ تھے — هاں دوري هو (خدا کي رحمت سے) مدین کو جس طرح دوري هوئي ثمود کو ۹۸ اور بے شک هم نے بھیجا موسی کو اپني نشانیوں اور کھلي هوئي دلیلوں کے ساتھہ فرعون کے اور اُس کے درباریوں کے پاس پھر اُنھوں نے (یعني درباریوں نے) فرعون کے حکم کي پیروي کي اور فرعون کا حکم اچھا نہ تھا ۹۹ آگے چلیگا فرعون اپني قوم کے قیامت کے دن پھر لا ڈالیگا اُن کو آگ میں اور بري جگہہ اُن کو لاکر ڈالا گیا ۱۰۰ اُن کے پیچھے لگائي گئي لعنت اس دنیا میں اور قیامت کے دن هیں بُرے عطیہ پر بُرا عطیہ دیا گیا یعني لعنت پر لعنت ۱۰۱ یہہ هی بستیوں کي خبروں میں سے کہ هم اُس کو تجھپر بیان کرتے هیں کچھہ تو اُن بستیوں میں سے قایم هیں اور کچھہ جڑ سے اُکھڑ گئي هیں ۱۰۲ اور هم نے اُن پر ظلم نہیں کیا ولیکن اُنھوں نے آپ اپنے پر ظلم کیا پھر اُن کے کچھہ کام نہ آئے اُن کے معبود جنکو وہ پکارتے تھے اللہ کے سوا — کچھہ بھي جبکہ آیا حکم تیرے پروردگار کا اور کچھہ زیادہ نہ کیا اُنھوں نے بجز هلاکت کے ۱۰۳ اور اسي طرح تیرے پروردگار کا پکڑنا هی جبکہ وہ پکڑتا هی بستیوں کو اور وہ ظالم هوتي هیں بے شک اُس کا پکڑنا سخت دکھہ دینے والا هی ۱۰۴ بے شک اس میں نشاني هی اُس کے لیئے جو ڈرتا هی آخرت کے عذاب سے یہہ ایک دن هی کہ جمع کیئے جاوینگے اُس میں آدمي اور یہہ دن هی سب کے حاضر کیئے جانے کا ۱۰۵ اور هم اُس کو ڈھیل میں نہیں ڈالتے مگر ایک وقت شمار کیئے گئے یعني وقت معین تک ۱۰۶ جس دن کہ آویگا کوئي شخص نہ بولیگا مگر خدا کے حکم سے

فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّ سَعِيْدٌ ﴿١٠٧﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا
زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ ﴿١٠٨﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٠٩﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿١١٠﴾ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ
مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ
وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿١١١﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا
مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ وَ لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَ اِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿١١٢﴾ وَ اِنَّ
كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١١٣﴾
فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا اِنَّهٗ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٤﴾ وَ لَا تَرْكَنُوْآ اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ
النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿١١٥﴾
وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ

پھر کچھہ اُن میں بدبخت ہونگے اور کچھہ نیکبخت (۱۰۷) پھر جو بد بخت ہوئے
تو وہ آگ میں ہونگے اُن کے لیئے اُس میں ھنسنا ھی اور ڈھیچنا (۱۰۸) ہمیشہ رہیں گے
جب تک رھیں آسمان و زمین (یعني ھمیشا ھمیش) مگر جنکہ چاھے تیرا پروردگار
بے شک تیرا پروردگار کرتا ھی جو چاھتا ھی (۱۰۹) اور لوگ جو نیک بخت ہوئے
تو وہ جنت میں ہونگے ہمیشہ رہیں گے اُس میں جب تک رھیں آسمان و زمین
(یعني ھمیشا ھمیش) مگر جنکہ چاھے تیرا پروردگار بطور بخشش کے جو منقطع
نہیں (۱۱۰) پھر تو تردد میں مت ھو اُس سے کہ یہہ لوگ پرستش کرتے ھیں — وہ پرستش
نہیں کرتے مگر اُسیطرح جسطرح کہ پرستش کرتے تھے اُن کے باپ دادا پہلے سے اور بے شک
و شبہہ ھم پورا دینگے اُن کو اُن کا حصہ بغیر گھٹائے ہوئے کے (۱۱۱) اور بے شک ھم نے دي
موسی کو کتاب (یعني توریت) پھر اختلاف کیا گیا اُس میں اور اگر نہوچکا ھوتا حکم
پہلے سے تیرے پروردگار کا تو البتہ فیصلہ کردیا جاتا اُن میں اور بے شک وہ اُس سے بڑے
شک میں ھیں شبہہ کرنے والے (۱۱۲) اور بے شک ھر ایک اُن دونوں میں کا جس وقت
کہ (چلویگا) پورا دیگا تیرا پروردگار اُن کے عملوں کا (بدلہ) بے شک وہ اُس سے جو تم
کرتے ھو خبردار ھی (۱۱۳) پھر تو مستقیم رہ جس طرح کہ تجھکو حکم کیا گیا ھی اور وہ
لوگ جنہوں نے توبہ کي ھی تیرے ساتھہ اور حد سے آگے مت بڑھو بے شک وہ اُس کو
جو تم کرتے ھو دیکھنے والا ھی (۱۱۴) اور مت جھکو اُن کي طرف جو ظلم کرتے ھیں کہ پھر
چھوئے تمکو آگ اور نہیں ھی تمہارے لیئے اللہ کے سوا کوئي دوست پھر تمکو مدد نہیں
دي جاویگي (۱۱۵) اور قایم کر نماز دن کے دونوں طرفوں میں یعني نماز فجر و نماز مغرب
اور کچھہ رات گئے یعني نماز عشا بے شک نیکیاں

يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿١١٦﴾ وَاصْبِرْ فَاِنَّ
اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٧﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ
مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا
مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ
وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿١١٨﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى
بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿١١٩﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ
اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ
وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٠﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ
اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ
وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٢٢﴾
وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ
فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٣﴾

برائیوں کو لے جاتی هیں یهه ایک نصیحت هی نصیحت ماننے والوں کو ۱۱۶ صبر کر
بے شک الله نهیں ضایع کرتا اجر نیک کام کرنے والوں کا ۱۱۷ پهر کیوں نهوئے جو اگلے
وقتوں میں تجهه سے پہلے تهے سمجهه والے که منع کرتے فساد کرنے سے زمین میں بجز
تهوڑے لوگوں کے جنکو هم نے اُن سے میں نجات دی اور جو لوگ ظالم تهے اُنهوں نے
پیروی کی اُس کی جس میں اُن کو آسودگی تهی (دنیا میں) اور وه تهے گنهگار ۱۱۸
اور نهیں هی تیرا پروردگار که هلاک کرے بستیوں کو ظلم سے اور اُس کے لوگ نیک کام
کرنے والے هوں ۱۱۹ اور اگر چاهے تیرا پروردگار تو کردے تمام لوگوں کو ایک گروه (یعنی
ایک ملت پر) ولاکن وه همیشه رهینگے اختلاف کرنے والے مگر جس پر که رحم کیا تیرے
پروردگار نے اور اسی کے لیئے اُن کو پیدا کیا هی اور پورا هوا حکم تیرے پروردگار کا که البته
میں بهرونگا جهنم کو جنوں سے اور آدمیوں سے سب سے ۱۲۰ اور اُس هر ایک چیز کو
هم تجهه پر بیان کرتے هیں پیغمبروں کی خبروں میں سے جس سے مستقل رکهیں هم
تیرے دل کو اور آئی هی تیرے پاس اس میں (یعنی اس سورة میں) سچی بات
اور نصیحت اور نصیحت واسطے مسلمانوں کے ۱۲۱ اور کهدے اُن لوگوں کو جو ایمان
نهیں لاتے عمل کرو اپنے طور پر اور بے شک هم بهی عمل کرنے والے هیں اور انتظار کرو
بے شک هم بهی انتظار کرنے والے هیں ۱۲۲ اور الله هی کے لیئے هیں تمام چهپی هوئی
باتیں آسمانوں کی اور زمین کی اور اُسی کی طرف پهیرا جاتا هی کام سب کا سب پهر
عبادت کرو اُس کی اور بهروسه کرو اُس پر اور نهیں هی تمهارا پروردگار بے خبر اُس چیز سے
جو تم کرتے هو ۱۲۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾

---

۴ — (اني رايت) يهه حضرت يوسف كا خواب هى — خواب كي نسبت بهت كچهه كها گيا هى اور لكها گيا هى مگر اس زمانه ميں علم فزيالوجي اور سيكالوجي نے بهت ترقي كي هى اور اعضاے انساني كے خواص و افعال كو بهت تحقيقات كے بعد منضبط كيا هى اس ليئے همكو ديكهنا چاهيئے كه خواب كي نسبت اُس تحقيقات سے كيا امور ثابت هوتے هيں اور همارے هاں كے علماء اور حكماء نے اس كي نسبت كيا لكها هى اور در حقيقت خواب هى كيا چيز چنانچه هم ان سب امور كو اس مقام پر مختصرا بيان كرتے هى •

يهه امر مسلم هى اور هر شخص يقين كرتا هى كه تمام اعضاے انساني پر دماغ حكومت كرتا هى انسان كا سر چند هڈيوں سے جسے كهوپڑي كهتے هيں جڑا هوا هى كهوپڑي كي بناوٹ اور اُس كے جوڑوں اور جوڑوں كي درزوں كي تركيب جو هر انسان ميں كسي نه كسيقدر مختلف هوتي هيں جدا گانه خاصيتيں ركهتي هيں پهر كهوپڑي كے اندر بهيجا هوتا هى جسے مغز كهتے هيں جس ميں بے انتها باريك ريشے يا رگيں هوتي هيں اُسي ميں كي ايك شاخ گردن سے ريڑه كي هڈي كے فقرات ميں چلي گئي هى اور دماغ هي سے نكلے هوئے پٹهے اور رگيں اور ريشے سينه ميں اور تمام اعضا ميں پهيلے هوئے هيں تمام حس و حركت جو انسان كرتا هى وه دماغ كے سبب سے كرتا هى — اُن پٹهوں اور ريشوں اور رگوں ميں بعض تو ايسے هيں كه شي محسوس كا اثر دماغ ميں پهونچا ديتے هيں جب انسان اُس كو حس كرتا هى اور اگر اُن كے ذريعه سے اثر نه پهونچے تو انسان كسي شى كو حس نه كرے

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا هی بڑا مہربان

الر — یہہ آیتیں هیں بیان کرنے والي کتاب کي [۱] بے شک هم نے اُس کو نازل کیا هی قرآن عربي زبان کا تاکہ تم سمجھو [۲] هم قصہ سناتے هیں تجھکو قصوں میں کا سب سے اچھا ساتھہ اُس کے کہ هم نے وحي کیا هی تجھکو یہہ قرآن اور هاں تو تھا اس سے پہلے البتہ غافلوں میں سے (یعني تجھکو اسبات سے کہ اس قصہ کي وحي هوگي غفلت تھي) [۳] جس وقت کہا یوسف نے اپنے باپ کو کہ اے میرے باپ بے شک میں نے دیکھا (یعني خواب میں) گیارہ ستاروں کو اور چاند اور سورج کو — میں نے اُن کو دیکھا اپنے لیئے سجدہ کرنے والے [۴]

نہ روشني کو جان سکے نہ کسي شی کو دیکھہ سکے نہ آواز کو سن سکے نہ ذائقہ کو پہچانے نہ کسي چیز کے چھونے کو جانے *

جب اِن محسوسات کا اثر دماغ میں پہونچتا هی تو دماغ میں اُن پٹھوں اور رگوں اور ریشوں کو تحریک هوتي هی جو محرک کہلاتے هیں اور اُن سے ایک قسم کا تغیر دماغ میں پیدا هوتا هی اور جب تک وہ تغیر رهتا هی وہ شی محسوس بھي سامنے رهتي هی اور انھي محسوسات کے ذریعہ سے انسان کے اعضا حرکت کرتے هیں — جو حرکت قصد و ارادہ سے هو وہ حرکت ارادي هی مگر جب وہ حرکت دفعۃً بلا قصد و بلا سوچے سمجھے هو تو وہ حرکت طبعي کہلاتي هی جیسے خوف کي حالت میں هوجاتي هی *

علاوہ اس کے دماغ میں ایک قوت هی جس میں تمام خارجي چیزوں کي جنکو همنے دیکھا هی تصویریں بطور نقش کے محفوظ هوتي هیں اور اس لیئے وہ سب همکو یاد رهتي هیں اور یہي سبب هی کہ باوجود موجود نهونے اُس شی کے اُس کي صورت کا بعینہ هم تصور کرلیتے هیں اور اگر اُن محفوظ نقشوں میں کچھہ دھندلاپن آجاتا هی تو اُن چیزوں کو بھول جاتے هیں یا یاد دلانے سے یاد آتي هیں اور جب ملنقش نہیں رهتیں تو بالکل یاد نہیں آتیں *

علاوہ اس کے دماغ میں یہہ قوت بھي هی کہ جس شی کو همنے دیکھا هی اُس کے اجزا کو علیحدہ کرکے اپنے خیال کے سامنے لے آویں مثلاً هاتي کي صرف سونڈہ هي کا یا صرف اُس

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۵

کے کانوں هي کا تصور خیال کے سامنے لے آویں - اور یهه بهي قوت هی که متعدد چیزیں جو همنے دیکهي هیں اُن کے اجزا کا علیحدہ علیحدہ تصور کرکے ایک کے اجزا کو دوسرے میں یا چند کے اجزا کو ایک میں جوڑ دیں — مثلاً همنے بکري اور مور اور انسان کو دیکها هی تو وہ قوت بکري کے سر کو علیحدہ اور مور کے دهڑ کو علیحدہ تصور کرکے مور کے دهڑ پر بکري کا سر لگا هوا تصور کرکے خیال کے روبرو لے آویگي — یا انسان میں مور کے بازو لگے هوئے تصور کرکے پردار انسان یا پردار فرشته اپنے خیال میں بنا لیگي — اسیطرح مختلف اور عجیب عجیب صورتیں جن کا کبهي وجود دنیا میں نهیں هوا بناکر خیال میں جلوہ نما کرتي هی *

وهي قوت کبهي ایسا کرتي هی که اجزاء مختلفه کي ترکیب تو نهیں دیتي بلکه چهوٹي چیز کو اسقدر بڑا بناکر خیال میں لے آتي هی که ایک نهایت مهیب صورت بن جاتي هی مثلاً آدمي کے قد کو تاڑ سے بهي لمبا اُس کے سرکو گنبد سے بهي بڑا اُس کے هاتهوں کو کهجور کے درخت سے بهي زیادہ اُس کے دانتوں کو عجیب بهینگم طور کي بني هوئي خیال کے سامنے حاضر کردیتي هی *

یهه تمام اعضا انسان کے اوقات معینه تک کام کرتے رهتے هیں اور زمانه معینه تک آرام کرتے هیں یا کسي امر غیر طبعي سے معطل هوجاتے هیں اور انسان بیهوش هوجاتا هی — حالت مرض میں جب یهه حالت طاري هوتي هی تو بیهوشي اور غشي کهلاتي هی اور حالت صحت میں اُس کو نیند کهتے هیں *

مگر جو که دماغ میں تمام ادراکات کے لیئے جدا گانه حصے معین هیں اس لیئے حالت غشي و نیز حالت نیند میں دماغ کے بعض حصے معطل یا آرام میں هوتے یا سوجاتے هیں اور بعض حصے کام کرتے یا جاگتے رهتے هیں - اور یهي وجهه هوتي هی که بعضي دفعه بیهوشي طبعي و غیر طبعي میں بهي انسان ایسي باتیں یا کام کرتا هی جو حالت هوش یا بیداري میں کرتا مگر اُس کو کچهه نهیں معلوم هوتا که اُس نے کیا کیا — لوگوں کي باتیں سنتا هی مگر جواب نهیں دیتا یا اور باتوں کا ادراک کرتا هی مگر ظاهر نهیں کرسکتا اور وہ ادراکات مختلف پیرایه میں اُس کو محسوس هوتے هیں جنکا کچهه وجود نهیں هوتا اور کبهي

یوسف کے باپ یعني یعقوب نے کہا کہ اے میرے بچے تو نہ بیان کرنا قصہ اپنے خواب کا اپنے
بھائیوں پر پھر وہ مکر کرینگے تیرے لیئے کسیطرح کا مکر بے شک شیطان انسان کے لیئے
دشمن هی علانیہ ۵

وهي خیالات اور صورتیں جو أس کے دماغ میں منقش هیں مختلف قسم سے أس کو محسوس هوتي هیں اور جب یہہ أمور نوم طبعي میں واقع هوتے هیں تو أن کو خواب کہتے هیں طبعي یا غیر طبعي بیهوشي میں بهي امورات خارجي دماغ کے أس حصہ پر جو جاگ رها هی اثر کرتے هیں اور وہ أس کو عجیب پیرایہ سے خواب میں دکھائي دیتے هیں — مثلاً آدمي سوتا هو اور سماعت کا حصہ جاگتا هو اور سونے والے کے قریب کوئي شخص کسي چیز کو کرتتا هو تو دماغي قوت جو چهوٹي چیز کو بڑهاکر پیش کرتي هی أس آواز کو نہایت مہیب آواز بنادیتي هی اور أس آواز کے سلسلہ سے توپوں کا خیال پیدا کردیتي هی اور سونے والا خواب میں یہہ سمجهتا هی کہ توپیں چل رهي هیں - یا مثلاً سونے والے کا بستر ٹهنڈا یا نم هوگیا قوت حساسہ جو جاگتي تهي أس نے أس کا حس کیا اور بستر کي نمي سے پاني کے خیال کو اور أس سے دریا کے یا تالاب کے یا حوض کے خیال کو پیدا کیا اور سونے والا خواب میں دیکهہ سکتا هی کہ وہ دریا میں یا تالاب میں پڑا تیر رها هی - اگر کوئي لمبي چیز أس کے بستر پر پڑي هو یا کوئي شخص رسي کو اس طرح پر ڈالے کہ سونے والا جاگ نہ أٹهے اور قوت حساسہ جاگتي هو تو خواب میں دیکهہ سکتا هی کہ سانپ أسکو چمٹ گیا هی- اسي قسم کے بہت سے اسباب خارجي سے عجیب عجیب خواب دیکهہ سکتا هی *

بعضے لوگ خواب دکھانے کي ایسي مشق کرلیتے هیں کہ سونے والے کے پاس بیٹهکر ایسي آساني اور سہولیت سے کہ وہ جاگ نہ أٹهے أس کي قوت حساسہ یا سامعہ کو اس طرح پر اثر مطلوبہ پہونچاتے هیں کہ وہ سونے والا وهي خواب دیکهہ سکتا هی جسکا دکهانا أن کو مطلوب هی *

جس طرح کہ یہہ امور خارجیہ خواب دیکهنے پر موثر هیں أس سے بہت زیادہ خود سونے والے کے أمور ذهني جو أس کے خیال میں بس گئے هیں اور دماغ میں نقش پذیر هوگئے هیں خود اپني طبیعت سے یا کسي واقعہ سے یا کسي کے اعتقاد کامل هونے سے یا محبت عشقي و اعتقادي سے خواب دیکهنے پر موثر هوتے هیں اور وہ أنهي امور ذهني کو بعینہ یا کسي دوسرے پیرایہ میں جس کو قوت دماغي پیدا کردیتي هی عجیب عجیب طرح سے خواب میں دیکهہ سکتا هی *

وَ کَذٰلِکَ یَجْتَبِیْکَ رَبُّکَ وَ یُعَلِّمُکَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَ یُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اٰلِ یَعْقُوْبَ کَمَا اَتَمَّهَا عَلٰی اَبَوَیْکَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ اِنَّ رَبَّکَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴿۶﴾

بعض لوگوں کو ایسی مشق ہوجاتي ہی کہ جو خواب اُن کو دیکھنا منظور ہو سوتے وقت اُس کا ایسا قوي تصور کرتے ہیں اور دماغ میں اُس کا نقش جمالیتے ہیں کہ سوتے میں وہي خواب دیکھتے ہیں *

بعضے اُمور ایسے ہوتے ہیں جو بالکل بھول گئے ہیں اور کبھي اُن کا خیال بھي نہیں آتا مگر وہ دماغ میں سے محو نہیں ہوئے اور سوتے وقت مطلق اُن کا خیال بھي نہیں ہوتا مگر دماغ میں ایک ایسا سلسلہ خیالات کا پیدا ہوتا ہی کہ اُن بھولے ہوئے اُمور کو پیدا کردیتا ہی اور سونے والا اُسي کا خواب دیکھنے لگتا ہی - اس کي ایسي مثال ہی کہ جاگنے میں باتوں کا سلسلہ رفتہ رفتہ اسطرح پہونچ جاتا ہی کہ بھولي باتیں یا بھولے ہوئے کام یاد آجاتے ہیں *

بعضي دفعہ بسبب کسي مرض کے یا بسبب غلبہ کسي خلط کے دماغ پر ایسا اثر پیدا ہوتا ہی کہ سونے والا اُسي حالت کے مناسب اور عجیب عجیب پیرایہ میں مختلف قسم کے خواب دیکھتا ہی *

مگر جب تک کہ انسان کا نفس اُن ظاہري باتوں سے جن سے حالت بیداري میں مشغولي ہوتي ہی دسبب بیہوشي کے یا سوجانے کے یا استغراق کے بیخبر نہو اُس وقت تک مذکورہ بالا حالت اُس پر طاري نہیں ہوتي دوسري بات یہہ ثابت ہوتي ہی کہ کوئي شخص ایسا خواب کبھي نہیں دیکھہ سکتا یعني ایسي چیزیں اور ایسے اُمور اُس کو خواب میں نہیں دکھائي دیتے جنکو اُس نے کبھي ندیکھا ہو نہ سنا ہو اور نہ کبھي اُس کا خیال اُس کو ہوا ہو — یہہ باتیں جو بیان ہوئیں ایسي ہیں جن سے کوئي اختلاف نہیں کرسکتا اور ہرایک شخص پر یہہ حالتیں گذرتي ہیں اور جاہل اور عالم سب اُن کو جانتے ہیں *

شیخ بوعلي سینا نے اشارات میں لکھا ہی کہ حس مشترک میں جو انسان کے دماغ کے ایک حصہ کا نام ہی جب کسي چیز کا نقش جم جاتا ہی تو ایسا ہوتا ہی کہ

الحس المشترک ہو لوح النقش الذي اذاتمکن منه صارالنقش في حکم المشاهدة وربما زال

اور (جسطرح که تجهکو خدا نے یہہ برگزیدہ خواب دکھایا هی) اسیطرح تجهکو برگزیدہ کریگا اور تجهکو سکهاوے گا علم حوادث عالم کے مآل کا اور پورا کریگا اپني نعمت کو تجهہ پر اور یعقوب کي اولاد پر جسطرح اُس کو پورا کیا هی' اس سے پہلے تیرے دادا پر دادا ابراهیم و اسحق پر بے شک تیرا پروردگار جاننے والا هی حکمت والا ⑥

النقش الحسي عن الحس وبقيت صورته هيئته في الحس المشترک فبقي في حکم المشاهد دون المتوهم وليحضر ذکرک ما قيل لک في امر القطر النازل خطا مستقيما وانتقاش النقطة الجوالة محيط دايرة فاذا تمثلت الصورة في لوح الحس المشترک صارت مشاهدة سواء کان في ابتداء حال ارتسامها فيه من المحسوس الخارج او بقائها مع بقاء المحسوس اوثباتها بعد زوال المحسوس او وقوعها فيه لا من قبيل المحسوس ان امکن —
(اشارات شيخ)

گویا اُس چیز کو دیکهہ رها هی' گوکه وہ چیز سامنے نرهي هو مگر اُسکي صورت حس مشترک میں موجود رهتي هی اور وہ توهم نہیں هوتا بلکه دیکهنے هي کي مانند هوتا هی — بوندیں جو لگاتار ابر سے گرتي هیں وہ بوندیں نہیں معلوم هوتیں بلکه پاني کي سیدهي دهار معلوم هوتي هی — یا کسي چیز کے ایک سرے کو جلاکر زور زور سے پهراویں تو ایک گول روشن چکر معلوم هونے لگیگا — غرضکه جبّ کسي چیز کي صورت اُس کے دیکهنے کے وقت حس مشترک میں جم جاتي هی تو دیکهنے کي مانند هو جاتي هی خواہ وہ چیز سامنے موجود رهے یا نرهے یا یہہ هوتا هی که کوئي چیز سامنے تو نہیں آئي که دکهائي دے مگر اُس کي صورت جس کا آنا ممکن هو حس مشترک میں آجاتي هی ●

امام فخرالدین رازي شرح اشارات میں لکهتے هیں که حس مشترک میں صورت جم جانے کي نسبت جو کچهہ شیخ نے لکها هی اُس کي چار صورتیں هیں — اول یہہ که اُس چیز کو دیکهنے کے وقت اُس کي صورت حس مشترک میں جم گئي هی دوسرے یہہ که اُس کي صورت حس مشترک میں جمي هوئي هی اور وہ چیز بهي سامنے موجود هی — تیسرے یہہ که اُس کي صورت تو حس مشترک میں جمي هوئي هی ٠مگر وہ چیز سامنے موجود نہیں رهي — چوتهے یہہ که وہ چیز سامنے تو نہیں آئي مگر اُس کي صورت حس مشترک میں جم گئي — پهر امام صاحب لکهتے هیں که پہلے ذهن صورتوں کي مثال تو بوندوں کے اُوپر سے گرنے اور کسي چیز کے ایک سرے کو جلاکر چکر دینے سے ثابت هوتي

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَ إِخْوَتِهِ آيٰتٌ لِّلسَّائِلِينَ ۞ إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَ أَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ

هی – مگر چوتھی صورت کی مثال اُس سے ثابت نہیں ہوتی اس لیئے شیخ نے اُس کی مثال اس طرح پر دی هی *

بیمار آدمی اور جو بخار میں مبتلا ہوتے ہیں کبھی اُن کو ایسی چیزیں دکھائی دیتی ہیں جن کو وہ سمجھتے ہیں کہ درحقیقت موجود ہیں حالانکہ وہ چیزیں موجود نہیں ہوتیں ان چیزوں کی صورتوں کے حس مشترک میں منقش ہونے کا کوئی اندرونی سبب ہوتا هی یا کوئی ایسا سبب جو اندرونی سبب میں اثر کرتا هی – اور کبھی حس مشترک میں وہ صورتیں جم جاتی ہیں جو خیال میں اور وہم میں ہوتی ہیں اور کبھی حس مشترک کی موجودہ صورتیں خیال و وہم میں آجاتی ہیں ــ اس کی مثال دو آئینوں کی سی هی جو ایک دوسرے کے مقابل رکھے ہوں اور ایک میں جو عکس هی وہ دوسرے میں پڑے – غرضکہ سب لوگ متفق ہیں کہ خواب دیکھنا صرف انسان کے دماغی افعال سے متعلق هی *

اشارۃ قد یشاهد قوم من المرضی والممرورین صورا محسوسة ظاهرة حاضرة ولا نسبة لها الی محسوس خارج فیکون انتقاشها اذن من سبب موثر فی سبب باطن والحس المشترک قد ینتقش ایضا من الصور الجائلة فی معدن التخیل والتوهم کما کانت هی ایضا ینتقش فی معدن التخیل والتوهم من لوح الحس المشترک و قریبا مما یجری بین المرایا المتقابلة (اشارات شیخ)

اسیطرح شاہ ولی اللہ صاحب تفہیمات میں ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ نبوت فطرت کے ماتحت هی جیسا کہ کبھی انسان کے دل میں بہت سے علوم اور باتیں جمکر بیٹھ جاتی ہیں اور اُنہی پر مبنی ہوتی ہیں وہ چیزیں جو اُس کو رویا میں فایض ہوتی ہیں پھر وہ اُن چیزوں کی صورتیں دیکھتا هی جن کو اُس نے پیدا کیا هی نہ اُس کے سوا اور کسی کو – اس سے بھی اسی بات کی تشریح ہوتی هی کہ جو انسان کے خیال اور دماغ میں هی اُس کو خواب میں دیکھتا هی *

اعلم ان النبوۃ تحت الفطرۃ کما ان الانسان قد یدخل فی صمیم قلبه و جذر نفسه علم وادرا کات علیها تبتنی ما یفاض علیه من رویاہ فیری الامور مشبهة بما اخذته دون غیرها ــ (تفہیمات الہیہ)

بےشک تھیں یوسف میں اور اُسکے بھائیوں میں کچھہ نشانیاں جو پوچھا کیجیي کرنے والے تھے

جبکہہ اُنہوں نے کہا کہ یوسف اور اُس کا بھائي زیادہ پیارا هی همارے باپ کو هم سے اور هم ایک قوي گروه هیں

مگر صوفیہ کرام اور علماے اسلام یہہ بھي سمجھتے هیں کہ دماغ میں سواے اُن موثرات طبعي کے اور کوئي چیز هی جو ملاء اعلی سے تعلق رکھتي هی اور موثر هوتي هی اور اسيلیے شاہ ولي اللہ صاحب نے حجة اللہ البالغہ میں خواب کي پانچ قسمیں قرار دي هیں چنانچہ اُنہوں نے لکھا هی کہ " رویا کي پانچ قسمیں هیں — (۱) بشارت خدا کي طرف سے اور نفس کي خوبیوں یا برائیوں کا نوراني تمثل ملکي طور پر (۲) شیطان کا خوف دلانا (۳) دل کي باتیں جس طرح کي عادت بیداري کي حالت میں پڑي هوئي هی اُس کو قوت متخیلہ یاد کرلیتي هی اور وہ حس مشترک میں آکر ظاهر هوتي هیں (۴) اخلاط کے غلبہ کي وجهہ سے طبعي طور پر خیالات کا آنا (۵) منقبض هونا نفس کا بدني اذیتوں سے •

لیکن بشارت الهي کي حقیقت یہہ هی کہ نفس ناطقہ کو جب بدني حجابات سے فرصت ملتي هی جس کے مخفي اسباب هونے هیں اور بغیر پورے تامل کے معلوم نہیں هوتے تو اُس وقت نفس اس بات کے قابل هوتا هی کہ اُس پر جود اور خیر کے مخزن سے یعني ملاء اعلی سے کمال علمي کا فیضان هو پس اُسپر اُس کي لیاقت کے موافق جو اُس کے

و اما الرویا فهي علي خمسة اقسام بشری من اللہ و تمثل نوراني للعقائد والرذائل المندرجة في النفس علی وجه ملکي وتخویف من الشیطان و حدیث نفس من قبل العادة التی اعتادها النفس فی الیقظة یحفظها المتخیلة و یظهر فی الحس المشترک ما اختزن فیها و خیالات طبیعة لغلبة الاخلاط و تنبه النفس باذا ها فی البدن اما البشری من اللہ فحقیقتها ان النفس الناطقة اذا انتهزت فرصة عن غواشي البدن باسباب خفیة لایکاد یتفطن بها الا بعد تامل واف استعدت لان یفیض علیها من منبع الخیر والجود کمال علمي فانیض علیها شی علی حسب استعدادها ومادته فی العلوم المخزونة عنده و هذه الرویا تعلیم الهي کالمعراج المنامي الذي راي النبي صلی اللہ علیه وسلم فیه ربه في احسن صورة فعلمه الکفارات والدرجات و کالمعراج المنامي الذي انکشف فیه علیه صلی اللہ علیه وسلم احوال الموتی بعد انفکاکهم عن الحیوة الدنیا کما رواه جابر ابن سمرة رضي اللہ عنه و کعلم ما سیکون من الوقائع الاتیة فی الدنیا و اما الرویا الملکي فحقیقتها ان فی الانسان ملکات حسنة و ملکات قبیحة ولکن لا یعرف حسنها و قبحها الا المتجرد الی الصورة الملکیة فمن تجرد الیها فتظهر له حسناته و سیأته في صورة مثالیة فصاحب هذا یری اللہ تعالی و اصله الانقیاد للباري ویري الرسول صلی اللہ علیه وسلم و اصله الانقیاد للرسول المرکوز في صدره ویری الانوار و اصلها الطاعات المکتسبة في صدره

اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٨﴾ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِاطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿٩﴾

و جوارحه تظهر في صورة الانوار والطيبات كالعسل والسمن واللبن فمن راى الله اوالرسول والملائكة في صورة قبيحة او في صورة الغضب فليعرف ان في اعتقاده خللا و ضعفا و ان نفسه لم ينكمل و كذالک الانوار اللتي حصلت بسبب الطهارة يظهر في صورة الشمس والقمر و اما التخويف من الشيطان فوحشة و خوف من الحيوانات الملعونة كالقرد والفيل والكلاب والسودان من الناس فذا راي ذالک فليتعوذ بالله ولينفل ثلثا عن يساره و ليتحول عن جنبه الذي كان عليه اما البشرى فلها تعبير والعمدة فيه معرفة الخيال اي شی مظلة لاي معني فقد ينتقل الذهن من المسمى الى الاسم كروية النبي صلى الله عليه و سلم انه كان في دار عقبة بن رافع فاتي برطب ابن طاب قال عليه الصلوة والسلام فاولت ان الرفعة لنا في الدنيا والعافية في الاخرة و ان ديننا قد طاب و قد ينتقل الذهن من الملابس الى ما يلابسه كالسيف للقتال و قد ينتقل الذهن من الوصف الى جوهر مناسب له كمن غلب عليه حب المال راه النبي صلى الله عليه وسلم في صورة سوار من ذهب و بالجمله فالانتقال من شیء الى شیء صور شتي و هذه الرويا شعبة من النبوة لانها ضرب من افاضة غيبية و تدل من الحق الى الخلق و هو اصل النبوة و اما سائر انواع الرويا فلا تعبير لها —

(حجة الله البالغة)

علوم مخزونه کا مادہ هی کچهه فيضان هوتا هی اور يهه خواب تعليم الهي هی جيسے که معراج کا خواب جس ميں رسول الله صلی الله عليه وسلم نے خدا کو نهايت عمده صورت ميں ديکها تها - اور خدا نے اُسميں آنحضرت صلعم کو کفارات اور درجات بتائے — يا وه معراج کا خواب جسميں آنحضرت صلعم پر مردوں کا حال منکشف هوا تها بعد اُن کے قطع تعلق کے دنيا سے جيسا که جابر بن سمرة نے روايت کي هی يا آينده واقعات دنيا کا علم — اور ملکي خواب کي يهه حقيقت هی که انسان ميں برے اور بهلے دونوں قسم کے ملکات هيں ليکن اس حسن و قبح کو جب پهچان سکتا هی که صورت ملکيه کي طرف تجرد حاصل هو — پس جس کو تجرد هوتا هی اُس کو بهلائياں اور برائياں صورت مثاليه ميں دکهائي ديتي هيں پس ايسا شخص خدا کو ديکهتا هی جس کي اصل خدا کي اطاعت هوتي هی اور رسول الله صلی الله عليه وسلم کو ديکهتا هی اور اُس کي اصل پيغمبر کي اطاعت هوتي هی جو اُس کے دل ميں مرکوز هی اور انوار ديکهتا هی اور اُس کي اصل وه عبادتيں هيں جو اُس کے دل اور اعضا نے حاصل کي هيں - يهه سب چيزيں انوار اور پاک چيزوں مثلا شهد - گهي - دوده کي صورت ميں

بے شک همارا باپ صریح گمراهي میں هی ⑧ مار ڈالو یوسف کو یا اُس کو پهینک دو کسي زمین میں تاکه صرف تمهارے باپ کي توجهه تمهارے لیئے هوجاوے اور اُس کے بعد تم هوجاؤ ایک اچهے گروه ⑨

متمثل هوتي هیں — پس جو شخص خدا یا رسول یا فرشتوں کو بري صورت میں یا غصه کي صورت میں دیکهتا هی تو اُس کو جان لینا چاهیئے که اُس کے اعتقاد میں ابهي خلل اور ضعف هی اور یهه که اُس کا نفس هنوز کامل بهي نهیں هوا هی — اسي طرح وه انوار جو طهارت کي وجهه سے حاصل هوئے هیں آفتاب اور ماهتاب کي صورت میں ظاهر هوتے هیں — اور شیطان کا خوف ڈالنا تو یهه وحشت اور خوف هی ملعون حیوانوں سے مثلاً بندر — هاتهي کُتے سے اور سیاه آدمیوں سے پس جب آدمي ایسا خواب دیکهے تو چاهیئے که خدا سے پناه مانگے اور بائیں جانب تین بار تهو تهو تهو کردے اور اُس کروٹ کو بدل دے جس پر لیٹا هوا تها - اور خوشخبري والي خواب کي تعبیر هوتي هی اور عمده طریقه اُسکا خیال کا پهچاننا هی یعني کس چیز سے کیا چیز سمجهي جاسکتي هی پس اکثر مسمی سے اسم کي طرف ذهن منتقل هوتاهی جیسے که آنحضرت‌صلعم عقبه بن رافع کے گهر میں تهے اور خواب دیکها که اُن کے پاس ابن طاب کي کهجوریں رکهي هیں تو آپ نے فرمایا که میںنے اُس کي تاویل کي که همکو دنیا میں بلندي اور قیامت میں عاقبت هوگي اور یهه که همارا دین پاکیزه هی — اور کبهي ملبوسات سے اُس کے متعلقات کي طرف ذهن منتقل هوتا هی جیسے تلوار سے لڑائي کي طرف - اور کبهي کسي صفت سے ایک جوهر کي طرف جو اُس کے مناسب هی مثلاً ایک شخص جو مال کو بهت عزیز رکهتا تها آنحضرت صلعم نے اُسکو سونے کے کنگن کي صورت میں دیکها — غرض که ایک شی سے دوسري شے کي طرف خیال منتقل هونےکي مختلف صورتیں هیں اور یهه خواب نبوت کي ایک شاخ هی کیونکه وه فیض غیبي کي ایک قسم هی اور حق کا خلق کي طرف قریب هوتا هی اور وه نبوت کي اصل هی - باقي خواب کے اور اقسام کي کچهه تعبیر نهیں *

ایک جگهه تفهیمات میں شاه ولي‌الله صاحب فرماتے هیں که رویا کي حقیقت ظاهر هونا

ان حقیقة الرویا ظهور مناسبة للنفس الناطقة بالمبداء الاعلی علی جهة خاصة و هیئة معلومة یقتضی فیضان علم خاص فیتعین هذالعلم و یتمثل بصور و اشباح مخزونة فی الخیال فیحضر تلک الصور علی النفس

مناسبت کا هی نفس ناطقه کو مبداء اعلی سے خاص طرح پر اور صورت معلومه میں که مقتضي هو علم خاص کے فیضان کي پهر متعین هوجاتا هی یهه علم اور متمثل هوجاتا

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰﴾

حضورا فينتظم واقعة عند هذه الحواس الظاهرة واقبال النسمة على الحواس الباطنة فلا يتعين علم باشباح الا بمناسبة حجة بينها و بينه —
(تفہیمات الہیہ)

ہی صورتوں اور شکلوں میں جو جمع ہیں خیال میں پھر یہہ صورتیں نفس کے سامنے آجاتي ہیں حاضر ہوکر اور پھر منتظم ہوتا ہی واقعہ ان حواس ظاہري میں اور متوجہہ ہوتي ہی روح اندروني حواس پر پھر علم شکلوں میں متعین نہیں ہوتا مگر بوجہہ اُس مناسبت کے جو اُس علم اور اُس شکل میں ہی *

شیخ بو علي سینا بھي اس بات کے قایل ہیں کہ بعض لوگوں کو خواب کي حالت

اذاقلت الشواغل الحسيةوبقيت شواغل اقل لم يبعدان يكون النفس فلتات يخلص عن شغل التخيل الى جانب القدس فانتقش فيها نقش من الغيب فساح الى عالم التخيل و انتقش في الحس المشترك و هذافي حال النوم اوفي حال مرض لم يشغل الحس ويوهن التخيل فان التخيل قديوهنه المرض و قديوهنه كثرة الحركة لتحلل الروح الذي هوالة فيسرع الى سكون ماوفراغ مافينجذب النفس الى الجانب الاعلى بسهولة فاذاطرأعلى النفس نقش انزعج التخيل اليه وتلقاه ايضا و ذلک امالنبه من هذاالطاري و حركةالتخيل بعد استراحة اووهنه فانه سريع الى مثل هذاالنبه والاستخدام النفس الناطقة له طبعا فانه من معاوني النفس عند امثال هذه السوانح فاذاقبله التخيل حال تزحزح النفس الشواغل منها النقش في لوح الحس المشترک (اشارات شیخ)

میں عالم قدس سے فیضان ہوتا ہی اور وہ فیضان ایک صورت خاص میں متشکل ہوکر خواب میں دکھائي دیتا ہی چنانچہ شیخ نے اشارات میں لکھا ہی کہ پس جب حسي اشتغال کم ہوجاتے ہیں تو کچھہ بعید نہیں کہ نفس کو تخیل کے شغل سے فرصت ملے اور وہ قدس کي جانب جاے — پس اُس میں غیب کا کوئي نقش منتقش ہوجاے پھر وہ تخیل کے عالم کي سیر کرے اور حس مشترک میں نقش منتقش ہوجاے - اور یہہ خواب کي حالت میں ہوتا ہی یا مرض کي حالت میں جو حس کو غافل کردے اور تخیل کو ضعیف کردے - کیونکہ تخیل کو کبھي مرض سست کردیتا ہی اور کبھي زیادہ حرکت ہوني کیونکہ اُسوقت روح جو تخیل کا آلہ ہی تحلیل ہوجاتي ہی پس متخیلہ کسیقدر سکون اور آرام چاھتي ہی اس لیئے روح کو جانب اعلی کي طرف توجہہ کرنے کا آساني سے موقع ملتا ہی پس

ایک کہنے والے نے اُن میں سے کہا کہ یوسف کو مار مت ڈالو اُسکو ڈالدو کسي گھرے اندھے

کوئیں میں اُوٹھا لیویگا اُس کو کوئي راہ چلنے والوں میں سے - اگر تم ہو کرنے والے ۱۰

جب نفس میں کوئي نقش آتا ہی تو تخیل دوڑ کر اُسکو لے لیتا ہی اور یہہ یا تو اسوجہہ سے ہوتا ہی کہ اس امر طاري کي وجہہ سے اُسکو تنبہہ ہوا ہی اور تخیل نے آرام حاصل کرکے حرکت کي ہی کیونکہ تخیل ایسي تنبہہ کي طرف جلد مایل ہوتا ہی اور یا اسوجہہ سے کہ نفس ناطقہ ہي قدرتي طور سے اُس کي خدمت کر رہا ہي کیونکہ نفس ناطقہ ایسے موقعوں پر نفس کے معاون ہوتا ہی پس جب اُسکو تخیل قبول کرلیتا ہی اُسوقت کہ نفس اُسکے شواغل کرہتا دیتا ہی تو حس مشترک کي لوح میں نقش اوتر آتا ہی *

غرضکہ صوفیہ کرام اور علماء اسلام اور فلاسفہ مشائین میں سے شیخ بوعلي سینا اسبات کے قائل ہیں کہ بعض لوگوں کو جنکے نفس کامل ہیں یا زہد و مجاہدہ و ریاضات سے اُن کے نفوس میں تجرد حاصل ہوا ہی اُنکو خواب میں ملاء اعلی سے ایک قسم کے علم کا فیضان ہوتا ہی اور وہ فیضان اُنکے صور خیالیہ میں سے کسي صورت میں جو اُس فیضان علم کے مناسب ہی متمثل ہوتا ہی اور وہ تمثل حس مشترک میں منتقش ہوجاتا ہی اور اُسکے مطابق اُنکو خواب دکھائي دیتا ہی — شاہ ولي الله صاحب کہتے ہیں کہ یہي ایک خواب اس قابل ہوتا ہی کہ اُسکي تعبیر دي جاوے اور اس کے سوا کوئي خواب تعبیر کے لایق نہیں ہوتا *

ملاء اعلی کے مفہوم کو متعدد لفظوں سے تعبیر کیا جاتا ہی — کبھي تو ایک عالم مثال قرار دیا جاتا ہی جسمیں اس عالم کي تمام باتیں ماکان وما یکون بطور مثال کے موجود ہیں اور اُسکا عکس مجملا یا تفصیلا خواب میں انسان کے نفس پر پڑتا ہی — اور کبھي نفوس فلکي کو ما کان اور مایکون کا عالم سمجھا جاتا ہی اور اُس سے نفس انساني پر فیض پہونچنا مانا جاتا ہی اور کبھي عقول عشرہ مفروضہ حکماء کو عالم ماکان و مایکون قرار دیکر اُس کے فیضان کو تسلیم کیا جاتا ہی اور کبھي اُس سے ملائکہ مقصود ہوتے ہیں *

صوفیہ کرام نے چند اصطلاحات قرار دي ہیں جن کے مجموعہ پر ملاء اعلی یا منبع الخیر والجود یا مبداء الا علي یا حضرت القدس اطلاق ہوتا ہی اور اُس کي یہہ تفصیل ہی *

تدلیات — جن سے مطلب ہی اُن امور متعینہ کا جو قواے افلاک میں مکنون ہیں

قالوا يا بانا ما لك لا تامنا على يوسف و انا له لناصحون (۱۱)

اور جنکو حکماء نفوس فلکي سے تعبير کرتے هيں *

لاهوت — اصطلاح فلسفه ميں اسکو انا نية اولی سے تعبير کيا جاتا هی *

جبروت — فلسفه نے اس کو عقل سے تعبير کيا هی اور علماء شرع نے ملائکه سے *

رحموت — جسکو حکماء نفس کہتے هيں *

ناسوت — اسکو حکماء هيولی قرار ديتے هيں *

لاهوت تو بمنزله ماهيت کے هی اور جبروت بمنزله اس کے لوازم کے اور رحموت بمنزله ايک کلي کے جو فرد واحد ميں منحصر هو اور ناسوت کو ايسا قرار ديا هی جيسے نفس بدن کے ليئے يا صورت هيولی کے ليئے *

اس امر کو تفسير کبير ميں اور زيادہ صاف طرح پر بيان کيا هی اس ميں لکها هی که

قد ثبت انه سبحانه خلق جوهرالنفس الناطقة بحيث يمكنها الصعود الى عالم‌الافلاک ومطالعة‌اللوح المحفوظ‌والمانع لها من ذالک‌اشتغالها بتدبيرالبدن وفي‌وقت‌النوم يقل‌هذه التشاغل فنقوى على هذه المطالعة فاذا وقعت الروح على حالته من الاحوال ترکت اثارا مخصوصة مناسبة لذلک الادراک الروحاني الى عالم‌التخيال —
(تفسير کبير)

يهه بات ثابت هوگئي هی که خدا تعالی نے نفس ناطقه کو اس طرح کا پيدا کيا هی که اس کے ليئے يهه بات ممکن هی که عالم افلاک تک پهونچ جاوے اور لوح محفوظ کو پڑہ لے اسبات سے جو اسکو مانع هی وہ اس کا تدبير بدن ميں مشغول رهنا هی اور سونے کے وقت ميں اس کي يهه مشغولي کم هو جاتي هی اور قوة لوح محفوظ کے پڑہ‌ليئے کي قوی هو جاتي هی پس جب روح کا کوئي ايسا حال هو جاتا هی تو وہ انسان کے خيال‌ميں خاص اثر جو اس ادراک روحاني کے مناسب هوتا هی ڈال ديتي هی — مطلب يهه هی که اثر ان ادراکات کا خيال ميں متمثل هوکر بطور خواب کے دکهائي ديتا هی *

اب همارا سوال يهه هی که بلا شبهه عقل انساني بلکه مشاهده اور تجربه اسبات کو ضرور ثابت کرتا هی که ايک واجب‌الوجود يا علة‌العلل خالق جمع کائنات موجود هی ولا نعلم ماهيته ولا حقيقة صفاته‌الا ان نقول عالم حي قادر خالق لا تاخذه سنة ولا نوم له مافي‌السموات وما في‌الارض وهو على کل شيء قدير — اور يهه تمام الفاظ صفاتي جو اس واجب‌الوجود کي نسبت منسوب کرتے هيں صرف مجاز هی لان حقيقة‌صفاته غير معلومة پس مفهوم ملاء اعلى کا جو صوفيه کرام اور علماء اسلام اور فلسفه عاليمقام نے قرار ديا هی يهه

[یوسف کے بھائیوں نے کہا کہ اے ہمارے باپ کیا ہی تجھکو کہ تو ہمکو امین نہیں سمجھتا
یوسف پر اور بے شک ہم اُس کے لیئے بھلائی چاہنے والے ہیں (۱۱)]

صوفیہ خیالی ہیں خیال ہی اُس کی صداقت اور واقعیت کا کوئی ثبوت نہیں ہی اور جب
اُسکا کوئی ثبوت نہیں ہی تو کسی امر کو گو کہ وہ واقعات خواب ہی کیوں نہوں اُسپر
مبنی کرنا نفس پر آپ ہی یا ما الا حادیث المرویۃ فی ہذا الباب فکلہا غیر ثابت وانما ہی مقالات
الصوفیۃ ومن یشابہم ولیس من کلام النبی محمد صلعم •

ہاں کہا جاتا ہی کہ بعد سلوک طریقت اور اختیار کرنے زہد و مجاہدہ و ریاضت کے
یہہ راز کہلتا ہی اور حجابات اُٹھ جاتے ہیں اور حقیقت نفس و ملئکۃ ملاء اعلی وما فیہا
منکشف ہوجاتی ہی ہم قبول کرتے ہیں کہ کچھہ منکشف ہوتا ہوگا مگر ہم کسطرح تمیز
کریں کہ جو کچھہ منکشف ہوا ہی وہ حقیقت ہی یا وہی خیالات ہیں جو متمثل ہوگئے
ہیں جسطرح کہ اور خیالات متمثل ہوجاتے ہیں — الا عندی کمال الانسان ان یکون
متمثلا بحرفاتہ و مرضاتہ مکلوفۃ فی مخلوقاتہ وقد شرحہا فی کلامہ علی لسان رسولہ محمد
صلعم و ہی مکتوبۃ فی کتابہ فحسبنا اللہ و رسولہ و کتابہ الذی سماہ بقرآن المجید والفرقان
الحمید تبارک و تعالی شانہ وما اعظم برہانہ •

پس ہمارے نزدیک بجز اُن قوی کے جو نفس انسانی میں مخلوق ہیں اور کوئی قوت
خوابوں کے دیکھنے میں موثر نہیں ہی اور یوسف علیہ السلام کی خواب جنکا نفس نہایت
متبرک اور پاک تھا اور اُن دو جوانوں کے خواب جو یوسف علیہ السلام کے ساتھہ قید خانہ
میں تھے اور کفر و ضلالت میں مبتلا تھے اور اُن کے نفوس بسبب آلایش کفر پاک نہ تھے
اور اسی طرح فرعون کا خواب جو خود اپنے آپ کو خدا سمجھتا تھا اور اُس کا نفس مبداء
فیاض سے کچھہ مناسبت نرکھتا تھا اور با این ہمہ سب کے خواب یکسان مطابق واقعہ
کے اُسی ایک قسم کے تھے اور اس سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ بجز قوائے نفس انسانی
کے اور کوئی قوت خوابوں کے دیکھنے میں موثر نہیں ہی گو کہ وہ خواب کیسی ہی مطابق
واقعہ کے ہوں •

اب حضرت یوسف علیہ السلام کے خوابوں کو دیکھو — پہلا خواب اُن کا یہہ ہی کہ
اُنہوں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو اپنے تئیں سجدہ کرتے دیکھا •

حضرت یوسف علیہ السلام کے اُن کے سوا گیارہ بھائی اور تھے اور ماں اور باپ تھے باپ اور
ماں کا تقدس اور عظم و شان اور قدر و منزلت اُن کے دل میں منقش تھی بھائیوں کو بھی
وہ اپنے باپ کی ذریات جانتے تھے مگر اس سبب سے کہ اُن کے باپ اُن کو سب سے زیادہ

أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ إِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ ۱۲

چاهتے تھے اور خود اُن کے باپ و ماں اور اُن کے سبب سے اُن کے بھائي اُن کي تابعداري بسبب چاؤ و محبت کے کرتے تھے اور اس لیئے اُن کے دل میں یہہ بات بیٹھي هوئي تھي که ماں باپ اور بھائي سب میرے تابع و فرمان بردار اور میري منزلت و قدر کرنے والے هیں *

یہہ کیفیت جو اُن کے دماغ میں منقش تھي اُس کو متخیله نے سورج اور چاند اور ستاروں کي شکل میں جن کو وہ همیشه دیکھتے تھے اور اُن کا تفاوت درجات بھي اُن کے خیال میں متمکن تھا متمثل کیا اور اُنھوں نے خواب میں دیکھا که گیارہ ستارے اور سورج اور چاند مجھکو سجدہ کرتے هیں پس اُس کي تعبیر حالت موجودہ میں یہہ تھي که ماں باپ بھائي سب اُن کے فرمان بردار هیں *

سجدہ کے لفظ سے بعض مفسرین نے واقعي سجدہ کرنا مراد لي هے اور بعض نے اطاعت و تواضع جیساکه تفسیر کبیر میں لکھا هے المراد بالسجود نفس السجود او التواضع مگر میں قول ثاني کو ترجیح دیتا هوں گو خواب میں یہہ دیکھنا که سورج اور چاند اور ستارے زمین پر اوتر آئے هیں اور سجدہ کرتے هیں کوئي تعجب کي بات نہیں ـ مگر یہہ روایت که آنحضرت صلعم نے فرمایا که فلاں فلاں ستارے زمین پر اوترے تھے محض بے اصل اور غلط بلکه جھوتي هے *

اِس واقعه کے ایک مدت بعد حضرت یوسف علیه‌السلام کے ماں باپ بھائیوں کا مصر میں جانا اور موافق داب سلطنت کے اداب بجا لانا اور حضرت یوسف علیه‌السلام کا فرمانا که هذا تاویل رویاي من قبل قد جعلها ربي حقا ایک امر اتفاقي تھا کیونکه یہہ بات قرآن مجید سے نہیں پائي جاتي که حضرت یعقوب علیه‌السلام بھي جو نبي تھے اُس خواب سے یہہ سمجھے تھے که حضرت یوسف ایسي منزلت میں پہنچینگے که ماں باپ اور بھائي جاکر اُن کو سجدہ کرینگے ـ اگر قرآن مجید سے اس خواب کي کچھہ تعبیر پائي جاتي هے وہ صرف یہہ هے که حضرت یعقوب نے حضرت یوسف سے کہا که خدا تجھکو حوادث عالم کا مآل تعلیم کریگا اور اپني نعمت تجھپر اور یعقوب کي اولاد پر اِسي طرح پوري کریگا جس طرح که اُس نے ابراهیم اور اسحق پر پوري کي هے ـ اور یہہ تعبیر ایک عام تعبیر هے جو ایک جوان صالح کے عمدہ خواب کي تعبیر میں بیان هوسکتي هے چاند سورج ستاروں کے سجدہ کرنے سے حوادث عالم کے علم کو تعبیر کرنا نہایت پر لطف قیاس تھا *

کل اُس کو ہمارے ساتھ بھیج تاکہ خوب کھاوے اور کھیلے - اور بے شک ہم اُس کے لیئے نگہبان ہیں ⑫

دوسرا اور تیسرا خواب اُن دو جوانوں کا ہی جو حضرت یوسف علیہ‌السلام کے ساتھ قید خانہ میں تھے اُن میں سے ایک نے دیکھا کہ میں شراب چھان رہا ہوں دوسرے نے دیکھا کہ اُس کے سر پر روٹی ہی اور پرند اُس کو کھا رہے ہیں یہہ دونوں شخص کسي جرم کے متہم ہوکر قید ہوئے تھے پہلا شخص جو غالباً ساقي تھا در حقیقت بے گناہ تھا اور اُس کے دل کو یقین تھا کہ وہ بے گناہ قرار پاکر چھوٹ جاویگا وہي خیال اُس کا سوتے میں شراب طیار کرنے سے جو اُس کا کام تھا متمثل ہوکر خواب میں دکھلائي دیا *

دوسرا شخص جو غالباً باورچیخانہ سے متعلق تھا درحقیقت مجرم تھا اور اُس کے دل میں یقین تھا کہ وہ سولي پر چڑھایا جاویگا اور جانور اُس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاوینگے وهي خیال اُس کا سوتے میں روٹي سر پر رکھہ کر لیجانے سے جو اُس کا کام تھا اور پرندوں کا روٹي کو کھانے سے متمثل ہوکر خواب میں دکھائي دیا حضرت یوسف علیہ‌السلام اُس مناسبت طبعي کو جو اُن دونوں خوابوں میں تھي سمجھے اور اُس کے مطابق دونوں کو تعبیر دي اور مطابق واقعہ کے ہوئي *

چوتھا خواب وہ ہی جو خود بادشاہ نے دیکھا تھا کہ سات موٹي تازي گائیں ہیں اُن کو سات دبلي گائیں کھا رہي ہیں اور سات ہري بالیں ہیں اور اور سوکھي *

ملک مصر ایک ایسا ملک ہی جس میں مینہہ بہت ہي کم برسنا ہی دریاے نیل کے چڑھاؤ پر کھیتي ہونے یا قحط پڑنے کا مدار ہی - چڑھاؤ کے موسم میں اگر بائیس فیٹ چڑہ جاوے تو فصل اچھي ہوتي ہی اور چوبیس فیٹ چڑھاؤ میں غرقي ہو جاتي ہی اور اگر صرف اٹھارہ یا ساڑھے اٹھارہ فیٹ چڑھاؤ ہو تو قحط ہو جاتا ہی *

قدیم مصریوں نے دریاے نیل کے چڑھاؤ کے جس پر اچھي فصل کا یا قحط کا ہونا منحصر تھا متعدد جگہہ اور متعدد طرح سے پیمانے بنا رکھے تھے اور اُن کو بہت زیادہ اچھي فصل ہونے یا قحط ہونے کا خیال اور ہمیشہ اُسي کا چرچا رہتا تھا *

مصر میں قحط ہونے کا یہہ سبب بھي ہوتا ہی کہ دریاے نیل کي طغیاني کے چڑھاؤ کے بہاؤ کا رخ اس طرح پر پڑ جاوے کہ زراعت کي زمینیں پاني پھیلنے سے محروم رہ جاویں حضرت یوسف علیہ‌السلام کے زمانہ میں اور اُس سے پہلے بھي دریاے نیل بے اعتدالي کے طور پر بہتا تھا یعني ملک مصر میں اُس کے مناسب اور یکساں بہنے کے لیئے کوئي انتظام نہیں کیا گیا تھا *

قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ

اس زمانہ میں بھی جب کسي ندي یا دریا کا رخ بدلتا معلوم ہوتا ہی تو لوگ اندازہ کرتے ہیں اور آپس میں چرچا کرتے ہیں کہ اتنے دنوں میں دریا اُس طرف بہلے اگیگا اور فلاں طرف کي زمینیں چھوٹ جاوینگي اسي طرح غالبا اُس زمانہ میں مصر کي نسبت اور قحط پڑنے کي نسبت چرچے ہوتے ہونگے اور بادشاہ مصر کو اُس کا بہت خیال رہا ہوگا وہي خیال پیداوار کے زمانہ کا موتي تازي گایوں اور ہري ہري بالوں سے اور قحط کے زمانہ کا دبلي گایوں اور سوکھي بالوں سے متمثل ہوکر فرعون کو خواب میں دکھائي دیا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اُسي حالت کے مناسب تعبیر دي جو مطابق واقع کے ہوئي کما قال الفارابي ان التعبیر ہو حدس من المعبر یستخرج بہ الاصل من الفرع *

اگر عبري توریت کے حساب کو صحیح مانا جاوے تو یہہ قحط سنہ ۲۲۹۶ دنیاوي یعني سنہ ۱۷۰۸ قبل مسیح میں شروع ہوا تھا اور سنہ ۲۳۰۲ دنیاوي یعني سنہ ۱۷۰۲ قبل مسیح میں ختم ہوا تھا *

مصر کا قحط افریقہ کے اکثر حصوں اور بالخصوص یمن میں اور تمام فلسطین میں نہایت شدید تھا مگر یہہ سمجھنا کہ اُن برسوں میں اُن ملکوں میں مطلق کچھہ پیدا نہیں ہوا تھا صحیح نہیں ہی بلکہ جو حال عموماً قحط زدہ ملکوں کا ہوتا ہی ویسا ہی اُن ملکوں کا تھا اور اسي لیئے قرآن مجید میں سبعا شداداً کا لفظ آیا ہی اور شدید قحط میں بھي ہوتا ہي کہ پیداوار اُن ملکوں میں نہایت قلیل ہوتي ہی اور پھر متواتر

يعقوب نے کہا کہ بیشک مجھکو غمگین کرتا هی یہہ تم اُس کو لیجاؤ اور اس سے ڈرتا هوں که اُس کو بھیڑیا کھا جاوے اور تم اُس سے بے خبر هو (۱۳) اُنہوں نے کہا که اگر اُس کو بھیڑیا کھا جاوے اور هم ایک قوي گروہ هیں تو اُس وقت بے شک هم تقصیر وار هیں (۱۴) پھر جب اُس کو لیگئے اور سب کٹھے گئے که اُس کو ڈالدیں گہرے اندھے کنوئیں میں اور هم نے اُس کے پاس (یعنی یوسف کے پاس) وحي بھیجي که البته تو اُن کو جتلاویگا اُنکے اس کام سے اور وہ نه جانتے هونگے (۱۵) اور وہ آئے اپنے باپ کے پاس شام کو روتے هوئے (۱۶) اُنہوں نے کہا اے همارے باپ بے شک هم کرنے لگے ایک دوسرے سے دوڑ میں بڑہ جانا اور هم نے چھوڑا یوسف کو اپنے اسباب کے پاس پھر کھا لیا اُس کو بھیڑئیے نے

قحط هوتا هی اور شدید هوجاتا هی کیونکه غله کا ذخیره موجود نہیں رهتا *

خوابوں کي نسبت اب صرف ایک بحث باقي هی که اگر وهي چیزیں خواب میں دکھائي دیتي هیں جو دماغ میں اور خیال میں جمع هیں تو یہه کیوں هوتا هی که بعضي دفعه یا اکثر دفعه وهي امر واقع هوتا هی جو خواب میں دیکھا گیا هی *

مگر اس باب میں خواب کي حالت اور بیداري کي حالت برابر هی — بہت دفعه ایسا هوتا هی که بیداري کي حالت میں آدمي باتیں سوچتا هی اور اپنے دل میں قرار دیتا هی که یہه هوگا اور وهي هوتا هی یا کسي شخص کو یاد کرتا هی اور وہ شخص آجاتا هی اور بہت دفعه اُس کے مطابق نہیں هوتا پس اُس کي بیداري کے خیال کے مطابق واقعه کا هونا ایک امر اتفاقي هوتا هی — اسي طرح خواب میں بھي جو باتیں وہ دیکھتا هی اور وہ وهي هوتي هیں جو اُس کے دماغ اور خیال میں جمي هوئي هوتي هیں پس کبھي اُن کے مطابق بھي کوئي واقعه اسي طرح واقع هوتا هی جس طرح که بیداري کي حالت میں خیالات کے مطابق واقع هو جاتا هی *

هاں اس میں شبہه نہیں که انبیاء اور صلحاء کے خواب بسبب اس کے که اُن کے نفس کو تجرد فطري و خلقي یا اکتسابي حاصل هوتا هی اُن کے خواب بالکل سچے اور اصلي اور مطابق اُن کي حالت نفس کے هوتے هیں اور اُن سے اُن کے نفس کا تقدس اور متبرک هونا ثابت هوتا هی *

وَ مَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ وَ جَآءُوْا
عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ
اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾
وَ جَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ قَالَ يٰبُشْرٰى
هٰذَا غُلٰمٌ وَ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ
بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ وَ كَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿٢٠﴾
وَ قَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى
اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ
وَ لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ
حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَ رَاوَدَتْهُ
الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ
هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ اِنَّهٗ
لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَ هَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ

اور تو هم پر يقين کرنے والا نهيں اور گو که هم هوں سچے ۱۷ اور ڈال لائے اُس کے کرته پر
جهوٹ مت خون يعقوب نے کہا که (يوسف کا يهه خون نهيں هی) بلکه تمهارے دل نے
تمهارے ليئے ايک بات بنالي هی — پهر صبر اچها هی اور الله سے مدد مانگي گئي هی
اُس پر جو تم بيان کرتے هو ۱۸ اور آيا ايک قافله پهر اُنهوں نے بهيجا اپنے اپنے اگوے کو
(پاني کے ليئے) پهر ڈالا اُس نے اپنا ڈول — بولا آؤ مژده هو — يهه لڑکا هی اور چهپا ليا
اُس کو دولت سمجهه کر اور الله جانتا هی جو کچهه وه کرتے ہے ۱۹ اور اُنهوں نے اُس کو
بيچا بقيمت گنتي کے کهوٹے داموں کے اور وه تهے اُس کي قدر نه پهچاننےوالوں ميں سے ۲۰
اور کہا اُس شخص نے جس نے مصر والوں ميں سے اس کو خريدا تها اپني بيوي سے که
اُس کو عزت سے رکهه شايد که همکو نفع دے يا هم اُس کو بنالیں بيٹا اور اس طرح همنے
رکها يوسف کو اُس ملک ميں اور تاکه هم اُس کو سکهاويں حوادث عالم کے مآل کو اور
الله زبردست هی اپنے کام پر وليکن اکثر آدمي نهيں جانتے ۲۱ اور جب يوسف اپني
جواني کو پهونچا هم نے اُس کو ديا حکم اور علم اور اسي طرح هم بدلا ديتے هيں نيک کام
کرتے والوں کو ۲۲ اور اکاوٹ کي اُس سے (يعني يوسف سے) اُس عورت نے جس کے گهر
ميں وه تها اُس کو (يعني يوسف کو) اپنے آپ کي حفاظت سے ڈگمگا دينے کو اور بند
کرديئے دروازے اور کہا (يوسف سے) آؤ تمهارے ليئے (هوں) — يوسف نے کہا که خدا کي
پناه بے شک وه ميرا مربي هی (يعني مصر والوں ميں سے وه شخص جس نے يوسف کو
خريدا تها اور جس کا ذکر اکيسويں آيت ميں هی) اور عزت سے رکها هی بے شک اسميں
کچهه شک نهيں که فلاح نهيں پاتے ظلم کرنے والے ۲۳ هاں اُس عورت نے اُس کے (يعني
يوسف کے) ساتهه قصد کيا اور يوسف نے اُس عورت کے ساتهه قصد کيا ہوتا اگر نہ

اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَ قَدَّتْ

قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَآءُ

مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا

اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَ هُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾

وَ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَ هُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَ

كُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ

اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ

امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اِنَّا

لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ

اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ

سِكِّيْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ

یہہ ہوتا کہ دیکھي یعني سمجھي اُس نے دلیل اپنے رب یعني مربي کي — ایسا ہوا تاکہ ہم پھیر دیں اُس سے یعني یوسف سے برائي اور بے حیائي کو بیشک وہ ہی ہمارے مخلص بندوں میں سے ۲۴ اور دونوں نے دوڑ کر ایک دوسرے سے پہلے پہونچنا چاہا دروازہ کو (یعني یوسف نے اس لیئے کہ دروازہ کي راہ بھاگ جاوے اور عورت نے اس لیئے کہ اُس کو پکڑ لے اور بھاگنے نہ دے) اور عورت نے پھاڑ ڈالا اُس کا یعني یوسف کا کرتا پیچھے سے (یعني یوسف تو ہاتھہ نہ آئے مگر پیچھے سے اُن کا کرتا ہاتھہ آیا جس کو پھاڑ لیا) اور پایا اُن دونوں نے عورت کے خاوند کو دروازہ کے پاس — عورت نے کہا کیا سزا ہی اُس شخص کي جو ارادہ کرے تیري جورو کے ساتھہ برے کام کا مگر یہہ کہ قید کیا جاوے یا دکھہ دینے والا عذاب (دیا جاوے) ۲۵ یوسف نے کہا اس عورت نے لگاوٹ کي مجھہ سے مجھکو اپنے آپے کي حفاظت سے ڈگمگا دینے کو اور حاضر ہوا ایک حاضر ہونے والا (اُس نے فیصلہ کیا کہ) اگر ہی اُس کا کرتا پھٹا ہوا آگے سے تو وہ ہی سچي اور وہ ہی جھوٹوں میں سے ۲۶ اور اگر ہیٔ اُس کا کرتا پھٹا ہوا پیچھے سے تو وہ ہی جھوٹي, اور وہ ہی سچوں میں سے ۲۷ پھر جب اُس کے خاوند نے دیکھا اُس کے کرتے کو پھٹا ہوا پیچھے سے اُس نے کہا بیشک یہہ ہی تمہارے مکر سے بیشک تمہارا مکر بڑا ہی ۲۸ اے یوسف درگذر کر اسي سے اور اے عورت معافي مانگ اپنے گناہ کي بیشک تو تھي خطا کرنے والوں میں سے ۲۹ اور کہا چند عورتوں نے شہر میں کہ عزیز کي عورت لگاوٹ کرتي ہی اپنے غلام سے اُس کو اپنے آپے کي حفاظت سے ڈگمگا دینے کو بے شک اُس کا دل پھنس گیا ہی محبت سے بیشک ہم دیکھتي ہیں اُس کو علانیہ گمراہي میں ۳۰ پھر جب عزیز مصر کي عورت نے سنیں اُن کي مکر کي باتیں اُن کے پاس بلاوا بھیجا اور طیار کي اُن کے لیئے دعوت اور دي اُن میں سے ہر ایک کو چھري اور کہا (یوسف کو) نکل آ ان کے سامنے پھر جب اُن عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو اُس کو بڑا جانا اور کاٹ لیئے

أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا إِنْ هٰذَآ إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ

ولقد همت به و هم بها — کي نسبت مفسرين نے بہت لمبي لمبي دور ازکار بحثيں کي هيں — کہيں اس اپر بحث هی کہ "هم بها" کے لفظ سے حضرت يوسف سے گناه صادر هوا يا نہيں — کہيں اسپر بحث هی کہ رويت برهان سے کيا مراد "پهر ايک روايت کہي جاتي هی کہ حضرت يعقوب کي صورت دانتوں ميں انگلي کاتتے هوئے دکهائي دي ايک روايت بتائي جاتي هی کہ مکان کي چهت پر کچهه الفاظ لکهے هوئے دکهائي ديئے اسيطرح کي بهت سي بے فائده و بيهوده باتيں تفسيروں ميں لکهي هيں اور انپر جرح وقدح و تعديل و تصويب کي هی — مگر قرآن مجيد کا مطلب بہت صاف هی البتہ کسيقدر قواعد نحو کے مطابق اسپر بحث هوسکتي هی اگرچه همارے نزديک اخفش و سيبويه يا بصريين و کوفيين کے مستنبطه قواعد نحو سے قرآن مجيد کو جکڑنا اور اسپر جرح محض غلط و نا واجب هی کيونکه کتنا هي استقراء کيا جاوے کسي زبان کے تمام محاورات و طرز ادا اور ايڈيم کا استقراء نہيں هوسکتا ليکن هم اول اصلي و صاف معاني قرآن مجيد کے بيان کر کے بقدر ضرورت مسئله نحوي پر بهي بحث کرينگے •

پہلي آيت ميں خدا نے فرمايا تها کہ اس عورت نے مکان کے دروازے بند کرديئے اور يوسف سے کہا کہ آؤ ميں تيرے ليئے هوں يعني حضرت يوسف سے فحش کي خواهش کي حضرت يوسف نے کہا خدا کي پناه يعني انکار کيا — اور يهه دليل پيش کي کہ جس نے مجهکو گهر ميں رکها هی يعني اس عورت کا شوهر وه ميرا رب يعني مربي هی اور مجهکو عزت سے رکها هی اور ظلم کرنے والے فلاح نہيں پاتے •

اب دوسري آيت ميں جو لفظ "وهم بها" کا هی اس کے يهه معني کہ حضرت يوسف نے اس عورت سے فحش کا قصد کيا يا ان کے دل ميں اس کا اراده آيا کسي طرح صحيح نہيں هوسکتے کيونکه پہلي آيت ميں صاف اس کام سے انکار بطور نص قطعي بيان هوچکا هی اور اس ليئے ضرور هی کہ "هم بها" کے معني عدم وقوع "هم" کے هوں پس هم بها لولا کي جزا هی اور جزا بسبب اهم اور مقصود بالذات هونے کے شرط پر مقدم هوگئي هی — اس ليئے دوسري آيت کے صاف معني جو نص قرآني سے پائے جاتے هيں يهه هيں کہ "اگر يوسف نے دليل اپنے رب کي نہ ديکهي هوتي" يعني نہ سمجهي هوتي تو يوسف نے اس کے ساتهه

اپنے هاتهه اور کہنے لگیں کہ حاشا للہ خدا کی قسم یہہ انسان نہیں ہی مگر بزرگ فرشتہ (۳۲) عزیز مصر کی عورت نے کہا کہ یہہ وہی ہی کہ جس کی بابت تم مجھکو ملامت کرتی ہو

قصد کیا ہوتا پس قرآن مجید سے فحش کا قصد کرنا یا اُس کا ارادہ دل میں آنا حضرت یوسف کی نسبت بیان نہیں ہوا ہی *

رویت کا لفظ آنکھہ سے ہی دیکھنے پر مخصوص نہیں ہی بلکہ دل میں جو بات یقین اور استحکام سے آجاتی ہی اُس پر بھی رویت کا اطلاق ہوتا ہی — اس آیت میں جو لفظ "رأ" کا ہی اُس کی نسبت بھی تفسیر کبیر میں آنکھہ سے دیکھنے کے معنی نہیں بیان ہوئے ہیں بلکہ اُس رویت قلبی کے معنی لیئے ہیں جو انبیاء و صلحاء کو منکرات پر اقدام کرنے سے روکتی ہی *

فالمراد بالرؤیة حصول تلک الاخلاق (یعنی تطہیر نفوس الانبیاء) و تذکیر الاحوال الرادعة لہم عن الاقدام علی المنکرات — (تفسیر کبیر)

فلہم عبارة عن جواذب الطبیعة ورؤیة البرهان عبارة عن جواذب العبودیة — (تفسیر کبیر)

اب یہہ بات غور طلب ہی کہ "برهان ربه" سے کیا مراد ہی — تعجب ہی کہ تمام مفسرین نے پہلی آیت میں جو لفظ "ربی" ہی اُس سے وہ شخص مراد لیا ہی جس نے حضرت یوسف کو خرید کر اپنے گھر میں رکھا تھا اور پرورش کیا تھا اور دوسری آیت میں جو لفظ "ربه" ہی اُس سے خدا مراد لیا ہی جس کے لیئے کوئی قرینہ نہیں ہی بلکہ بلحاظ سیاق پہلی آیت کے دوسری آیت میں بھی وہی شخص مراد ہی جو پہلی آیت میں تھا *

اب معنی آیت کے اور لفظ "برهان" کے بالکل صاف ہیں یعنی اگر یوسف نے یہہ دلیل نہ سمجھی ہوتی کہ جس نے اپنے گھر میں مجھکو رکھا ہی اور میرا رب یعنی مربی یا پرورش کرنے والا ہی اُس کی عورت کے ساتھہ فحش ظلم ہی اور ظلم کرنے والے فلاح نہیں پاتے تو یوسف نے اُس کے ساتھہ قصد کیا ہوتا *

اب رہی یہہ بحث کہ "لولا" جنپر بطور شرط کے واقع ہو تو جزا کا اُس پر مقدم کرنا بموجب قواعد مستنبطہ نحو جائز ہی یا نہیں اُس کی نسبت تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ ہم اسبات کو نہیں مانتے کہ حضرت یوسف نے اُس عورت کے ساتھہ قصد کیا تھا کیونکہ

لا نسلم ان یوسف علیہ السلام ہم بہا والدلیل علیہ انہ تعالی قال و ہم بہا لولا ان راء برهان

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ (۳۲)

ربه و جواب لولا ههنا مقدم و هو كما يقال — قد كنت من الهالكين لولا ان فلانا خلصك — (تفسير كبير)

خدا نے کہا هی که اُس کے ساتھہ قصد کیا هوتا اگر ندیکھتا دلیل اپنے پروردگار کي — اس جگہہ جواب لولا کا مقدم هی ، اور اُس کي ایسي مثال هی که کوئي کهے که تو هوتا مرے هوؤں میں سے اگر نه فلاں شخص تجهکو بچاتا *

اس پر زجاج کا اعتراض نقل کیا هی اُس کا اعتراض یهه هی که ' لولا ' کا جواب پہلے لانا شاذ هی اور کلام فصیح میں موجود نہیں هی *

اس کا جواب اُنہوں نے یهه دیا هی که جواب ' لولا ' کا موخر لانا بہتر هی مگر مقدم لانا ناجائز نہیں هی اور جواب ' لولا ' کے مقدم آنے پر سورۂ قصص کي اس آیت سے سند لي هی — موسی کي ماں کا دل بے صبر هوگیا قریب تها که اُس کو ظاهر کردیوے اگر هم نے نه باندھ رکھي هوتي اُس کے دل پر *

واصبح فواد ام موسى فارغا ان كادت لتبدي به لولا ان ربطنا على قلبها لتكون من المؤمنين (سورة قصص) —

اسپر زجاج کا دوسرا اعتراض نقل کیا هی که ' لولا ' کا جواب بغیر لام کے نہیں آتا اگر ' هم بها ' ' لولا ' کا جواب هوتا تو یوں کہا جاتا — ولقدهمت به ولهم بها لولا ان رأبرهان ربه *

اس کا جواب یهه دیا هی که ' لولا ' کا جواب لام کے ساتھہ آتا هی مگر اس سے یهه لازم نہیں آتا که بغیر لام کے لانا جائز نہیں هی *

اس کے بعد تفسیر کبیر میں لکھا هی که ' لولا ' جواب چاهتا هی اور یهه یعني ' وهم بها ' اُس کا جواب هوسکتا هی پھر ضرور هی که وه اُس کا جواب هو — یهه بات کھلني نہیں چاهیئے که هم اُس کے جواب کو مضمر مانلیں اور بہت جگہہ قرآن میں جواب کو چهوڑ دیا جاتا هی کیونکه هم کہتے هیں که اس بات میں که قرآن میں جواب چھوڑ دیا گیا هی کچھه جهگڑا نہیں هی مگر اصلي بات یهه هی که جواب کا محذوف هونا نہیں چاهیئے صرف اُسي جگہہ اُس کا حذف کرنا یا چھوڑنا بہتر هوتا هی جبکه لفظ میں ایسي دلالت پائي جاوے که اُس سے وه جواب محذوف متعین هوجاوے اور اگر اس جگہہ هم جواب کو محذوف مانیں تو لفظ میں کوئي دلالت ایسي نہیں هی جو جواب محذوف کو متعین

اور بیشک میں نے اُس سے اکاوٹ کي اُس کو اپنے آپ کي حفاظت سے ڈگمگانے کو پھر وہ بچا رہا اور اگر وہ نہ کریگا جو میں اُس کو کہتي ہوں تو وہ ضرور قید کیا جاویگا اور البتہ ہوگا چھوٹے ہیوں میں سے ۳۲

کردے اور اس جگہہ بہت سے جواب مضمر ہوسکتے ہیں اور ایک کو باقیوں سے بہتر سمجھنے کي دلیل نہیں ہی — انتہی *

صاحب تفسیر کبیر نے اس بات کي کوئي مثال نہیں دي کہ ' لولا ' کا جواب بغیر لام کے بھي آیا ہی مگر قرآن مجید میں متعدد اس کي مثالیں ہیں سورہ نور میں ہی — و لولا فضل اللہ علیکم و رحمتہ مازکی منکم من احد ابدا (آیت ۲۱)— اور سورہ واقعہ میں ہی فلولا ان کنتم غیر مدینین ترجعونہا ان کنتم صادقین (آیت ۸۵ و ۸۶) اور اس شعر زمانہ جاہلیت میں بھي جواب ' لولا ' کا بغیر لام کے آیا ہی اور وہ شعر یہہ ہی :—

ولولا الغني رجل حرام * ھصرت قرونہا ولثمت فاھا

اور فرزدق نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کي شان میں کہا ہی —

ماقال لاقط الافي تشہدہ * لولا التشہد کانت لاؤہ نعم

اگرچہ ان آیتوں اور شعروں میں ' لولا ' کا جواب مؤخر ہی مگر جبکہ اُس کا جواب بحالت مؤخر ہونے کے بغیر لام کے آیا ہی تو کوئي وجہہ نہیں ہی کہ بحالت مقدم ہونے کے بغیر لام کے نہ آوے چنانچہ ہم اس کي مثال بھي پیش کرینگے *

بلاشبہہ صاحب تفسیر کبیر نے نہایت عمدہ طریق پر بیان کیا ہی کہ ' وہم بہا ' جواب مقدم ہي ' لولا ' کا لیکن ہم مختصر طور پر یہہ بات کہتے ہیں کہ خود قرآن مجید سے ثابت ہی کہ ' وہم بہا ' جواب مقدم ہی ' لولا ' کا کیونکہ پہلي آیت سے کسي قسم کے ' ہم ' یعني قصد سے انکار بیان ہوچکا ہی — تو دوسري آیت میں ہر قسم کے ' ہم ' یعني قصد کي نفي ہوني چاہیئے اور اُس کي نفي نہیں ہوتي جب تک کہ ' وہم بہا ' کو ' لولا ' کا جواب مقدم نہ قرار دیا جاوے پس نص قرآني سے ثابت ہی کہ ' ہم بہا ' جواب مقدم ' لولا ' کا ہی *

ہم اسیقدر پر اکتفا کرنا نہیں چاہتے بلکہ بیان کرتے ہیں کہ عرب کے اشعار میں بغیر لام کے بھي لولا کا جواب مقدم آیا ہی امرأ القیس کہتا ہی *

یغالین فیہ الجزء لولا ہواجر * جنادبہا صرعي لہن قصیص

غلو کرتیں وہ اُونٹنیاں قناعت کرنے میں پاني سے چارہ پر اگر ایسي دوپہر نہوتي جس

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِّنَ الْجَاهِلِينَ ﴿۳۳﴾

میں تتلیاں زمین پر گري پڑي هیں اور وہ چر چر بول رهي هیں گویا بهنے کي وہ چر چراهٹ هی *

زهیر جو بہت مشہور اور قدیم شاعر زمانہ جاهلیت کا هی کہتا هی —

المجد في غیرهم لولا ماثرہ * و صبرہ نفسہ والحرب تستعر

بزرگي اُس کے سوا اوروں میں هوتي اگر نہوتي اُس کي یعني ممدوح کي خوبیاں اور استقلال نفس ایسي حالت میں کہ لڑائي بهڑک رهي هی *

(شهد شاهد) شاهد کا لفظ زیادہ تر گواہ کے معنوں میں مستعمل هی مگر ایسے گواہ پر جس نے اُس واقعہ کو جس کا وہ گواہ هی بچشم خود دیکها هو اس لیئے قرآن مجید کے مترجموں نے اس کا ترجمہ کیا هی (گواهي داد گواهے) اور اُردو میں ترجمہ کیا هی (گواهي دي گواہ نے) مگر یہہ ترجمہ صریح غلط هی کیونکہ اگر ' شاهد ' کے معني گواہ کے لیئے جاویں تو اُس کي گواهي " ان کان قمیصہ قدمن قبل الی آخرہ " هوگي اور صاف ظاهر هی کہ وہ گواهي نہیں هی بلکہ وہ ایک واقعہ کي نسبت حکم یا فیصلہ هی پس خود سیاق قرآن ان معنوں سے جو مترجموں نے اختیار کیئے هیں انکار کرتا هی اسي لیئے اُس تفسیر کے مصنف نے جو تفسیر ابن عباس کے نام سے مشہور هی " شهد شاهد " کي تفسیر میں لکها هی ' حکم حاکم ' شاهد سے حاکم مراد لینا گو سیاق قرآن کے مناسب هو مگر لفظ کي دلالت سے بہت بعید هی *

شهد اور شاهد کا لفظ جیساکہ گواہ کے معنوں میں مستعمل هی اُس سے زیادہ حاضر اور موجود هونے کے معنوں میں مستعمل هی پس صحیح ترجمہ اُن لفظوں کا وہ هی جو هم نے اختیار کیا هی کہ (حاضر هوا حاضر هونے والا) یعني اُس تنازع کے وقت جو اُس عورت اور حضرت یوسف میں هوا ایک شخص آیا اور اُس نے یہہ فیصلہ کیا کہ " ان کان قمیصہ قد من قبل الخ " *

اب اس بات پر بحث هی کہ وہ شاهد کون تها — تفسیر کبیر میں متعدد روایتیں اس کي نسبت لکهي هیں جو اُسي قسم کي هیں جیسیکہ بے سروپا روایتیں تفسیروں

انہ کان لہا ابن عم وکان رجلا حکیما واتفق في ذالک الوقت انہ کان مع الملک یرید ان یدخل

يوسف نے کہا اے میرے پروردگار قید خانہ مجھے زیادہ پیارا ہی اُس بات سے جو وہ مجھہ سے چاہتي ہیں — اور اگر تو نہ پھیریگا مجھہ سے اُن کا مکر (تو مجھے خوف ہی) میں جھک جاؤنگا اُن کي طرف اور ہو جاؤنگا جاہلوں میں سے ۳۳

علیہا فقال قد سمعنا الجلبة من وراء الباب وشق القمیص الا انا لاندري ایکما قدام صاحبہ فان کان شق القمیص من قدامہ فانت صادقة والرجل کاذب و ان کان من خلفہ فالرجل صادق و انت کاذبة فلما نظروا الی القمیص وراؤا الشق من خلفہ قال ابن عمہا انہ من کید کن ان کید کن عظیم اے من عملکن ثم قال لیوسف اعرض عن ھذا واکتمہ و قال لہا استغفري لذنبک و ھذا قول طائفة عظیمة من المفسرین (تفسیر کبیر)

میں ہوتي ہیں — مگر وہ روایت جس پر ایک گروہ مفسرین کو اتفاق ہی اس قابل ہی کہ اُس پر اعتماد کیا جاوے اور وہ یہہ ہی کہ اُس عورت کا ایک چچا زاد بھائي تھا اور وہ ایک حکیم آدمي تھا اتفاق سے اُس وقت وہ بادشاہ کے ساتھہ تھا اور اُس عورت کے پاس جانے والا تھا اُسنے کہا کہ میںنے دروازہ سے ورے کھینچا تاني اور آواز قمیص پھٹنے کي سني مگر میں نہیں جانتا کہ تم دونوں میں سے کون آگے تھا — پس اگر کرتا آگے سے پھٹا ہو تو تو سچي ہی اور وہ شخص جھوٹا ہی اور اگر پیچھے سے پھٹا ہو تو وہ شخص سچا ہی اور تو جھوٹي ہی — پھر جب قمیص کو دیکھا اور معلوم ہوا کہ وہ پیچھے سے پھٹا ہی تو اُس عورت کے چچا زاد بھائي نے کہا کہ بیشک یہہ تمہارا مکر ہی اور بیشک تمہارا مکر بڑا ہی — یعني یہہ تمہارا کام ہی — پھر اُس نے یوسف سے کہا کہ اس سے درگذر کرو اور اس کو پوشیدہ رکھو اور اُس عورت سے کہا کہ تو معافي مانگ اپنے گناہ سے — یہہ قول ہی ایک گروہ عظیم کا مفسرین میں سے " پس یہہ روایت ایسي ہی کہ اُس کو تسلیم کیا جاسکتا ہی اور اس روایت سے بھي معلوم ہوتا ہی کہ شہد شاہد کا لفظ بمعني گواہ کے نہیں آیا بلکہ ایسے شخص کي نسبت آیا ہی جو وہاں حاضر تھا *

اُنتیسویں اور تیسویں آیت کے اکثر الفاظ نہایت غور طلب ہیں اور مفسرین نے بلاشبہہ اُن پر غور کي ہی اور اپني سمجھہ کے موافق اُن کي تفسیر بیان بھي کي ہی مگر تشفي کے قابل نہیں ہی خصوصا اس وجہہ سے کہ وہ تفسیر نا معتمد روایتوں پر مبني ہی ہم چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہوسکے خود قرآن مجید کي دوسري آیتوں سے اُن کي تفسیر سمجھیں *

اُن آیتوں میں ہی کہ جب شہر کي عورتوں نے حضرت یوسف کے ساتھہ عزیز مصر

فاستجاب له ربه فصرف عنه كيدهن انه هو السميع العليم ﴿۳۴﴾

کي عورت کے عشق کا چرچا کیا اور کہا کہ وہ علانیہ گمراهي میں هی اور جب عزیز مصر کي عورت نے اُن کا چرچا کرنا سنا تو اُن کو دعوت میں بلایا جس میں حضرت یوسف بهي موجود هوئے — مفسرین لکهتے هیں کہ وہ چار پانچ عورتیں تهیں ایک عزیز مصر کے شراب پلانے والے کي عورت — دوسري اُسکي روٹي پکانے والے یعني داروغہ باورچیخانہ کي عورت — تیسري افسر جیلخانہ کي عورت — چوتهي داروغہ اصطبل کي عورت — پانچویں حاجب یعني افسر منتظم دربار کي عورت ●

ان آیتوں میں جو الفاظ قابل غور هیں منجملہ اُن کے ایک لفظ " بمکرهن " هی یعني جب عزیز مصر کي عورت نے اُن عورتوں کا چرچا کرنا سنا تو اُس کو بلفظ بمکرهن سے تعبیر کیا پس غور کرنے کي بات هی کہ اُن کے اس چرچے کو کیوں اس لفظ سے تعبیر کیا — تفسیر کبیر میں اور اسیطرح اور تفسیروں میں لفظ " بمکرهن " کي تفسیر بقولهن کي هی پهر اس پر بحث کي هی کہ اُن کے قول کو مکرکے لفظ سے کیوں تعبیر کیا هی — تفسیر کبیر میں اس کي تین وجہیں لکهي هیں جو صحیح نہیں معلوم هوتیں ●

اول یہہ کہ — اس چرچہ سے اُن کا مطلب یہہ تها کہ عزیز مصر کي عورت همکو بهي یوسف کو دکها دے — مگر یہہ کسقدر بعید از عقل هی کہ اُن عورتوں نے جو عزیز مصر کے محل میں آنے جانے والي اور اُس کے افسروں کي عورتیں تهیں اور حضرت یوسف بهي وهیں رهتے تهے اور اُنهوں نے اُن کو کبهي ندیکها هو ●

دوسرے یہہ کہ عزیز مصر کي عورت کے عشق کا راز اُن کو معلوم تها مگر اُس کے چهپانے کو کہا تها جب اُنهوں نے اُس کا چرچا کیا تو یہہ دغا بازي و مکر هوا — تسلیم کرو کہ دغابازي اور خلاف وعدگي هوئي راز داري نہوئي مگر اُس میں مکر کیا هوا ●

تیسرے یہہ کہ اُنهوں نے عزیز مصر کي عورت کي پوشیدہ پوشیدہ غیبت کي جو مکر کے مشابہ تهي اس ترجمہ کا بودا پن خود اُس سے ظاهر هی اب هم قرآن مجید هي سے ثابت کرتے هیں کہ اُن عورتوں نے جو چرچا کیا اُس پر مکر کا کیوں اطلاق کیا — قرآن مجید کي اور آیتوں سے جن کا هم ذکر کرینگے معلوم هوتا هی کہ وہ عورتیں خود حضرت یوسف کے عشق میں مبتلا تهیں اور حضرت یوسف کو اپني طرف ملتفت کرنا چاهتي تهیں اور ظاهر میں عزیز مصر کي عورت کو یوسف کے عشق پر ملامت کرتي تهیں اور اس لیئے اُن کے اُس چرچے اور ملامت کرنے کو اُنکے مکر سے تعبیر کیا هی — اور اس سے ظاهر هوتا

پھر قبول کي اُس کي دعا اُس کے پروردگار نے پھر پھیر دیا اُس سے اُن کا مکر بیشک وہ سننے والا ھی جاننے والا ۳۴

ھی کہ وہ عورتیں معہ عزیز مصر کي عورت کے اُس عشق بازي میں شریک تھیں اور ایک کو دوسرے کا حال معلوم تھا اور اسي سبب سے عزیز مصر کي عورت نے اُنکي بات چیت کو مکر سے تعبیر کیا اور بسبب راز دار ھونیکے یوسف کی دعوت میں اُنکو بلایا اور سب نے ملکر حضرت یوسف کو فحش کے ارتکاب پر مجبور کرنا یا اُنکو کسي جرم کے حیلہ میں پھسانا چاھا تھا کیونکہ حضرت یوسف پہلے جرم کے اتہام سے بري ھوچکے تھے — اور وہ مجلس جسمیں حضرت یوسف اور وہ عورتیں بلائي گئي تھیں دعوت کي تھي جس میں متعدد قسم کے کھانے تھے اور اُن کے کاٹنے کے لیئے ھرایک کو چھري بھي دي گئي تھی چنانچہ تفسیر کبیر اور نیز تفسیر موسوم بابن عباس میں لکھا ھی کہ وہ عورتیں دعوت میں بلائي گئي تھیں اور پھل کاٹنے یا گوشت کاٹنے کو چھریاں اُنکو دي تھیں اور وہ گوشت کو چھري سے کاٹ کر کھاتے تھے — مگر اُن عورتوں نے صرف حضرت یوسف کو جرم میں پھسانے کے لیئے خود دانستہ اپنے ھاتھہ کاٹ لیئے اوراسي جرم کے اتہام میں اُنکو قید خانہ میں بھیجا *

حاصل الکلام انها دعت اولٰئک النسوة و اعتدت لکل واحدة منهن سکینا اما لاجل اکل الفاکهة اولاجل قطع اللحم (تفسیر کبیر) —
واتت (اعطت) کل واحدة منهن سکینا — تقطع بها اللحم لانهم کانوا لایاکلون الا مایقطعون بسکاکینهم (تفسیر ابن عباس) —

اب اس مطلب کو هم قرآن مجید کي آیتوں سے ثابت کرتے ھیں — جب بادشاہ نے خواب کي تعبیروں کو جو حضرت یوسف نے دي تھیں سنکر کہا کہ حضرت یوسف کو قید خانہ سے لاؤ تو جو شخص لینے آیا تھا اُس سے حضرت یوسف نے کہا کہ تو پھر جا اپنے مالک کے پاس اور اُس سے پوچھہ کہ کیا حال ھی اُن عورتوں کا جنھوں نے اپنے ھاتھہ کاٹے تھے بے شک میرا رب یعني وہ جس نے میري پرورش کي ھی اُن کے مکر کو جانتا ھی — اس آیت سے ظاھر ھوتا ھی کہ اُنھوں نے اپنے ھاتھہ خود مکر کرنے کے لیئے کاٹے تھے *

فارجع الی ربک فسئله مابال النسوة التي قطعن ایدیهن ان ربي بکیدهن علیم (آیت ۵۰)

اُس پر بادشاہ نے یا عزیز مصر نے اُن سے پوچھا کہ تمھاري کیا حالت تھي جب کہ تم نے اکلوتي کي یوسف سے اُس کو اپنے آپے کي حفاظت سے ڈگمگا دینے کو اُن عورتوں نے کہا دھائي خدا کي هم نے یوسف میں کوئي برائي

قال ما خطبکن اذ راودتن یوسف عن نفسه قلن حاش لله ما علمنا علیه من سوء — (آیت ۵۱)

ثم بدالهم من بعد ما راوا الايت

تھیں جاتي - اس آیت سے صاف ظاهر هی کہ جس طرح عزیز مصر کي عورت نے حضرت یوسف سے اگاوٹ کي باتیں کي تھیں وهي حال اُن عورتوں کا تھا جنھوں نے دانستہ مکر کرنے کے لیئے اپنے هاتھہ کاٹ لیئے تھے *

تفسیر کبیر میں بادشاہ کے اس قول کي نسبت "اذراودتن یوسف عن نفسہ" دو احتمال لکھے هیں ایک یہہ کہ اگرچہ راودتن صیغہ جمع کا هی لیکن اُس سے مراد واحد هی یعني وهي عورت عزیز مصرکي - مگر یہہ احتمال محض غلط هی اول تو اس لیئے کہ صیغہ جمع سے واحد مراد لینے کي کوئي وجہ نہیں دوسرے یہہ کہ بادشاہ نے حضرت یوسف کے پیغام پر یہہ سوال کیا تھا اور حضرت یوسف

ان قولہ اذراودتن یوسف عن نفسہ و ان کانت صیغة الجمع فالمراد منہا الواحدة کقولہ تعالی الذین قال لہم الناس ان الناس قد جمعوا لکم (والثاني) ان المراد منہ خطاب الجماعة ثم ههنا وجہان (الاول) ان کان واحدة منہن راودت یوسف عن نفسہا - (والثاني) ان کل واحدة منہن راودت یوسف لاجل امراة العزیز -

نے صاف کہا تھا کہ اُن عورتوں کا کیا حال هی جنھوں نے اپنے هاتھہ کاٹ لیئے تھے پس اُنھي عورتوں سے بادشاہ نے 'اذراودتن یوسف عن نفسہ' کہہ کر سوال کیا پس تحقیق معلوم هوا کہ وہ صیغہ جمع کا اُن عورتوں کي نسبت بولا گیا هی جو تعداد میں چار پانچ تھیں پھر اُس سے واحد مراد لینا خلاف واقع اور خلاف حقیقت هی - دوسرا احتمال یہہ لکھا هی کہ اُس سے گروہ عورتوں کا مراد هی خواہ اُنمیں سے هرایک نے حضرت یوسف کو خود اپنے ساتھہ فحش کرنے کي لگاوٹ کي هو خواہ عزیز مصر کي عورت کے ساتھہ مگر گو یہہ احتمال اُس تفسیر کا موید هی جو هم نے بیان کي هی مگر اس احتمال میں بھي جو دو شقیں بیان هوئي هیں اُن میں سے هم پہلي شق کو ترجیح دیتے هیں کیونکہ وہ زیادہ تر الفاظ قران کے مناسب هی *

ان آیتوں کے بعد کي آیت میں جو عزیز مصر کي عورت کا یہہ قول هی کہ یہہ وهي شخص هی جس کي بابت تم مجھکو ملامت کرتي هو - اس کي تفسیر میں مفسرین نے

قالت فذلکن الذي لمتنني فیہ (آیت ۳۲)

لکھا هی کہ اُن کي ملامت یوسف کے ساتھہ عشق رکھنے کي تھي - مفسرین نے اس واقعہ کي صورت اس طرح سمجھي هی کہ اُن عورتوں نے حضرت یوسف کو کبھي نہیں دیکھا تھا اور عزیز مصر کي عورت نے اُن کو دعوت میں بلایا کہ جب وہ یوسف کے حسن و جمال کو

اس کے بعد پیدا ہوئي اُن کے لیئے بعد اُس کے کہ دیکھیں اُنھوں نے نشانیاں

دیکھیں گي تو ملامت نہیں کرنے کیں جب اُنھوں نے دفعتا حضرت یوسف کو دیکھا تو اُن کے حسن و جمال کے سبب اُن کو ہوش نرھا اُنھوں نے بجاے گوشت یا میوہ کے اپنے ہاتھہ کاٹ لیئے اور کہا کہ یہہ تو انسان نہیں ہی بلکہ فرشتہ ہی — اُس وقت عزیز مصر کي عورت نے کہا کہ یہہ وہي ہی جس کے عشق کي بابت تم مجھکو ملامت کرتي ہو *

مگر جس طرح کہ ہم نے قرآن مجید کي ایک آیت کي دوسري آیت سے تفسیر بیان کي ہی اُس سے صورت واقعہ اُس کے برخلاف ہی جو مفسرین نے نکالي ہی بلکہ صورت واقعہ یہہ تھي کہ اُن عورتوں کي ملامت اس بات پر تھي کہ عزیز مصر کي عورت جو بہت اعلی درجہ کي ہی ایک اپنے غلام پر اس طرح فریفتہ ہو جاوے اور وہ اُس پر ملتفت نہو — پس اُس مجلس دعوت میں جب اُن عورتوں نے بھي ہر طرح سے حضرت یوسف کي خوشامد اور اُن سے لگاوٹ کي اور آخر کار اُن کو دھمکانے اور ڈرانے اور مجرم ٹھہرانے کے لیئے اپنے ہاتھہ بھي کاٹ لیئے اور جب بھی حضرت یوسف فحش کے مرتکب نہوئے تو اُن عورتوں نے کہا کہ یہہ تو انسان نہیں ہی بلکہ ایک بزرگ فرشتہ ہی کہ کسي طرح داوں میں نہیں آیا — اُس پر عزیز مصر کي عورت نے کہا کہ یہہ وہي ہی جس کي بابت تم مجھکو ملامت کرتي ہو کہ میں تو اُس پر فریفتہ ہوں اور وہ مجھہ پر ملتفت نہیں ہوتا اس کے بعد عزیز مصر کي عورت کا یہہ کہنا کہ میں نے اُس سے لگاوٹ کي اُس کو اپنے

ولقد راودتہ عن نفسہ فاستعصم و لئن لم یفعل ما آمرہ لیسجنن ولیکونا من الصاغرین (آیت ۳۲)

آپ کي حفاظت سے ڈگمگانے کو مگر وہ نہیں ڈگمگایا اور بچا رہا اور اگر وہ نہ کریگا جو میں اُس کو کہتي ہوں تو وہ ضرور قید کیا جاویگا اور البتہ ہوگا چھوٹ بھیوں میں سے اُس پر

حضرت یوسف کا یہہ کہنا کہ " اے میرے خدا قید خانہ مجھے زیادہ پیارا ہی اُس بات سے

قال رب السجن احب الي مما تدعونني الیہ — (آیت ۳۳)

جو وہ مجھہ سے چاہتي ہیں " بالکل موید و مثبت اُس واقعہ کا ہی جو ہم نے بیان کیا ہی پس ان تمام آیتوں کے ملانے سے اس واقعہ

کي وہي تصویر سامنے آجاتي ہی جو ہمنے بیان کي ہی *

(ثم بدالہم من بعد ما رأوالایات) اس میں کچھہ شبہہ نہیں ہوسکتا کہ حضرت یوسف کے قید میں بھیجنے کا ارادہ مجلس دعوت کے بعد پیدا ہوا پس سوال یہہ ہی کہ کیوں

لَيَسْجُنُنَّهُ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ قَالَ اَحَدُ
هُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ
رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ
قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ
لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ
اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ

میں بھیجنے کی بنیاد وہی پہلا واقعہ تھا جس میں کرتا پھٹا تھا یا اور کوئی نیا امر پیدا ہوا ہمارے نزدیک عورت کے جلسہ میں اُن عورتوں کا مکر سے ہاتھ کاٹ لینا ایک نیا واقعہ حضرت یوسف کو قید میں بھیجنے کا پیدا ہوا لیکن مفسرین اُس پہلے ہی واقعہ کو قید کا سبب قرار دیتے ہیں بہر حال یہہ ایک ایسا خفیف امر ہی جس میں زیادہ بحث کی ضرورت نہیں مگر تفسیر کبیر میں جو کچھہ اُس کی نسبت لکھا ہی اُس کو اس مقام پر نقل کردینا مناسب معلوم ہوتا ہی

اعلم ان زوج المراة لما ظهر له براة ساحة يوسف عليه السلام فلاجرم لم يتعرض له فاحتالت المراة بعد ذالک لجميع الحيل حتى تحمل يوسف عليه السلام على موافقتها على مرادها فلم يلتفت يوسف اليها فلما ايست منه احتالت في طريق اخر و قالت لزوجها ان هذا العبد العبراني فضحني في الناس يقول لهم اني راودته عن نفسه و انا لا اقدر على اظهار عذري فاما ان تاذن لي فاخرج واعتذر و اما ان تحبسه كما حبستني

چنانچہ تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ ' جب عورت کے شوہر کو حضرت یوسف کی پاکدامنی معلوم ہوئی تو اُس نے حضرت یوسف سے کچھہ تعرض نہیں کیا پس عورت نے اس کے بعد ہر طرح کے حیلے کیئے تاکہ یوسف اُس کے ڈھب پر چڑہ جائیں — لیکن وہ بالکل ملتفت نہوئے پس جب وہ مایوس ہوگئی تو ایک اور طریقہ نکالا اور اپنے شوہر سے کہا کہ اس

که قید کریں یوسف کو ایک مدت تک (٣٥) اور داخل ہوئے اُس کے ساتھہ قید خانہ میں دو جوان ایک نے اُن دونوں میں سے کہا کہ بیشک میں دیکھتا ہوں اپنے کو کہ نچوڑتا ہوں شراب کو (یعني انگوروں کو) اور دوسرے نے کہا کہ بیشک میں دیکھتا ہوں اپنے کو کہ اُٹھائي ہوں میں اپنے سر پر روٹیاں اُس میں سے پرند کھاتے ہیں بتا ہمکو اس کي تعبیر بیشک ہم دیکھتے ہیں تجھکو نیک لوگوں میں سے (٣٦) یوسف نے کہا کہ نہ آنے پاویگا تمہارے پاس کھانا کہ وہ دیا جاتا ہی مگر بتاؤنگا میں تم دونوں کو اُس کي تعبیر اس سے پہلے کہ تعبیر کا مصداق تمہارے پاس آوے یہہ ہی تمہارے لیئے اُس چیز سے کہ سکھایا ہی مجھکو میرے پروردگار نے بیشک میںنے چھوڑ رکھا ہی (یعني کبھي پیروي نہیں کي) اُن لوگوں کے دین کي جو نہیں ایمان لاتے اللہ پر اور وہ آخرت سے بھي منکر ہیں (٣٧) اور تابعداري کي میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کے دین کي اور نہیں ہی ہمارے لیئے که ہم شریک کریں اللہ کے ساتھہ کوئي چیز

فعندی ذلک وقع في قلب العزیز ان الاصلح حبسہ حتی یسقط عن السنۃ الناس ذکر هذا الحدیث حتی تقل الفضیحۃ فهذا هو المراد من قولہ — ثم بدا لهم من بعد ما راوا الایات لیسجننہ حتی حین لان البدء عبارۃ عن تغیر الراي عما کان علیہ في الاول والمراد من الایۃ برائتہ بقد القمیص من دبر وخمش الوجہ و الزام الحکم ایاها قولہ انہ من کید کن ان کید کن عظیم — (تفسیر کبیر)

عبراني غلام نے مجھکو لوگوں میں رسوا کیا لوگوں سے کہتا ہی کہ میں نے اُس کو پھسلایا اور میں اُس کي کوئي تاویل نہیں کرسکتي یا تو مجھکو اجازت دو کہ میں گھر سے نکلکر اس کا دفعیہ کروں یا اُس کو قید کردو جیساکہ تم نے مجھکو قید کر دیا ہی — اس بات پر عزیز مصر کو خیال ہوا کہ یوسف کا قید ہي کرنا مناسب ہی تاکہ لوگوں کی زبانوں پر یہہ تذکرہ نرہے اور رسوائي کم ہو جائے اور خدا کے اس قول میں ثم بدا لهم من بعد ما راوا الایات کا یہي مطلب ہی کیونکہ بدء کے یہہ معني ہیں کہ پہلے جو راے تھي وہ بدل جائے — اور آیتوں سے مراد حضرت یوسف کي پاکدامني ہی قمیص کے پیچھے کي جانب سے پھٹے ہونے سے اور فیصلہ کرنے والے کے اس الزام دینے سے کہ یہہ تمہارا فریب ہی اور تمہارا فریب بہت بڑا ہی ●

اس کے بعد جو آیتیں ہیں وہ حضرت یوسف کے قید میں جانے اور دو قیدیوں اور فرعون مصر کے خوابوں کے متعلق ہیں جنکي تفسیر بیان ہوچکي ہی ●

ذلك من فضل الله علينا وعلى الناس ولكن أكثر الناس
لا يشكرون (٣٨) يصاحبي السجن ءأرباب متفرقون خير
أم الله الواحد القهار (٣٩) ما تعبدون من دونه إلا أسماء
سميتموها أنتم وءاباؤكم ما أنزل الله بها من سلطن إن
الحكم إلا لله أمر ألا تعبدوا إلا إياه ذلك الدين القيم
ولكن أكثر الناس لا يعلمون (٤٠) يصاحبي السجن أما أحد
كما فيسقي ربه خمرا وأما الآخر فيصلب فتأكل الطير من
رأسه قضي الأمر الذي فيه تستفتيان (٤١) وقال للذي ظن
أنه ناج منهما اذكرني عند ربك فأنسه الشيطن ذكر ربه
فلبث في السجن بضع سنين (٤٢) وقال الملك إني أرى
سبع بقرت سمان يأكلهن سبع عجاف وسبع سنبلت
خضر وأخر يابست يأيها الملأ أفتوني في رءياي إن كنتم
للرءيا تعبرون (٤٣) قالوا أضغث أحلم وما نحن بتأويل
الأحلم بعلمين (٤٤)

یہہ ہی فضل اللہ کا ہم پر اور آدمیوں پر ولیکن اکثر آدمی شکر نہیں کرتے ٣٨ اے میرے
دونوں ساتھیوں قید خانہ کے کیا چند معبود (جدا جدا کاموں کے) بہتر ہیں یا ایک خدائے
واحد اور سب پر غالب ٣٩ نہیں عبادت کرتے تم اللہ کے سوا (کسی اور کی) مگر کہ وہ
نام ہیں کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے اُن کے نام رکھہ لئے ہیں نہیں بھیجی ہی اللہ نے
اُن پر کوئی دلیل نہیں ہی حکم کرنا مگر خدا کو — اُسنے حکم کیا ہی کہ نہ عبادت کرو
مگر اُسی کی یہہ ہی دین درست ولیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ٤٠ اے میرے دونوں
ساتھیوں قید خانہ کے لیکن تم دونوں میں کا ایک بس پلاویگا اپنے مالک یعنی بادشاہ کو
شراب ولیکن دوسرا بس سولی دیا جاویگا اور اُس کے سر میں سے پرند کھاوینگے —
فیصل کردیا گیا وہ امر جس میں اُن دونوں نے پوچھا تھا ٤١ اور یوسف نے اُن دونوں
میں سے اُس سے جس کی نسبت گمان کیا تھا کہ وہ چھوٹ جاویگا کہا کہ ذکر کیجیو
میرا اپنے مالک سے — پھر بھلا دیا اُس کو شیطان نے ذکر کرنے کو اپنے مالک سے پھر یوسف رہا
قید خانہ میں چند برس تک ٤٢ اور کہا بادشاہ نے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سات
موٹی گائیں کھاتی ہیں سات دبلیوں کو — اور سات ہری بالیں اور اور سوکھی ہوئی اے
درباریوں مجھکو جواب دو میرے خواب (کے باب) میں اگر تم خواب کی تعبیر دیتے ہو ٤٣
اُنہوں نے کہا کہ یہہ تو پریشان خواب ہیں اور ہم پریشان خوابوں کی تعبیر جاننے والے
نہیں ہیں ٤٤

وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ﴿٤٥﴾ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٤٦﴾ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ﴿٤٨﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿٤٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٥٠﴾ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ

اور کہا اُن دونوں میں سے اُس نے جو چھوٹ گیا تھا اور ایک مدت بعد یاد کیا کہ میں بتا دونگا تمکو اُس کي تعبیر بس مجھکو بھیجدو (یعني جانے دو قید خانہ میں) ۴۵ اے یوسف اے سچے ھمکو جواب دے سات موٹي گایوں کے سات دبلوں کے کھالینے میں اور سات ھري بالوں اور اَوْر سوکھي ھوئي میں تاکہ میں لوگوں کے پاس جاؤں تاکہ وہ جان لیں ۴۶ یوسف نے کہا تم کھیتي کرو سات برس پے درپے پھر جو کچھہ تم کاٹو اُس کو اُسي کي بالوں میں چھوڑ دو مگر تھوڑي‌سي کو جس میں سے تم کھاؤ ۴۷ پھر آوینگے اس کے بعد سات برس نہایت سخت (یعني قحط کے) وہ کہا لینگے جو کچھہ پہلے سے اُن کے لیئے تم نے اکہٹا کیا تھا مگر اُس میں سے تھوڑا سا جو تم بچا رکھو ۴۸ پھر اُس کے بعد ایک برس آویگا اُس میں مینھہ برسایا جاویگا لوگوں پر اُس میں (انگور) نچوڑینگے ۴۹ اور بادشاہ نے کہا اُس کو (یعني یوسف کو) میرے پاس لے آؤ پھر جب اُس کے یعني یوسف کے پاس ایلچي آیا تو یوسف نے کہا کہ اپنے مالک کے پاس پھر جا اور اُس سے پوچھہ کہ کیا حال ھی اُن عورتوں کا جنھوں نے کاٹ لیئے اپنے ھاتھہ بے شک میرا مالک (في تفسیر ابن عباس ربي سیدي) اُن کے مکر کو جانتا ھی ۵۰ یوسف کے مالک نے کہا (یعني اُن عورتوں سے پوچھا) کہ تمھاري کیا حالت تھي جبکہ تم نے لگاوٹ کي باتیں کیں یوسف سے اُس کو اپنے آپ کي حفاظت سے ڈگمگا دینے کو — اُنھوں نے کہا دوھائي خدا کي ھم نے اُس پر کوئي برائي نہیں جاني — عزیز کي عورت نے کہا کہ اب کھل گئي سچي بات — میں نے لگاوٹ کي باتیں کیں یوسف سے اُس کو اُسکے آپ کي حفاظت سے ڈگمگا دینے کو اور بیشک وہ کچھہ شبہہ نہیں کہ سچوں میں سے ھی ۵۱ یہہ اس لیئے تھا

أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿٥٢﴾
وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ
رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٥٣﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ
لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ﴿٥٤﴾
قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ﴿٥٥﴾
وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ
يَشَاءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾
وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٧﴾ وَجَاءَ
إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ﴿٥٨﴾
وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَكُمْ مِنْ أَبِيكُمْ
أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ﴿٥٩﴾ فَإِنْ
لَمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِي وَلَا تَقْرَبُونِ ﴿٦٠﴾ قَالُوا
سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا
بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ

تاکہ عزیز جان لے کہ میں نے اُس کے پیچھے اُس کي خیانت نہیں کي اور یہہ کہ اللہ نہیں چلنے دیتا خیانت کرنے والوں کے مکر کو ﴿۵۲﴾ اور میں اپنے آپ کو بري نہیں کرتا بیشک نفس البتہ فریب دینے والا هی برائي پر مگر اُس وقت کہ میرا پروردگار مہرباني کرے بیشک میرا پروردگار بخشنے والا هی مہرباني کرنے والا ﴿۵۳﴾ اور بادشاہ نے کہا کہ اُس کو میرے پاس لاؤ میں اُس کو خالص اپنے لیئے (یعني اپني خدمت کے لیئے) کرونگا — پھر جب بادشاہ نے اُس سے (یعني یوسف سے) بات چیت کي تو کہا بیشک تو آج کے دن بڑے درجہ کا امانت دار هی ﴿۵۴﴾ یوسف نے کہا کہ مجھکو مقرر کرو زمین کے خزانوں پر بیشک میں نگہباني کرنے والا جاننے والا هوں ﴿۵۵﴾ اور اسي طرح هم نے منزلت دي یوسف کو اُس زمین (یعني ملک مصر) میں رهتا تھا اُس ملک میں جہاں چاهتا تھا — پہونچا دیتے هیں هم اپني رحمت جس کو هم چاهتے هیں اور نہیں ضایع کرتے بدلہ نیک کام کرنے والوں کا ﴿۵۶﴾ اور البتہ آخرت کا بدلہ بہتر هی اُن لوگوں کو جو ایمان لاتے هیں اور پرهیزگار هوتے هیں ﴿۵۷﴾ اور آئے یوسف کے بھائي پھر اُس کے سامنے گئے یوسف نے اُن کو پہچانا اور وہ اُس کو نہیں پہچانتے تھے ﴿۵۸﴾ اور جب مہیا کردیا اُن کو اُن کا سامان تو کہا کہ لاؤ میرے پاس بھائي اپنے کو جو کہ تمہارے باپ سے هی کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پورے پیمانے دیتا هوں اور میں بہت اچھي مہماني کرنے والوں سے هوں ﴿۵۹﴾ پھر اگر تم اُس کو نہ لاؤگے تو تمہارے لیئے میرے پاس پیمانہ نہیں هی (یعني تمکو اناج نہیں دینے کا) اور میرے پاس مت آؤ ﴿۶۰﴾ اُنہوں نے کہا کہ هم اُس بھائي کي نسبت اُس کے باپ سے بات چیت کرینگے اور بیشک هم (اس کام کو) کرنے والے هیں ﴿۶۱﴾ یوسف نے اپنے خدمت گزاروں سے (في تفسیر ابن عباس لفتیانہ لخدامہ) کہا کہ رکھدو ان کي پونجي (یعني روپیہ جو اُنہوں نے غلہ کي عوض میں دیا تھا) اُن کي خورجیوں میں شاید کہ وہ اُس کو جان لینگے جب کہ پھر کر جاوینگے اپنے لوگوں میں

لعلهم يرجعون ﴿٦٢﴾ فلما رجعوا الى ابيهم قالوا يا بانا
منع منا الكيل فارسل معنا اخانا نكتل و انا له لحفظون ﴿٦٣﴾
قال هل امنكم عليه الا كما امنتكم على اخيه من
قبل فالله خير حفظا و هو ارحم الرحمين ﴿٦٤﴾ و لما
فتحوا متاعهم و جدوا بضاعتهم ردت اليهم قالوا يا بانا
ما نبغي هذه بضاعتنا ردت الينا و نمير اهلنا و نحفظ
اخانا و نزداد كيل بعير ذلك كيل يسير ﴿٦٥﴾ قال لن
ارسله معكم حتى تؤتون موثقا من الله لتاتنني به الا
ان يحاط بكم فلما اتوه موثقهم قال الله على ما نقول
وكيل ﴿٦٦﴾ و قال يبني لا تدخلوا من باب واحد
وادخلوا من ابواب متفرقة و ما اغني عنكم من الله
من شيء ان الحكم الا لله عليه توكلت و عليه فليتوكل
المتوكلون ﴿٦٧﴾ و لما دخلوا من حيث امرهم ابوهم
ما كان يغني عنهم من الله من شيء الا حاجة في نفس

شاید کہ وہ پھر آویں ۶۲ پھر جب وہ پھر کر گئے اپنے باپ کے پاس تو اُنھوں نے کہا اے ہمارے باپ منع کیا گیا ہی ہم سے پیمانہ (یعني اناج دینا) پھر بھیج ہمارے ساتھ ہمارے بھائي کو تاکہ ہم پیمانہ لیں اور بے شک ہم اُس کے لیئے البتہ نگہبان ہیں ۶۳ یعقوب نے کہا کہ میں تمکو اُس پر امانت دار نہ بناؤں مگر جیسے کہ میں نے امانت دار کیا تھا تمکو اُس کے بھائي پر اس سے پہلے — پھر الله بہتر ہی حفاظت کرنے والا اور وہ بہت بڑا مہربان ہی مہربانوں کا ۶۴ اور جب اُنھوں نے کھولا اپنا اسباب اُنھوں نے پایا کہ اُن کي پونجي پھر دي گئي ہی اُنھیں کو اُنھوں نے کہا کہ اے ہمارے باپ ہم کیا چاہیں اس سے زیادہ ہماري پونجي پھر دي گئي ہی ہمکو — اور (وہاں جاکر) اناج لاویں اپنے لوگوں کے لیئے اور حفاظت کریں اپنے بھائي کي اور زیادہ لاویں پیمانہ ایک اونٹ کا (یعني اناج ایک اونٹ کے بوجھ کے لایق) یہہ پیمانہ (یعني اناج جو لائے ہیں) تھوڑا ہی ۶۵ یعقوب نے کہا کہ ہرگز میں نہ بھیجوں گا اُس کو تمھارے ساتھ جب تک کہ تم ندو پکا قول خدا سے کہ ضرور پھر لاؤگے اُس کو میرے پاس مگر یہہ کہ تم گھیر لیئے جاؤ (یعني گرفتار ہو جاؤ) پھر جب یعقوب کو اُنھوں نے پکا عہد دیا تو یعقوب نے کہا کہ الله اُس پر جو ہم کہتے ہیں ذمہ دار ہی ۶۶ اور یعقوب نے کہا کہ اے میرے بیٹوں تم نہ داخل ہو ایک دروازہ سے اور داخل ہو جدا جدا دروازوں سے اور میں بے پرواہ نہیں کرتا تمکو الله سے کسي چیز سے کسي کے لیئے حکم کرنا نہیں ہی بجز خدا کے اُسي پر میں نے توکل کیا اور اُسي پر چاہیئے توکل کریں توکل کرنے والے ۶۷ اور جبکہ وہ داخل ہوئے (یعني مصر میں) جس طرح کہ اُن کو حکم کیا تھا اُن کے باپ نے نہ تھا کہ بے پروا کرے اُن کو الله سے کسي چیز سے لیکن ایک خواہش تھي

يعقوب قضىها و انه لذو علم لما علمنه و لكن اكثر الناس
لا يعلمون ﴿٦٨﴾ و لما دخلوا على يوسف اوى اليه اخاه
قال انى انا اخوك فلا تبتئس بما كانوا يعملون ﴿٦٩﴾
فلما جهزهم بجهازهم جعل السقاية فى رحل اخيه ثم
اذن مؤذن ايتها العير انكم لسارقون ﴿٧٠﴾ قالوا و اقبلوا
عليهم ماذا تفقدون ﴿٧١﴾ قالوا نفقد صواع الملك و لمن جاء
به حمل بعير و انا به زعيم ﴿٧٢﴾ قالوا تالله لقد علمتم
ما جئنا لنفسد فى الارض و ما كنا سارقين ﴿٧٣﴾ قالوا فما
جزاؤه ان كنتم كذبين ﴿٧٤﴾ قالوا جزاؤه من وجد فى
رحله فهو جزاؤه كذلك نجزى الظلمين ﴿٧٥﴾ فبدا
باوعيتهم قبل وعاء اخيه ثم استخرجها من وعاء اخيه
كذلك كدنا ليوسف ما كان لياخذ اخاه فى دين الملك
الا ان يشاء الله نرفع درجت من نشاء و فوق كل ذى
علم عليم ﴿٧٦﴾ قالوا ان يسرق فقد سرق اخ له من قبل

يعقوب کے دل میں اُس کو پورا کیا اور بیشک وہ (یعني یعقوبؑ) صاحب علم تھا اُس چیز سے کہ هم نے اُس کو سکھلایا تھا ولیکن اکثر آدمي نہیں جانتے ۶۸ اور جب وہ داخل هوئے یوسف کے پاس تو یوسف نے جگہہ دي اپنے پاس اپنے بھائي کو کہا بیشک تیرا بھائي هوں پھر تو غمگین نہو اُس سے جو وہ کرتے تھے ۶۹ پھر جب مہیا کر دیا ان کا سامان رکھدیا پاني پینے کا پیالہ (جو کہ مرصع بجواہرات اور بیش قیمت تھا) اپنے بھائي کي خورجي میں پھر پکارا پکارنے والا کہ اے قافلہ والو بے شک تم البتہ چور هو ۷۰ اُنہوں نے کہا اور اُن کے سامنے آئے کہ کیا چیز تمہاري جاتي رهي هی ۷۱ اُن لوگوں نے کہا کہ جاتا رہا هی پیالہ بادشاہ کا اور جو کوئي اُس کو لاوے اُس کے لیئے هی بوجھ ایک اونٹ کا اور هم اس وعدہ کے ضامن هیں ۷۲ اُنہوں نے کہا خدا کي قسم بیشک تم جانتے هو کہ هم اس لیئے نہیں آئے نہ فساد کریں زمین میں (یعني ملک میں) اور هم هرگز چور نہیں هیں ۷۳ اُن لوگوں نے کہا کہ پھر کیا بدلہ هی اُس کا (یعني چرانے کا) اگر تم جھوٹے هو ۷۴ اُن لوگوں نے کہا اُس کا بدلہ وهي شخص هی جسکي خورجي میں وہ پایا جاوے پھر وهي اُس کا بدلہ هی اسي طرح هم سزا دیتے هیں (اپنے ملک میں) ظلم کرنے والوں کو ۷۵ پھر شروع کي یوسف نے اُن کي خورجیوں کي (تلاشي) پہلے اپنے بھائي کي خورجي کي پھر نکالا اُس کو (یعني پیالہ کو) اپنے بھائي کي خورجي میں سے اس طرح هم نے مکر کیا یوسف کے لیئے - نہیں تھا کہ لیلوے اپنے بھائي کو بادشاہ کے قانون میں مگر یہہ کہ اللہ چاهے - بلند کرتے هیں هم درجے جسکے چاهتے هیں - اور برتر هر جاننے کے جاننے والا هی ۷۶ اُنہوں نے کہا کہ اگر یہہ چراوے تو بے شک چرایا تھا اس کے ایک بھائي نے اس سے پہلے —

فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ أَنْتُمْ شَرٌّ
مَكَانًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ﴿۷۷﴾ قَالُوا يَايُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا
شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَيكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۷۸﴾
قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ إِنَّا
إِذًا لَّظْلِمُونَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَايْئَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا قَالَ
كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ
وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى
يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَكِمِينَ ﴿۸۰﴾
ارْجِعُوا إِلَى أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا بَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا
شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَفِظِينَ ﴿۸۱﴾ وَسْئَلِ
الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا وَإِنَّا لَصَدِقُونَ ﴿۸۲﴾
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ عَسَى اللَّهُ
أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلَّى عَنْهُمْ
وَقَالَ يَا سَفَى عَلَى يُوسُفَ

پھر پوشیدہ رکھا اسکو یوسف نے اپنے دل میں اور نہیں ظاہر کیا اُسکو (یعني اُس کے جواب کو) اُن پر اور کہا کہ تم شریر ہو اپنی جگہہ میں اور الله جانتا هی جو کچھہ کہ تم بیان کرتے ہو ۷۷ اُنہوں نے کہا کہ اے عزیز اُس کا ایک باپ هی بہت بڈھا پھر لے لے ہم میں سے ایک کو اُسکي جگہہ بے شک ہم دیکھتے ہیں تجھکو احسان کرنے والوں میں سے ۷۸ یوسف نے کہا پناہ بخدا کہ ہم لویں سواے اُس شخص کے پایا هی همنے اپنا مال اُسکے پاس بے شک اُس وقت ہم ہونگے ظالموں سے ۷۹ پھر جب وہ نا اُمید ہوئے اُس سے تو الگ ہو بھئے آپس میں مشورہ کرنے کو کہا اُن کے سب سے بڑے نے کیا نہیں جانتے ہو تم یہہ کہ تمہارے باپ نے بے شک لیا هی تم سے پکا عہد خدا سے اور اس سے پہلے کیا تقصیر کي تھي تم نے یوسف کے حق میں پس میں نہ جاؤنگا اس سر زمین سے اُس وقت تک کہ اجازت دے مجھکو میرا باپ یا حکم دے الله میرے لئے اور وہ بہتر هی حکم کرنے والوں کا ۸۰ پھر جاؤ اپنے باپ پاس اور کہو اے همارے باپ بے شک تیرے بیٹے نے چوري کي اور ہم نے نہیں گواهي دي مگر اُسکي جو ہم جانتے تھے (یعني اپنے ملک کے قانون کي کہ جو چوري کرے وهي اُس کے بدلہ میں لیا جاوے) اور ہم نہیں تھے غیب کي باتوں کے نگہبان (یعني اس بات کو نہیں جانتے تھے کہ همارا بھائي چور نکلے گا) ۸۱ اور پوچھہ لے اُس بستي سے جس میں ہم تھے اور قافلہ سے جس میں ہم آئے تھے اور بے شک ہم سچے ہیں ۸۲ یعقوب نے کہا بلکہ بنا لي هی تمہارے لئے تمہارے دل نے کوئي بات پس صبر اچھا هی اُمید هی کہ الله میرے پاس لے آوے سب کو اکھٹا بیشک وہ جاننے والا هی حکمت والا ۸۳ اور منہہ پھیر لیا اُن سے اور کہا هاے میرا افسوس یوسف پر

وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾

اب تمام سورة ميں صرف دو تين مقام قابل غور باقي رة گئے هيں ايک يهه " وابيضت عيناه من الحزن فهو كظيم — دوسرے يهه - اذهبوا بقميصي هذا فالقوه على وجهه ابي يات بصيرا — فلما ان جاء البشير القاه على وجهه فارتد بصيرا - تيسرے يهه - ولما فصلت العير قال ابوهم اني لاجد ريح يوسف لولا ان تفندون — پس اب هم ان تينوں مقاموں كي تفسير بيان كرني چاهتے هيں *

' ابيضت عيناه ' سے زوال بصارت يعني اندها هو جانا مراد لينا صحيح نهيں هى غم سے اور زيادة رونے سے انسان كي آنكهوں ميں اُس كي بينائي ميں ضعف آجاتا هى اور آنكهوں كے ڈهيلوں ميں جو سفيدي هى اُس كي رنگت اصلي سفيد رنگ ميں اور پر رونق نهيں رهتيں بلكه بے رونق اور اصلي رنگ سے زيادة سفيد هو جاتي هيں اور تراوت كي بجاے خشكي آجاتي هى يهاں تک كه انسو نكلنے بهي موقوف هو جاتے هيں اور آنكهيں ڈگر ڈگر كرنے لگتي هيں پس يهي حال حضرت يعقوب كي آنكهوں كا هوگيا تها قرآن مجيد كے يهه الفاظ كه ' من الحزن فهو كظيم ' صاف اسي مطلب كو ظاهر كرتے هيں *

ليكن يهه حالت دفعتا بدل جاتي هى جبكه وة غم دور هو جاوے دل ميں طاقت اور دماغ ميں قوت آجاتي هى خون كي گردش تيز هوجاتي هى اور ان سب باتوں سے آنكهوں پر رونق هوجاتي هى ضعف بصر جاتا رهتا هى اور اصلي بصارت پهر آجاتي هى اسي حالت كي نسبت يات بصيرا اور فارتد بصيرا كها گيا هى — يهه سب اُمور طبعي هيں جو انسان پر ايسي حالت ميں گذرتي هيں پس كوئي ضرورت نهيں كه هم ان طبعي واقعات كو بيهودة اور بے سروپا روايتوں كي بنا پر دور ازكار قصے بناويں اور جهوٹے قصوں كو قرآن مجيد كي تفسير ميں داخل كركے كلام الهي كے ساتهه بے ادبي كريں *

تفسير كبير ميں بهي بعض اقوال ايسے لكهے هيں جو بهت كچهه اُس تفسير سے جو همنے بيان كي هى مناسبت ركهتے هيں اس مقام پر اُن كا نقل كرنا خالي از لطف نهوگا *

تفسير كبير ميں لكها هى كه " جب حضرت يعقوب نے كها كه هاے افسوس يوسف پر —

انه لما قال يا اسفي علي يوسف غلبه البكاء — تو اُن پر رونے نے غلبه كيا اور رونے كے وقت و عند غلبة البكاء يكثر الماء في العين فتصير — آنكهه ميں پاني بهت هو جاتا هى اور آنكهه

اور سفید ہوگئیں اُس کی (یعنی یعقوب کی) آنکھیں پھر وہ غم سے بھرا ہوا تھا (۸۴)
اُنہوں نے کہا بخدا ہمیشہ تو رہیگا یاد کرتا یوسف کو یہاں تک کہ تو ہو جاوے مضمحل
یا ہو جاوے تو مرنے والوں میں سے (۸۵)

العین کانہا ابیضت من بیاض ذلک الماء و قولہ ابیضت عیناہ من الحزن کنایۃ عن غلبۃ البکاء والدلیل علی صحۃ ھذا القول ان تاثیر الحزن فی غلبۃ البکاء لا فی حصول العمی فلو حملنا الابیضاض علی غلبۃ البکاء کان ھذا التعلیل حسنا ولو حملناہ علی العمی لایحسن ھذا التعلیل فکان ماذکرناہ اولی و ھذا التفسیر مع الدلیل رواہ الواحدی فی البسیط عن ابن عباس رضی اللہ عنہما (تفسیر کبیر)

ایسی ہوجاتی ہی کہ گویا سپید ہوگئی ہی اس پانی سے — اور خدا کا یہہ قول کہ یعقوب کی آنکھیں غم سے سپید ہوگئیں رونے کے غلبہ سے کنایہ ہی اور اس قول کی صحت کی دلیل یہہ ہی کہ غم کا اثر رونے کا غلبہ ہی نہ اندھا ہوجانا پس اگر ہم سپیدی کو غلبۂ بکا پر محمول کریں تو یہہ تعلیل معقول ہوگی اور اگر اندھے پن پر محمول کریں تو یہہ تعلیل موزوں نہوگی — اس لیئے ہم نے جو ذکر کیا وہی بہتر ہی — اور یہہ تفسیر باوجود اس دلیل کے حضرت ابن عباس سے مروی بھی ہی جیسا کہ واحدی نے بسیط میں روایت کیا ہی پس اس روایت سے جو حضرت ابن عباس سے بیان ہوتی ہی صاف ظاہر ہی کہ ابیضت عیناہ سے حضرت یعقوب کا اندھا ہوجانا مراد نہیں ہی *

ایک اور قول اسی مقام پر تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ " بعضوں نے کہا ہی

و منہم من قال ما عمی لکنہ صار بحیث یدرک ادراکا ضعیفا (تفسیر کبیر)

کہ وہ اندھے نہیں ہوگئے تھے بلکہ اُن کو نظر آتا تھا لیکن کم نظر آتا تھا *

اس کے بعد تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ " پھر وہ بصیر ہوگئے — اور ارتداد کے معنی

فارتد بصیرا اے رجع بصیرا و معنی الارتداد انقلاب الشی الی حالۃ قد کان علیہا وقولہ فارتد بصیرا اے صیرہ اللہ بصیرا کما یقال طالت النخلۃ واللہ تعالی اطالہا واختلفوا فیہ فقال بعضہم انہ کان قدعمی بالکلیۃ فاللہ تعالی جعلہ بصیرا فی ھذا الوقت و قال اخرون بل کان قد ضعف بصرہ من کثرۃ البکاء وکثرۃ الاحزان فلما القوا القمیص علی وجہہ وبشر بحیاۃ یوسف علیہ السلام عظم فرحہ وانشرح

کسی شی کا اُس حالت پر واپس آ جانا ہی جو پہلی تھی اور خدا کا یہہ قول فارتد بصیرا اس کے یہہ معنی ہیں کہ خدا نے اُن کو بصیر کردیا جیسا کہ محاورہ میں کہتے ہیں کہ کھجور لمبی ہوگئی اور خدا نے اُس کو لمبی کردیا — اور اس میں لوگوں نے اختلاف کیا ہی سو بعضوں نے کہا ہی کہ وہ بالکل اندھے ہوگئے تھے اور اللہ نے اُن کو اُس وقت بصیر کردیا۔

قَالَ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ

اور بعضوں نے کہا ہی کہ اُن کی نگاہ زیادہ رونے سے اور غم سے ضعیف ہوگئی تھی پس جب اُن پر کرتہ ڈالا اور یوسف کی زندگی کی خوشخبری دی تو اُن کو بہت خوشی حاصل ہوئی اور اُن کا سینہ کھل گیا اور غم جاتا رہا پس اُن کی نگاہ قوی ہوگئی اور جو نقصان تھا جاتا رہا *

صدرہ و زالت احزانہ فعند ذالک قوي بصرہ و زال النقصان عنہ (تفسیر کبیر) ـ

اب ' لاجدریح یوسف ' پر غور کرنی باقی ہی ـــ یہہ بات بخوبی ظاہر ہی کہ حضرت یعقوب کو اسبات پر کہ حضرت یوسف کو بھیڑیا کہا گیا ہرگز یقین نہیں تھا اور وہ بلاشبہہ اُن کو زندہ سمجھتے تھے اور ایسے موقع پر یہی خیالات ہوتے ہیں کہ وہ کہیں چلا گیا ہوگا اور کسی نے اُس کو اپنے پاس رکھہ لیا ہوگا یا بطور غلام کے بیچ ڈالا ہوگا اور اُس زمانہ کی حالت کے موافق یہہ اخیر خیال زیادہ قوی ہوگا اُنہی وجوہات سے اُن کو ہمیشہ یوسف کی تلاش رہتی تھی اور ہمیشہ اُس کے ملنے کی توقع رکھتے تھے اور اُن کے تلاش کرنے کی تاکید کیا کرتے تھے ـــ یہہ ایسا امر ہی جو ہمیشہ ہوتا ہی اس زمانہ میں بھی اگر کسی کا لڑکا گم ہو جاتا ہی یا کہیں نکل جاتا ہی تو ہمیشہ اُس کی تلاش میں رہتا ہی اور اُس سے ملنے یا اُس کے مل جانے کی توقع رکھتا ہی *

اُس زمانہ میں مصر کی ایسی حالت تھی کہ لڑکے اور لڑکیوں کو پکڑ لیجاکر وہاں بیچ ڈالنا زیادہ قرین قیاس تھا اور کچھہ تعجب نہیں ہی کہ حضرت یعقوب کو بھی یہہ خیال ہو کہ کسی شخص نے یوسف کو پکڑلیا ہو اور مصر میں لیجاکر بیچ ڈالا ہو تفسیر کبیر میں ایک روایت لکھی ہی گو اُس روایت کا طرز بیان کیسا ہی فضول ہو مگر اُس کی فضولیات چھوڑکر دو نتیجے اُس سے نکالے جا سکتے ہیں ایک یہہ کہ حضرت یعقوب کو یوسف کے زندہ ہونے کا یقین تھا دوسرے یہہ کہ اُنکو یوسف کے مصر میں ہونے کا احتمال تھا اور وہ روایت یہہ ہی کہ " حضرت یعقوب نے کہا کہ میں خدا کی طرف

قال یعقوب علیہ السلام و اعلم من اللہ مالا تعلمون اي اعلم من رحمتہ واحسانہ مالا تعلمون وهو انہ تعالی یاتیني بالفرج من حیث لا احتسب فهو اشارۃ الي انہ کان یتوقع وصول یوسف الیہ وذکروا لسبب هذا التوقع امورا احدها ان ملک الموت اتاہ فقال لہ یا ملک الموت هل قبضت روح ابني یوسف قال

اس نے کہا کہ بات یہہ ہی کہ مہري شکایت کرنا اپني بیقراري اور اپنے غم کي الله هي سے هی اور میں جانتا هوں الله سے جو کچھہ کہ تم نہیں جانتے ۸۶ اے میرے بیٹو جاؤ اور خبر لگاؤ یوسف کي اور اُس کے بھائي کي

لا یا نبي الله ثم اشار الی جانب مصر و قال اطلبهما – (تفسیر کبیر) سے وہ جانتا هوں جو تم نہیں جانتے یعني میں خدا کا وہ احسان اور رحمت جانتا هوں جو تم نہیں جانتے اور وہ یہہ هی کہ خدا میرے لیئے خوشي لائیگا اور مجھے پہلے سے اُس کي کچھہ خبر نہوگي پس یہہ اشارہ هی اسبات کي طرف کہ حضرت یعقوب – یوسف کے ملنے کي اُمید رکھتے تھے اور لوگوں نے اس اُمید کي مختلف وجوہ بیان کیئے هیں ایک یہہ کہ ملک الموت اُن کے پاس آئے تو اُن سے یعقوب نے پوچھا کہ تم نے میرے بیٹے کي روح قبض کر لي اُنہوں نے کہا اے خدا کے پیغمبر نہیں — پھر ملک الموت نے مصر کي طرف اشارہ کیا اور کہا کہ اُدھر تلاش کیجیئے *

بلا شبہہ حضرت یعقوب نے مصر میں بھي تلاش کي هوگي مگر وہ عزیز مصر کے هاتھہ بیچے گئے تھے اور محلوں میں داخل تھے اور ایک مدت تک قید رهے اُن کا پتا نہیں لگ سکتا هوگا مگر جب حضرت یوسف کے بھائي مصر میں گئے اور حضرت یوسف بھي اُس زمانہ میں عروج کي حالت میں تھے اور رعایت اور سلوک کہ اُنہوں نے اپنے بھائیوں کے ساتھہ کیا تھا اور پھر اپنے حقیقي بھائي کے لانے کي بھي تاکید کي تھي اور کچھہ حالات بھي اُن کے سنے هونگے تو اُن کے بھائیوں اور اُن کے باپ کے دل میں ضرور شبہہ پیدا هوا هوگا کہ کہیں یہہ یوسف هي نہو مگر جس درجہ شاهي پر اُسوقت حضرت یوسف تھے یہہ شبہہ پختہ نہوتا هوگا اور دل سے نکل جاتا هوگا *

اس بات کا ثبوت کہ یوسف کے بھائیوں کو دلمیں بھي شبہہ تھا کہ وہ یوسف هي نہو خود قرآن مجید سے پایا جاتا هی کیونکہ جب حضرت یوسف نے اُن سے کہا کہ " تم جانتے هو کہ تم نے یوسف اور اُسکے بھائي کے ساتھہ کیا کیا تھا — تو بغیر اس کے کہ حضرت یوسف کہیں کہ میں یوسف هوں اُنکے بھائي بول اُوٹھے کہ ااِنک لانت یوسف یعني کیا سچ مچ تم یوسف هو – اسیطرح حضرت یعقوب کے بیٹوں کے مصر میں انے جانے اور حالات سننے سے یوسف کي نسبت مصر میں هونے بلکہ یوسف کے یوسف هونے کا شبہہ قوي هوتا جاتا تھا اس امر کي تقویت کے علاوہ اُس پہلي روایت کي مؤید چند اور روایتیں تفسیر کبیر میں موجود هیں *

وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ

ایک روایت یہہ هی که " سدي کا قول هی که جب حضرت یعقوب کو اُنکے بیٹوں نے عزیز مصر کي صفات اور اُن کے اقوال و افعال کے کمال سے مطلع کیا تو اُنکو اُمید هوئي که وہ یوسف هي هونگے اور یہہ کہا که کافروں میں تو ایسا شخص پیدا نہیں هوسکتا *

قال السدي لما اخبرہ بنوہ بسیرة الملک و کمال حاله في اقواله وافعاله طمع ان یکون هو یوسف و قال یبعد ان یظهر في الکفار مثله (تفسیر کبیر) —

ایک یہہ هی که " اُنہوں نے قطعا جان لیا که بنیامین چوري نہیں کرسکتا اور یہہ سنا که بادشاہ نے اُنکو نه ستایا نه مارا پس اُنکو گمان غالب هوا که یہہ بادشاہ یوسف هي هوگا *

علم قطعا ان بنیامین لایسرق وسمع ان الملک ما اٰذاہ وماضربه فغلب علی ظنه ان ذالک الملک هو یوسف (تفسیر کبیر) —

ایک یہہ هی که " وہ اپني اولاد کي طرف مخاطب هوئے اور اُن کے ساتھہ مہرباني سے باتیں کیں جیسا که خدا نے کہا یا بني اذهبوا فتحسسوا من یوسف و اخیه — اور جان تو که حضرت یعقوب کو جب اُن نشانیوں کي اُمید بندھي تو اُنہوں نے بیٹوں سے کہا که یوسف کا پته لگاؤ *

انه رجع الی اولادہ و تکلم معهم علی سبیل اللطف وهو قوله یابني اذهبوا فتحسسوا من یوسف واخیه — و اعلم انه علیه السلام لما طمع في وجدان یوسف بناء علی الامارات المذکورة قال لبنیه تحسسوا من یوسف — (تفسیر کبیر)

پس جبکه حضرت یعقوب کا شبہه اسقدر قوي هوگیا تها اور جو مہرباني یوسف نے اپنے بھائي کے ساتھہ کي تھي اُس کو سن کر اُن کو گمان غالب هوگیا تھا که وہ بنیامین کا بھائي یوسف هی تو اُنکو یقین کامل هوا که ابکے جو قافله واپس آویگا تو ٹھیک خبر یوسف کی لاویگا جبکه تیسري دفعه یہہ لوگ مصر میں گئے تو حضرت یوسف نے مصر میں سب کے سامنے کہدیا تھا که میں یوسف هوں اور حضرت یعقوب کو معه تمام کنبه کے بولا نے کو کہا تھا اور اُن کے لیئے بہت سا سامان مہیا کرنے کو حکم دیا تھا جس کے لیئے کچھه عرصه لگا هوگا اس عرصه میں حضرت یوسف کے مصر میں موجود هونے کي خبر افواها حضرت یعقوب کو پہونچ گئي هوگي اُس افواہ پر اُن کو یقین هوا اور اُنہوں نے فرمایا که " انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون " یعني میں پاتا هوں خبر یوسف کي اگر تم مجھکو بہکا هوا نه کہنے لگو *

اور نا اُمید نہ هو الله کي رحمت سے بیشک نہیں نا اُمید هوتا کوئي الله کي رحمت سے بجز کافروں کي قوم کے ۸۷ پھر جب وہ داخل هوئے یوسف پاس (یعني دوسري دفعہ) تو اُنهوں نے کہا اے عزیز

همکو نہیں معلوم هی کہ قرآن مجید میں کہیں ' ریح ' کا لفظ بمعني بوکے آیا هو اس مقام پر ریح کا لفظ یوسف کي طرف مضاف هی تو اب همکو دیکھنا چاهیئے کہ قرآن مجید میں اور کہیں بھي ریح کا لفظ کسی شخص یا اشخاص کي نسبت مضاف هوکر آیا هی یا نہیں اگر آیا هی تو اُس کے کیا معني هیں — تلاش کے بعد همکو یہہ آیت ملي واطیعوا الله و رسوله ولا تنازعوا فتفشلوا و تذهب ریحکم (سورہ انفال آیت ۴۸) یعني جاتي رهیگي هوا تمهاري یعني قوت و اتفاق کي جو خبر مشہور هی اُس کي شہرت جاتي رهیگي *

علاوہ اس کے خود ریاح کو بشرا یعني خبر دینے والے خدا نے کہا هی ' هوالذي یرسل الریاح بشرًا بین یدي رحمتہ (سورہ اعراف آیت ۵۵) اور ریاح کو مبشرات بھي کہا هی یعني خبر دینے والیاں " ومن آیاته ان یرسل الریاح مبشرات (سورہ لقمان آیت ۴۵) پس 'ریح یوسف' سے صاف مراد اُس افواهي خبر سے هی جس سے یوسف کا هونا حضرت یعقوب نے سنا تھا *

مفسرین کے دل میں یہہ کہاني بسي هوئي تھي کہ جب حضرت ابراهیم کو آگ میں ڈالا هی تو حضرت جبرئیل نے بہشت سے ایک قمیص لاکر حضرت ابراهیم کو پہنا دیا تھا جسکے سبب وہ آگ میں نہیں جلے — وہ قمیص حضرت اسحاق اور اُن کے بعد حضرت یعقوب پاس آیا حضرت یعقوب نے اسکو بطور تعوید کے چاندي میں مندہ کر حضرت یوسف کے گلے میں لٹکادیا تھا — جب اُنکو اندھي کنوئیں میں ڈالا هی تو وہ تعوید اُن کے گلے میں رہ گیا تھا وهي قمیص اُنهوں نے بھیجا تھا جب وہ نکلا تو هوا لگ کر تمام دنیا میں بہشت کے قمیص کي خوشبو پھیل گئي اوروں نے تو نجانا کہ کاهے کي بو هی مگر حضرت یعقوب نے بو کو پہچان لیا اور جان گئے کہ بہشت کي بو یوسف کے قمیص کي هی پس اس خیال پر قرآن مجید میں بھی ریح کے معني بو کے قرار دیدیئے — یہہ قصہ تفسیر کبیر میں بھي مندرج هی مگر افسوس هی کہ هم اُس پر یقین نہیں کرسکتے — جو اپنا کرتا کہ اُنهوں نے بھیجا تھا لاشبہہ وہ ایک شاهانہ کرتا هوگا اور صرف بطور نشاني کے بھیجا تھا کوئي اور عجیب بات اُس کرتے میں نہ تھي بجز اسکے کہ اُس سے حضرت یعقوب کو پورا یقین اور اُن کے دلکو تسلي هوجاوے کہ یوسف زندہ هی اور ایسے عالي درجہ پر خدا نے اُسکو پہونچا دیا هی *

مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ

وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ

عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْٓا

ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَ هٰذَآ اَخِىْ قَدْ مَنَّ

اللّٰهُ عَلَيْنَا اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ اِنْ كُنَّا

لَخٰطِئِيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَ

هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى

وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا وَاْتُوْنِىْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَ لَمَّا

فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ

تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِىْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ

اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ

لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا

ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ ﴿۹۸﴾

چھو لیا همکو اور همارے لوگوں کو سختي نے اور هم لائے هوں ایک حقیر (یعني تهوڑي سي) پونجي پهر بهر دے همکو پیمانه اور خیرات کر همپر بیشک الله جزا دیتا هی خیرات کرنے والوں کو ۸۸ یوسف نے کہا کہ کیا جانتے هو تم جو کچهه که تم نے کیا یوسف اور اُسکے بهائي کے ساتهه جبکه تم جاهل تهے ۸۹ وه بول اُٹهے که کیا بیشک تو البته تو هي یوسف هی یوسف نے کہا که میں یوسف هوں اور یهه میرا بهائي هی بیشک احسان کیا هی الله نے اُوپر همارے بیشک جو که پرهیز گاري کرے اور صبر کرے پهر بیشک الله نهیں ضایع کرتا اجر نیک کام کرنے والوں کا ۹۰ اُنهوں نے کہا قسم بخدا بیشک بزرگي دي هی تجهکو الله نے همپر اور بیشک هم تهے خطا کرنے والے ۹۱ یوسف نے کہا که کوئي سرزنش نهیں هی تمپر آج کے دن بخشے الله تعالے تمکو اور وه بهت بڑا رحم کرنے والا هی رحم کرنےوالوں کا ۹۲ لے جاؤ میرے اس کرته کو اور ڈالدو اُوپر مونهه میرے باپ کے (یعني اُس کے سامنے) آویگا بینا هوکر اور لے آؤ میرے پاس اپنے کنبه کو سب کو ۹۳ اور جبکه جدا هوا قافله (یعني جدا هوا شهر مصر سے یعني واپس چلا) کہا اُن کے باپ نے که بیشک میں پاتا هوں هوا یعني خبر (عام ترجمه بو) یوسف کي اگر تم مجهکو بهکا هوا نه کهو ۹۴ جن سے مخاطب هوکر یعقوب نے کہا تها اُن لوگوں نے کہا که بخدا بیشک تو اپني قدیم گمراهي (یعني غلط خیال اور اُلٹي سمجهه) میں پڑا هوا هی ۹۵ پهر جب آیا خوشخبري دینے والا ڈال دیا اُس کو یعني کرتے کو اُس کے مونهه پر (یعني یعقوب کے سامنے) پهر وه هوگیا بینا ۹۶ یعقوب نے کہا که کیا میں نے تم سے نهیں کہا تها که میں جانتا هوں الله سے وه جو تم نهیں جانتے ۹۷ اُنهوں نے کہا اے همارے باپ همارے لیئے همارے گناهوں کي معافي مانگ بیشک هم تهے خطا کرنے والے ۹۸

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّىْ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا
دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰى إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ
إِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَ رَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَ خَرُّوْا
لَهُ سُجَّدًا وَقَالَ يٰاَبَتِ هٰذَا تَأْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ
جَعَلَهَا رَبِّىْ حَقًّا وَ قَدْ أَحْسَنَ بِىْ إِذْ أَخْرَجَنِىْ مِنَ السِّجْنِ
وَ جَآءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِىْ وَ
بَيْنَ إِخْوَتِىْ إِنَّ رَبِّىْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾
رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِىْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِىْ مِنْ تَأْوِيْلِ الْأَحَادِيْثِ
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيّٖ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
تَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا وَّ أَلْحِقْنِىْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ
الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ إِلَيْكَ وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوْا
أَمْرَهُمْ وَ هُمْ يَمْكُرُوْنَ وَ مَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَ لَوْ حَرَصْتَ
بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ مَا تَسْئَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ هُوَ إِلَّا
ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

یعقوب نے کہا کہ میں تمہارے لئے معافی مانگونگا اپنے پروردگار سے بے شک وہ بخشنے والا

ہی مہربان (۹۹) پھر جب وہ (یعنی یعقوب معہ تمام خاندان کے) داخل ہوئے یوسف

کے پاس تو اُس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہہ دی اور کہا داخل ہو مصر میں اگر

خدا کی مرضی ہو امن و امان سے (۱۰۰) اور اُس نے چڑھا لیا اپنے ماں باپ کو تخت

پر اور وہ سب جھک پڑے سجدہ کرتے ہوئے اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہہ ہی

تعبیر میرے پہلے والے خواب کی بیشک اُس کو کیا میرے پروردگار نے سچ اور بیشک

بہت احسان کیا مجھہ پر جبکہ نکالا مجھکو قید خانہ سے اور تمکو لے آیا جنگل میدان

سے بعد اس کے کہ کچوکا مارا شیطان نے مجھہ میں اور میرے بھائیوں میں بیشک میرا

پروردگار وہی جاننے والا ہی حکمت والا (۱۰۱) اے میرے پروردگار تونے مجھکو دیا ہی ملک

اور تونے مجھکو سکھایا ہی علم حوادث عالم کے مآل کا † پیدا کرنے والا ہی آسمانوں کا اور

زمین کا تو ہی میرا مربی ہی دنیا و آخرت میں مجھکو مسلمان مار اور ملادے مجھکو

نیکوں کے ساتھہ (۱۰۲) اے محمد یہہ ہیں خبریں غیب کی ہم وحی بھیجتے ہیں اُس

کی تیرے پاس اور تو نہ تھا اُن کے پاس جب اُن سبھوں نے ٹھان لیا اپنا کام کرنا اور

وہ مکر کرتے تھے اور نہیں ہیں اکثر آدمی — گو کہ تو حرص کرے — ایمان والے (۱۰۳) اور

تو اُن سے نہیں مانگتا اُس پر کچھہ بدلا وہ نہیں ہی مگر نصیحت عالموں کے لئے (۱۰۴)

---

† الحوادث جمع حدیث والحدیث هوالحادث و تاویلها مآلها و مآل الحوادث الی قدرة الله تعالی و تکوینه و حکمته والمراد من تاویل الاحادیث کیفیة الاستدلال باصناف الروحانیة والجسمانیة علی قدرة الله تعالی و حکمته و جلاله (تفسیر کبیر تحت آیة ٦)

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَ هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ

(لقد كان في قصصهم عبرة) اب همكو غور كرني چاهئيے كه اس قصه ميں عبرت پكڑنے كي كيا چيزيں هيں — مفسرين نے جوكچهه لكها هو لكها هو مگر چند باتيں بلا شبهه اس ميں نهايت عبرت پكڑنے كي هيں *

سب سے اول حضرت يوسف كي پاكدامني هى — حضرت يوسف جوان تهے اور

اور بہت سي نشانیاں ہیں آسمانوں اور زمین میں اُن پر گذرتي ہیں اور وہ اُن سے موُنہہ پھیر لینے والےہیں ۱۰۵ اور ایمان نہیں لاتے اُن میں کے اکثر اللہ پر مگر ہاں وہ شریک کرنے والے ہیں ۱۰۶ کیا وہ نڈر ہوگئے ہیں اس بات سے کہ اُن پر ڈھکنا ٹوپ آوے عذاب اللہ کا یا آ جاوے اُن پر قیامت نا گہاں اور وہ نہ جانتے ہوں ۱۰۷ کہدے (اے محمد) یہہ ہی میري راہ میں تمکو بلاتا ہوں خدا کي طرف — سمجھہ کے ساتھہ میں اور جس نے میري تابعداري کي ہی (یعني میں بھي سمجھہ یا دلیل کے ساتھہ خدا کي طرف بلاتا ہوں اور جنھوں نے میري تابعداري کي ہی وہ بھي سمجھہ اور دلیل کے ساتھہ خدا کي طرف بلاتے ہیں) اور پاک ہی اللہ اور ہم نہیں ہیں (خدا کے ساتھہ کسیکو) شریک کرنے والوں میں سے ۱۰۸ اور نہیں بھیجا ہم نے تجھہ سے پہلے مگر آدمیوں کو — ہم اُن کے پاس وحي بھیجتے تھے — بستیوں کے رھنے والوں میں سے پھر کیا وہ نہیں پھرے زمین (یعني ملک) میں تاکہ وہ دیکھتے کہ کسطرح ہوا انجام اُن لوگوں کا جو اُن سے پہلے تھے اور بے شک آخرت کا گھر بہتر ہی اُن کے لیئے جو ڈرتے ہیں پھر کیا تم نہیں ڈرتے ۱۰۹ یہاں تک کہ جب نا اُمید ہوگئے رسول اور اُن لوگوں نے گمان کیا کہ اُن کے (یعني رسولوں کي) طرف سے جھوٹ بولا گیا تو آئي اُن کے پاس ہماري مدد پھر بچائے گئے وہ جن کو ہمنے چاہا اور نہیں پھیرا جاتا ہمارا عذاب گنہگار قوم سے ۱۱۰ بے شک تھي اُن کے قصہ میں نصیحت سمجھہ والوں کے لیئے

انسان کا نفس امارہ جواني کے زمانہ میں ادنی سي بات میں پاکدامني سے ڈگمگا دیتا ہی — حضرت یوسف کو اُس ڈگمگا دینے کي اس قدر زیادہ ترغیبیں تھیں جو بہت کم کسي انسان کو ہوسکتي ہیں — عزیز مصر کي عورت جو ایک بادشاہ کي بیگم ہونے کا درجہ رکھتي تھي اُس کي خواستگار تھي — وہ خود بھي جوان اور خوبصورت تھي دنیا

مَا كَانَ حَدِيثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ ﴿۱۱۱﴾

کي تمام نعمتيں یوسف کو دینے پر موجود تھي — وہ اور یوسف ایک محل میں رہتے تھے — جب چاھیں تنہائي میں مل سکتے تھے متعدد دفعہ وہ عورت اس طرح پیش آئي کہ اُس حالت میں ایک جوان مرد کا جوان عورت کي خواهش کو نہ پورا کرنا اگر ناممکن نہیں تو حد سے زیادہ مشکل هی اور باوجود ان تمام باتوں کے حضرت یوسف کا صرف خدا کے ڈر سے اور اس احسانمندي کي وجهہ سے کہ اُس کے شوهر نے مجھے خریدا هی اور پرورش کیا هی اور اپنے گھر میں رکھا هی میں کیونکر اُس کي خیانت کرسکتا هوں پاک دامن رهنا بے انتہا غور کرنے اور نصیحت پکڑنے کے قابل هی — اُدھر خدا کا خوف اور خدا کے احکام کي اطاعت نصیحت دیتي هی اور اُدھر محسن کے احسان کو کبھي نہ بھولنا اور قدرتي جذبات انساني پر بھي احسانمندي کو غالب رکھنا انسانوں کے واسطے بہت بڑي نصیحت هی *

جب عزیز مصر کي عورت نے کہا کہ اگر تو میري بات نہ مانیگا تو میں تجھکو قید خانہ میں بھیج دونگي اور ذلیل کردونگي تو یوسف نے اُس مصیبت اور ذلت کو گوارا کرکے کس سچے دل اور خلوص نیت سے کہا کہ اے میرے پروردگار قیدخانہ مجھکو بہت پیارا هی اُس بات سے جو وہ مجھہ سے چاهتي هی — یہہ قول حضرت یوسف کا کسقدر دل میں اثر کرنے والا اور عبرت اور نصیحت دینے والا هی *

باپ سے کم سني میں مفارقت بھائیوں کا ظلم — اندھے کنوئیں میں ڈال دیئے جانے کي مصیبت بطور غلام کے پکڑے اور بیچے جانے کي ذلت اور پھر عیش اور آرام میں آکر قیدخانہ میں ڈالے جانے کي ذلت و مصیبت سب کو صبر سے سہنا اور هر حالت میں خدا کي مرضي پر راضي رهنا کبھي اُس کي شکایت نکرنا کیا انسانوں کے لیئے عمدہ سي عمدہ نصیحت نہیں هی *

اُس کے بعد جب یوسف بادشاهت کے درجہ پر پہونچ گئے اور بھائیوں پر بخوبي قابو پایا تو اُن کے تمام ظلموں کو جو اُن کے هاتھہ سے سہے تھے اور اُن کي تمام برائیوں اور بدسلوکیوں کو یکلخت بھلا دینا اور نہایت اخلاق و محبت سے اُن کے ساتھہ پیش آنا اور نہایت مصیبت کے وقت پے درپے اور طرح بطرح سے اُن کے ساتھہ سلوک کرنا دنیا میں اُن کي خطاؤں سے

اور نہیں تھي بات جھوٹ بنائي ہوئي و لیکن سچا کرنے والي ھی اُس چیز کي جو سامنے ھی اور تفصیل ھی ھر چیز کي اور ھدایت ھی اور رحمت ھی ایمان لانے والي قوم کے لیئے ۱۱۱

درگذر کرنا اور عاقبت میں اُن کے گناھوں کي معافي چاھنا کیا انسانوں کے لیئے اپنے اخلاق درست کرنے کے لیئے کچھہ کم نصیحت ھی *

ماں باپ کي خدمت اور تعظیم و ادب جو عین بادشاھت کے درجہ پر پہونچ کر حضرت یوسف نے ادا کیا ھمارے لیئے کیسي عمدہ نصیحت ھی *

حضرت یوسف کے بھائیوں نے جو بدسلوکي اپنے بھائي اور اپنے بڈھے باپ کے ساتھہ کي اور آخر کار اُس سے نادم اور پشیمان ہوئے کیا ھمارے لیئے ایسے یا اُس کي مانند کاموں سے بچنے کے لیئے عمدہ نصیحت نہیں ھی *

حضرت یعقوب کو اس واقعہ سے جو رنج پہونچا اور زمانہ دراز تک اُس رنج و مصیبت میں مبتلا رھے مگر ھر حال میں خدا ھي کو یاد رکھا اُسي سے کہا جو کچھہ کہا اُسي سے توقع رکھي جو توقع رکھي اور اگر کوئي لفظ زبان سے نکلا تو یہي نکلا کہ انما اشکو بثي و حزني الی اللہ — تو کیا اُن کي یہہ حالت ھمکو خدا کي مرضي پر راضي اور احسان کا شکر ادا کرنے اور اُس کے رحم کے ھر حالت میں متوقع رھنے کے لیئے کیسي کچھہ نہایت موثر نصیحت نہیں ھی *

پھر اس چھوٹي سورۃ اور مختصر الفاظ میں ان واقعات کو ایسي عمدگي سے بیان کیا ھی کہ لفظوں پر غور کرنے سے ھر ایک بات کي تفصیل اور جزئیات اور انساني جذبات کا نقشہ آنکھوں کے سامنے بندہ جاتا ھی اور وہ واقعات دل میں اثر کرتے ھیں اور خدا کے اس فرمانے پر کہ — ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذي بین یدیہ و تفصیل کل شئی و ھدی و رحمۃ لقوم یومنون — دل سے ایمان آجاتا ھی *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴿٢﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ اَنْهٰرًا وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ وَ فِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٤﴾ وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا هی بڑا مہربان

المر — یہہ هیں آیتیں کتاب (یعني قرآن) کي اور وہ جو بھیجي گئی هی تیرے پاس تیرے پروردگار سے ٹھیک ولیکن اکثر آدمي ایمان نہیں لاتے ۱ اللہ وہ هی جس نے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے کہ تم اُن کو دیکھو (في تفسیر ابن عباس یقال بعمد لا ترونها) پھر قایم ہوا عرش پر اور حکم کے تابع کیا سورج کو اور چاند کو هر ایک چلتا هی میعاد معین تک — تدبیر کرتا هی کام کي اور تفصیل کرتا هی نشانیوں کي تاکہ تم اپنے پروردگار کے ملنے پر یقین کرو ۲ وہ وہ هی جس نے پھیلایا زمین کو اور پیدا کیا اُس میں پہاڑوں اور نہروں کو اور هر قسم کے پھلوں کو — پیدا کیا اُس میں جوڑا جوڑا ڈھانک دیتا هی رات سے دن کو اس میں بے شک نشانیاں هیں اُن لوگوں کے لیئے جو سونچتے هیں ۳ اور زمین میں کے ٹکڑے ایک دوسرے کے پاس پاس هیں اور انگور کے باغ اور کھیتي اور کھجور کے درخت هیں ایک جڑ سے پھوٹے ہوئے اور الگ اُوگے ہوئے سیراب کیئے جاتے هیں ایک هي پاني سے اور فضیلت دیدیتے هیں هم اُن میں سے ایک کو دوسرے پر مزے میں دبیشک اس میں هی البتہ نشانیاں اُن لوگوں کے لیئے جو سمجھتے هیں ۴ اور اگر تو تعجب کرے (اُن کي باتوں میں) تو عجب هی اُن کا کہنا کہ کیا جب هم مٹي ہوجاوینگے تو کیا پھر هم نئي پیدایش میں ہونگے ۵ یہی وہ لوگ هیں جو منکر ہوئے اپنے پروردگار کے اور یہي لوگ هیں کہ طوق ہونگے اُن کي گردنوں میں اور یہي لوگ هیں آگ میں پڑنے والے

هم فيها خلدون ﴿٦﴾ و يستعجلونك بالسيئة قبل الحسنة
و قد خلت من قبلهم المثلت و ان ربك لذو مغفرة
للناس على ظلمهم و ان ربك لشديد العقاب ﴿٧﴾ و يقول
الذين كفروا لولا انزل عليه اية من ربه انما انت منذر
و لكل قوم هاد ﴿٨﴾ الله يعلم ما تحمل كل انثى و ما
تغيض الارحام و ما تزداد و كل شيء عنده بمقدار ﴿٩﴾
علم الغيب والشهادة الكبير المتعال ﴿١٠﴾ سواء منكم من
اسر القول و من جهر به و من هو مستخف باليل
و سارب بالنهار ﴿١١﴾ له معقبت من بين يديه و من
خلفه يحفظونه من امر الله ان الله لا يغير ما بقوم حتى
يغيروا ما بانفسهم و اذا اراد الله بقوم سوء فلا مرد له
و ما لهم من دونه من وال ﴿١٢﴾ هو الذي يريكم البرق خوفا
و طمعا و ينشئ السحاب الثقال ﴿١٣﴾ و يسبح الرعد
بحمده والملئكة من خيفته و يرسل الصواعق فيصيب

وہ اُسي مين هميشه رهينگے ۶ اور جلدي چاهتے هين تجهه سے برائي پهلے بهلائي کے اور بے شک هوچکي هين اُن سے پهلے سزائين اور بے شک تهرا پروردگار بخشش والا هی انسان کے لیئے باوجود اُن کے ظالم هونے کے اور بے شک تهرا پروردگار سخت عذاب دینے والا هی ۷ اور کهتے هين وہ جو کافر هوئے کيون نهين بهيجي گئي اُس پر کوئي نشاني اُس کے پروردگار سے — بات يهه هی که تو ڈرانے والا هی (يعني قيامت کے عذاب سے) اور هر قوم کے لیئے هدايت کرنے والا هی ۸ الله جانتا هی جو کچهه کہ اُٹهاتي هی (يعني اپنے رحم مين) هر ايک عورت اور جو کچهه کہ گهٹا ديتے هين رحم اور جو کچهه کہ بڑها دينے هين (يعني مدت حمل مين) اور هر ايک چيز اُس کے پاس اندازہ پر هی ۹ جاننے والا هی ڈهکي اور کهلي کا بڑا هی بلند مرتبہ کا ۱۰ برابر هی نہ تم مين سے جو کوئي چهپاوے بات کو يا اُس کو پکار کر کهدے اور جو شخص کہ وہ رات مين چهپنے والا هی يا دن مين رستہ چلنے والا هی ۱۱ پے در پے هين اُس کے لیئے (يعني محافظ) اُس کے آگے اور اُسکے پيچهے اُسکي حفاظت کرتے هين الله کے حکم سے — بے شک الله نهين بدلديتا اُس چيز کو جو کسي قوم کے ساتهہ هی جب تک کہ وہ بدل ڈالين اُس چيز کو جو اُن کے دلون مين هی — اور جب ارادہ کرتا هی الله کسي قوم کے ساتهہ برائي کا پهر اُس کے لیئے کوئي پهير دينے والا نهين هی — اور کوئي اُن کے لیئے نهين هی سوا اُس کے (يعني خدا کے) حمايت کرنے والون سے ۱۲ وہ وهي هی جو دکهاتا هی تمکو بجلي ڈرجانے کو اور لالچ کرنے کو اور اُٹهاتا هی بهاري بادل ۱۳ اور تسبيح کرتي هی کڑک ساتهہ اُس کي تعريف کے اور فرشتے اُس کے (يعني خدا کے) ڈر سے - اور بهيجتا هی بجلي کے شعلے پهر اُن کو پهونچا ديتا هی

بِهَا مَنْ يَشَاءُ وَ هُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللّٰهِ وَ هُوَ شَدِيدُ
الْمِحَالِ ﴿١٤﴾ لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ
لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ
فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَ مَا دُعَاءُ الْكٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلٰلٍ ﴿١٥﴾
وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا
وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ﴿١٦﴾ قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
قُلِ اللّٰهُ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ
نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ
تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّورُ أَمْ جَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ
فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ
الْقَهَّارُ ﴿١٧﴾ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا
فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا وَ مِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ
ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلُهُ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ
وَالْبَاطِلَ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَ أَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ

جس کو چاهتا هی اور وہ جهگڑتے هیں (خدا کي قدرت) میں - اور وہ سخت عذاب والا هی ۱۳ اُسیکے لیئے هی پکارنا سچا - اور جو لوگ پکارتے هیں اور کسي کو اُس کے سوا وہ اُن کو کچهه بهي فائدہ مند جواب نهیں دیتے مگر اُن کي مثال هتیلي پهیلاکر پاني کي طرف جانے والي کي هی کہ تا پهونچے پاني اُس کے مُنهه میں اور وہ اُسمیں پهونچنے والا نهیں - اور نهیں هی پکارنا کافروں کا بجز گمراهي کے ۱۵ اور خداهي کے واسطے سجدہ کرتے هیں جوهیں آسمانوں میں اور زمین میں خوشی سے اور نا خوشي سے اور اُن کي پرچهائیاں صبح کو اور شام کو ۱۶ کہدے (اے پیغمبر) کون هی پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا — کہدے کہ الله - کہدے پهر کیا تم پکڑتے هو اُس کے سوا حمایتي وہ اختیار نهیں رکهتے خود اپنے لیئے نفع کا نہ ضرر کا - کہدے کیا برابر هی اندها اور دیکهنے والا یا کیا برابر هیں اندهیریاں اور اوجالا — کیا اُنهوں نے تهیرائے هیں خدا کے لیئے شریک کہ اُنهوں نے پیدا کیا هو مانند اُس کے (یعني خدا کے) پیدا کرنے کے پهر مشتبهہ هوگئي هی اُنپر پیدایش - کہدے الله پیدا کرنے والا هر چیز کا هی وهي یگانہ زبردست هی ۱۷ برسایا آسمان سے پاني پهر بہہ نکلیں ندیاں اپنے اندازہ کے موافق پهر اُٹهایا رو نے جهاگ اُوپر هي اُوپر اور اُس چیز میں جس کو ڈالتے هیں آگ میں گهنا یا اور اسباب بنانے کے لیئے جهاگ (یعني کیت) هی مثل اُس کي — اسیطرح الله بیان کردیتا هی حق اور باطل کو — پهر جو کہ جهاگ هی وہ جاتا رهتا هی نکما هوکر - اور جو کہ وہ چیز هی جو نفع دیتي هی آدمیوں کو

فيمكث في الارض كذلك يضرب الله الامثال للذين
استجابوا لربهم الحسنى والذين لم يستجيبوا له لو ان لهم
ما في الارض جميعا و مثله معه لافتدوا به اولئك لهم
سوء الحساب و ماويهم جهنم و بئس المهاد ﴿۱۸﴾ افمن يعلم
انما انزل اليك من ربك الحق كمن هو اعمى انما
يتذكر اولوا الالباب ﴿۱۹﴾ الذين يوفون بعهد الله ولا
ينقضون الميثاق ﴿۲۰﴾ والذين يصلون ما امر الله به ان
يوصل ويخشون ربهم ويخافون سوء الحساب ﴿۲۱﴾ والذين
صبروا ابتغاء وجه ربهم و اقاموا الصلوة و انفقوا مما
رزقنهم سرا و علانية و يدرءون بالحسنة السيئة اولئك
لهم عقبى الدار ﴿۲۲﴾ جنت عدن يدخلونها و من صلح
من ابائهم و ازواجهم و ذريتهم والملئكة يدخلون عليهم
من كل باب ﴿۲۳﴾ سلم عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار ﴿۲۴﴾
والذين ينقضون عهد الله من بعد ميثاقه و يقطعون

تھہرتي ھی زمین میں اسیطرح بیان کرتا ھی الله مثالوں کو - اُن لوگوں کے لیئے جنھوں نے قبول کیا ھی اپنے پروردگار کو (یعني اُس کي توحید کو) اچھائي اور جن لوگوں نے نہیں قبول کیا اُسکو (یعني اُسکي توحید کو) اگر ھو اُن کے لیئے جو کچھہ کہ زمین میں ھی سب کا سب اور اُسھکي مانند اُس کے ساتھہ البتہ بدلہ دیں ساتھہ اُسکے (یعني ایسا ھونا غیر ممکن تو بدلہ دینا بھي غیر ممکن ھی) وھي لوگ ھیں کہ اُنکے لیئے ھی برائي حساب کي — اور اُنکي جگہہ جہنم ھی اور بری جگہہ ھی ۱۸ کیا پھر وہ شخص جو جانتا ھی کہ یہہ جو بھیجا گیا ھی تیرے پاس تیرے پرور دگار سے سچ ھی اُس شخص کي مانند ھی کہ وہ اندھا ھی - بات صرف اتني ھي ھی کہ نصیحت پکڑتے ھیں عقل والے ۱۹ وہ جو پورا کرتے ھیں الله کے عہد کو اور نہیں توڑتے عہد کو ۲۰ اور وہ جو ملاتے ھیں اُسکو جسکے لیئے الله نے حکم دیا ھی کہ وہ ملائے جاویں اور اپنے پرور دگار سے ڈرتے ھیں اور ڈرتے ھیں برے حساب سے ۲۱ اور جن لوگوں نے صبر کیا اپنے پروردگار کے مونھہ کي (یعني خاص اُسکي چاھت سے) اور قایم رکھا نماز کو اور خرچ کیا اُس میں سے جو ھمنے اُنکو روزي دي ھی چھپاکر یا ظاھر کر کر اور دور کردیتے ھیں اچھي بات سے بري بات کو وھي لوگ ھیں جن کے لیئے ھی پچھلا گھر یعني اُس کي بھلائیاں ۲۲ بہشتیں ھیں ھمیشہ رھنے کي اُس میں وہ جاوینگے اور وہ جو اچھے ھیں اُن کے باپ دادوں اور اُنکي جوروں اور اُنکي اولاد میں اور فرشتے آوینگے اُن کے پاس ھر دروازے سے ۲۳ (کہتے ھوئے کہ) سلامتي ھی تم پر اُس لیئے کہ تم نے صبر کیا اور پھر اچھا ھی پچھلا گھر ۲۴ اور وہ جو توڑتے ھیں الله کا عہد اُس کے مضبوط کرنے کے بعد اور کاٹتے ھیں

مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ أَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْأَرْضِ أُولٰٓئِكَ لَهُمُ

اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ

عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْٓ

اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٨﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ

فِىْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِىْٓ اَوْحَيْنَآ

اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ قُلْ هُوَ رَبِّىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ

بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ

الْاَمْرُ جَمِيْعًا اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ

لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ﴿٣٠﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ

اُسکو جسکے لیئے اللہ نے حکم دیا ہی کہ ملایا جاوے اور فساد کرتے ہیں زمین میں وہي لوگ

ہیں کہ اُنکے لیئے لعنت ہی اور اُنکے لیئے برا گھر ہی ۲۵ اللہ فراخ کرتا ہی روزي کو جس

کے لیئے چاھتا ہی اور تنگ کرتا ہی – اور وہ خوش ہیں دنیا کي زندگي سے اور نہیں ہی

دنیا کي زندگي آخرت (کے مقابلہ میں) مگر بہت تھوڑي چیز ۲۶ اور کہتے ہیں وہ جو کافر

ہوئے کیوں نہیں بھیجي گئي اُسپر کوئي نشاني اُسکے پروردگار کے پاس سے کہدے بیشک اللہ

گمراہ کرتا ہی جسکو چاھتا ہی اور راہ دکہاتا ہی اپني اُسکو جو رجوع کرتا ہی ۲۷ جو ایمان

لائے اور تسلي ہوئي اُنکے دلوں کو اللہ کي یاد سے ہاں اللہ کي یاد سے تسلي پاتے ہیں دل – جو

ایمان لائے اور اچھے کام کیئے خوش حالي ہی اُن کے لیئے اور اچھي ہي جگہہ پھر جانیکے ۲۸

اسیطرح ہمنے تجھکو بھیجا ہی ایک گروہ میں کہ گذر گئي ہیں اُن سے پہلے بہت سے گروہیں

تاکہ تو اُن کو پڑہ سناوے جو کچھہ کہ وحي بھیجي ہی ہم نے تیرے پاس اور وہ کفر کرتے

ہیں بڑے رحم کرنے والے (یعني خدا) کے ساتھہ – کہدے وہي میرا پروردگار ہی نہیں ہی

کوئي معبود مگر وہ – اُسي پر میں نے توکل کیا ہی اور اُسي کي طرف ہی میرا رجوع ۲۹

اور اگر کوئي قرآن ایسا ہوتا کہ اُس سے پہاڑ اُڑائے جاتے یا اُس سے زمین پھاڑي جاتي یا

اُس سے مردے بلائے جاتے (تو بھي وہ ایمان نہ لاتے) بلکہ خدا کے لیئے ہی تمام کام سب

کے سب کیا پھر نہیں جانتے جو ایمان لائے ہیں کہ خدا چاھتا تو بے شک ہدایت کرتا

لوگوں کو سب کو ۳۰ اور ہمیشہ ہوگا اُن لوگوں کو جو کافر ہوئے کہ پہونچیگا اُن کو

بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ
إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن
قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ
عِقَابِ ﴿۳۲﴾ أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ
فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا
مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ
هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ
وَمَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿۳۴﴾ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ
الْمُتَّقُونَ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا تِلْكَ
عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِينَ
آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمِنَ الْأَحْزَابِ
مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ
إِلَيْهِ أَدْعُوا وَإِلَيْهِ مَآبِ ﴿۳۶﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا

اُس سبب سے جو اُنھوں نے کیا ھی کچھ کا دوتنے والا عذاب یا آجاویگا اُن کے گھروں کے پاس جب تک آوے وعدہ الله کا بے شک الله نہیں خلاف کرتا وعدہ کو ۳۱ اور ھاں بےشک ٹھٹھا کیا گیا ھی رسولوں سے تجھہ سے پہلے پھر ھم نے مہلت دي اُن کو جو کافر ھوئے پھر ھم نے اُن کو پکڑا پھر کیسا تھا ھمارا عذاب ۳۲ کیا پھر وہ جو کھڑا ھی ھر ایک کي جان پر (جانتے ھوئے) اُس کو جو وہ کماتے ھیں اور وہ کرتے ھیں الله کے لیئے شریک کہدے (اے پیغمبر) کہ نام رکھو اُن کے (یعني اسماء صفات جیسے رزاق یحیي یمیت عالم خالق وغیرہ) یا تم اُس کو بتاتے ھو وہ چیز جسکو وہ نہیں جانتا زمین میں یا ظاھري باتوں میں سے — بلکہ بنا ٹھہرا دیا ھی اُن لوگوں کے لیئے جو کافر ھوئے اُن کے مکر نے اور روکے گئے ھیں رستہ سے اور جسکو گمراہ کرے الله پھر نہیں اُس کے لیئے راہ بتانے والا ۳۳ اُن کے لیئے ھی عذاب دنیا کي زندگي میں اور بے شک عذاب آخرت کا زیادہ سخت ھی اور کوئي نہیں اُن کے لیئے الله سے بچانے والا ۳۴ مثال بہشت کي جسکا وعدہ کیا گیا ھی پرھیز گاروں سے (یہہ ھی کہ) بہتي ھیں اُن کے نیچے نہریں اُنکے میوے ھمیشہ ھیں اور اُنکي چھاویں-یہہ ھی آخري چیز اُن کي جو پرھیز گار ھوئے اور آخري چیز اُن کے جو کافر ھوئے آگ ھی ۳۵ اور وہ لوگ جنکو ھم نے دي ھی کتاب خوش ھوتے ھیں اُس سے جو اُتارا گیا ھی تیرے پاس اور اُن ھي میں سے بعضے لوگ ھیں جو انکار کرتے ھیں اُس کتاب کي بعض آیتوں کا کہدے اے پیغمبر کہ بات صرف اتني ھی کہ مجھ کو حکم دیا گیا ھوں کہ عبادت کروں الله کي اور نہ شریک کروں اُس کے ساتھہ اُسیکي طرف بلاتا ھوں اور اُسیکي طرف ھی میرا رجوع ۳۶ اور اسي طرح ھم نے اُتارا ھی ایک حکم عربي زبان کا

وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَ اِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَ عَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ وَ هُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ وَ سَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾

اور اگر تو تابعداری کرے اُن کی خواهشوں کی بعد اس کے کہ آ گیا هی تجھکو علم تو نهیں
هی تیرے لیئے الله سے کوئی حمایت کرنے والا اور نہ بچانے والا ۳۷ اور بے شک هم نے بھیجے
رسول تجھہ سے پہلے اورکردیں هم نے اُنکے لیئے جوروئیں اور کچھ بچے اور یہہ نهیں هی رسول کے
لیئے کہ لاوے کوئی نشانی مگر الله کے حکم سے هر ایک کا وقت لکها هوا هی ۳۸ مٹادیتا هی الله
جو چاهتا هی اور قایم رکهتا هی اور اُس کے پاس هی ماں کتابوں کی ۳۹ اور اگر هم تجھکو
دکھادیں بعضی وہ چیزیں جن کا هم اُن سے وعدہ کرتے هیں یا هم تجھکو موت دیں (یعنی
بغیر اُن کے دکھائے) تو (هر حال میں) بات صرف اتنی هی کہ تجھہ پر حکم پہنچا
دینا هی اور هم پر حساب لینا هی ۴۰ کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ هم گھٹاتے آتے هیں زمین
عرب کو (یعنی اُس کے کفر کو) اُس کے کناروں سے (یعنی بسبب اسلام لے آنے اُن قوموں
کے جو اُسکے اطراف میں رهتی هیں) اور الله حکم کرتا هی اور نهیں کوئی پیچھا کرنے والا
اُس کے حکم کا اور وہ جلد حساب لینے والا هی ۴۱ اور بے شک مکر کیا اُنہوں نے جو اُن
سے پہلے تھے پھر الله کے پاس هی مکر سب کا — جانتا هی جو کماتا هی (بھلائی یا برائی)
هر ایک متنفس اور جلد جان لینگے کافر کہ کس کے لیئے هی پچھلا گھر ۴۲ اور کہتے هیں
وہ لوگ جو کافر هوئے تو نهیں هی بھیجا هوا کہدے کہ کافی هی الله گواہ مجھہ میں اور تم
میں اور وہ جن کے پاس هی علم کتاب کا ۴۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓر كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿١﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ وَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿٣﴾ وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٤﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٥﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٦﴾

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا هی بڑا مهربان

الر — یهه کتاب هی هم نے اُس کو اُتارا هی تیرے پاس تاکه تو نکالے لوگوں کو اندهیرے سے روشني کي طرف اپنے پروردگار کے حکم سے رستہ پر بڑي عزت والے تعریف کیئے گئے کي (۱) الله وه هی جس کے لیئے هی جو کچهہ که هی آسمانوں میں اور جو کچهه که هی زمین میں وبتلنا هی، کافروں کے لیئے سخت عذاب سے (۲) جنهوں نے قبول کي هی دنیا کي زندگي اخرت پر اور روکا هی الله کي راه سے اور چاهتے هیں اُس میں کجي وه هیں پرلے درجه کي گمراهي میں (۳) اور نهیں بهیجا هم نے کوئي رسول مگر اُسکي قوم کي زبان میں تاکه اُن کو سمجهاوے پهر گمراه کرتا هی الله جس کو چاهتا هی اور هدایت کرتا هی جس کو چاهتا هی اور وه بهت بڑي عزت والا هی حکمت والا (۴) اور هاں بے شک هم نے بهیجا موسی کو اپنی نشانیوں کے ساتهه که نکال اپني قوم کو اندهیرے سے روشني کي طرف اور نصیحت کر خدا کے دنوں سے (یعني اُن دنوں سے جن میں خدا کي رحمت یا خدا کا غضب لوگوں پر نازل هوا هی) بے شک اس میں هي نشانیاں هر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لیئے (۵) اور جبکه کہا موسی نے اپني قوم کو که یاد کرو الله کی نعمتیں اپنے پر — جب نجات دي تم کو فرعون کے لوگوں سے تمکو دیتے تهے برا عذاب ذبح کرڈالتے تهے تمهارے بیٹے اور زنده رکهتے تهے تمهاري عورتیں اور اس میں آزمایش تهي تمهارے پروردگار سے بهت بڑي (۶)

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ
عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۷ وَ قَالَ مُوْسٰى اِنْ تَكْفُرُوْا اَنْتُمْ وَمَنْ
فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۸ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۹ وَالَّذِيْنَ مِنْ
بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْا
اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَا اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا
لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَا اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۱۰ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ
شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ
وَ يُؤَخِّرَكُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۱۱ قَالُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا
تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ۱۲ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ
اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ
بِسُلْطٰنٍ ۱۳ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۱۴
وَ مَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا وَ لَنَصْبِرَنَّ

اور جب خبردار کردیا تمہارے پروردگار نے کہ اگر تم شکر کروگے تو البتہ زیادہ دونگا

تم کو اور اگر تم کفر کروگے تو بیشک میرا عذاب البتہ سخت هی ۷ اور کہا موسی نے اگر

تم کافر هو جاؤ تم اور وہ جو زمین میں هیں سب کے سب تو بے شک الله بے پرواہ هی

تعریف کیا گیا ۸ کیا نہیں پہونچی تم کو خبر اُن کی جو تم سے پہلے تھے قوم نوح کی اور

عاد کی اور ثمود کی ۹ اور اُن کی جو اُن کے بعد تھے نہیں جانتا کوئی اُن کو سواے الله کے۔

آئے اُن کے پاس اُن کے رسول دلیلوں سمیت پھر ڈالے اُنھوں نے اپنے هاتھہ اپنے موٹھوں میں

اور کہا بے شک هم نہیں مانتے اُس کو جس کے ساتھہ تم بھیجے گئے هو اور بے شک هم البتہ

شک میں هیں اُس سے جس کی طرف تم هم کو بلاتے هو زیادہ شک کرنے والے ۱۰ اُن کے

رسولوں نے کہا کہ کیا الله میں شک هی — پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا — تم کو

بلاتا هی تاکہ بخشے تمہارے لیئے تمہارے گناہ اور مہلت دے تمکو ایک وقت معین تک ۱۱

بولے کہ تم نہیں هو مگر ایک آدمی هم سے — چاهتے هو کہ روکو هم کو اُس سے کہ جو

عبادت کرتے تھے همارے باپ دادا پھر همارے پاس اس کی کوئی صاف دلیل لاؤ ۱۲ اُن کے

رسولوں نے کہا کہ هم نہیں هیں مگر آدمی تم جیسے - لیکن الله عنایت کرتا هی جسپر

چاهتا هی اپنے بندوں میں سے اور همارے لیئے نہیں هی کہ هم لویں تمہارے پاس کوئی دلیل

(یعني معجزہ) ۱۳ مگر الله کے حکم سے اور الله پر چاهیئے بھروسا کریں ایمان والے ۱۴

اور کیا هی همارے لیئے کہ هم نتوکل کریں الله پر اور بے شک اُس نے همکو بتائے هیں

همارے رستے — اور هاں هم صبر کرینگے

عَلٰی مَآ اٰذَیْتُمُوْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِرُسُلِھِمْ لَنُخْرِجَنَّکُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا فَاَوْحٰٓی اِلَیْھِمْ رَبُّھُمْ لَنُھْلِکَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَنُسْکِنَنَّکُمُ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِھِمْ ذٰلِکَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۷﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَ خَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۱۸﴾ مِّنْ وَّرَآئِہٖ جَھَنَّمُ وَ یُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ﴿۱۹﴾ یَّتَجَرَّعُہٗ وَلَا یَکَادُ یُسِیْغُہٗ وَ یَاْتِیْہِ الْمَوْتُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَّ مَا ھُوَ بِمَیِّتٍ وَ مِنْ وَّرَآئِہٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ ﴿۲۰﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ اَعْمَالُھُمْ کَرَمَادِ اشْتَدَّتْ بِہِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا کَسَبُوْا عَلٰی شَیْءٍ ذٰلِکَ ھُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ﴿۲۱﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنْ یَّشَاْ یُذْھِبْکُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۲۲﴾ وَّ مَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ﴿۲۳﴾ وَ بَرَزُوْا لِلّٰہِ جَمِیْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْٓا اِنَّا کُنَّا لَکُمْ تَبَعًا فَھَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ﴿۲۴﴾

اسپر جو ایذا دو تم همکو اور الله پر چاهیئے که بهروسا کریں بهروسا کرنے والے ۱۸ اور کہا

اُنہوں نے جو کافر ہوئے اپنے رسولوں کو که البته هم تمکو نکال دینگے اپنے ملک سے یا یہه

که تم پهر آؤ همارے دین میں پهر وحي بهیجي الله نے اُن کے پاس که البته هم هلاک کرینگے

ظالموں کو ۱۶ اور البته تمکو هم بساوینگے ملک میں اُن کے بعد - یہه اُس کے لیئے هی جو

ڈرتا هی میرے سامنے حاضر ہوکر کهڑے ہونے سے اور ڈرتا هی میرے عذاب سے ۱۷ اور اُنہوں

نے فتح چاهي اور برباد هوگئے تمام سرکش اور عناد کرنے والے ۱۸ اور اس کے بعد جهنم هی

اور پلایا جاویگا پاني کچ لهوسا ۱۹ کهونٹ کهونٹ اُس کا لیگا اور یہه نهوسیگا نه اُس کو

حلق سے اوتار سکے اور اُس کے پاس آویگي موت هر جگهه سے اور وه مرده نهوگا اور

اُس کے بعد عذاب هی سخت ۲۰ مثال اُن لوگوں کي جو کافر ہوئے (یہه هی که) اُن کے

اعمال راکهه کي مانند هیں جسپر شدت سے هوا چلي هو جهکڑ کے دن میں — نه قابو

رکهیں گے اپنے کمائے ہوئے میں سے کسي چیز پر اور یہه هی وهي پر لے درجه کي گمراهي ۲۱

کیا تو نہیں دیکهتا که الله نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو ٹهیکم ٹهیک اگر چاهے

اُٹهالے تمکو اور لے آوے نئي خلقت ۲۲ اور یہه نہیں هی الله پر کچهه مشکل ۲۳ اور

حاضر ہونگے الله کے سامنے سب پهر کہینگے ضعیف لوگ اُن سے جو تکبر کرتے تهے که بےشک

هم تمہارے تابع تهے پهر کیا تم هم سے اُٹها دینے والے هو الله کے عذاب سے کچهه بهي ۲۴

قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ وَ قَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ وَ مَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ﴿۲۲﴾ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَ لُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَ اُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۵﴾ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اِجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۷﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ وَ يُضِلُّ

کہینگے کہ اگر اللہ ہمکو ہدایت کرتا تو ہم تمکو ہدایت کرتے — برابر ہی ہم پر کہ ہم تڑپا
کریں یا ہم صبر کریں نہیں ہی ہمارے لیئے کوئي جگہہ مخلصي کي (۲۵) اور شیطان نے کہا
کہ جب فیصل کردیا گیا کام بےشک اللہ نے تمکو وعدہ دیا سچا وعدہ اور میں نے تمکو وعدہ
دیا پھر میں نے تم سے وعدہ خلاف کیا اور نہ تھا مجھکو تمپر کچھہ زور (۲۶) مگر یہہ کہ میں نے
تمکو بلایا (یعني اپني تابعداري کرنے کو) پھر تمنے مجھکو مان لیا پھر مجھکو ملامت
مت کرو اور ملامت کرو اپنے آپ کو — اور میں نہیں تمہاري فریاد کو پہونچنے والا اور نہ تم
میري فریاد کو پہونچنے والے — بے شک میں نے کفر کیا اس سے کہ شریک کیا تم نے مجھکو
اس سےپہلے بےشک ظالم اُن کے لیئے ہی عذاب دکھہ دینے والا (۲۷) اور داخل ہوینگے وہ لوگ
جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے جنت میں بہتي ہیں اُس کے نیچے نہریں ہمیشہ رہینگے
اُس میں اپنے پروردگار کے حکم سے اُن کي دعا اُس جگہہ آپس میں ملنے میں ہی سلام (۲۸)
کیا تونے نہیں دیکھا کہ کیونکر بتائي اللہ نے مثال - اچھي بات اچھے درخت کي مانند ہی
اُس کي جڑ مضبوط ہی اور اُس کي ٹہنیاں آسمان میں ہیں (۲۹) دیتا ہی اپنا میوہ
ہر وقت اپنے پروردگار کے حکم سے — اور بتاتا ہی اللہ مثالیں لوگوں کو تاکہ وہ نصیحت
پکڑیں (۳۰) اور مثال بري بات کي برے درخت کي مانند ہی کہ جم گیا ہی زمین کے
اوپر سے اور اُس کو کچھہ پائداري نہیں ہی (۳۱) مضبوط رکھتا ہی اللہ اُن لوگوں کو جو
ایمان لائے مضبوط بات پر دنیا کي زندگي میں اور آخرت میں - اور گمراہ کرتا ہی

الله الظلمين و يفعل الله مايشاء ﴿٢٢﴾ الم تر الى الذين
بدلوا نعمت الله كفرا و احلوا قومهم دار البوار ﴿٢٣﴾
جهنم يصلونها و بئس القرار ﴿٢٤﴾ و جعلوا لله اندادا
ليضلوا عن سبيله قل تمتعوا فان مصيركم الى النار ﴿٢٥﴾
قل لعبادى الذين امنوا يقيموا الصلوة و ينفقوا مما رزقنهم
سرا و علانية من قبل ان ياتى يوم لا بيع فيه و لا
خلل ﴿٢٦﴾ الله الذى خلق السموت و الارض و انزل من
السماء ماء فاخرج به من الثمرت رزقا لكم و سخر لكم
الفلك لتجرى فى البحر بامره و سخر لكم الانهار
و سخر لكم الشمس والقمر دائبين و سخر لكم اليل
والنهار و اتيكم من كل ما سالتموه و ان تعدوا نعمت
الله لا تحصوها ان الانسان لظلوم كفار ﴿٢٧﴾ و اذ قال
ابرهيم رب اجعل هذا البلد امنا و اجنبنى و بنى ان
نعبد الاصنام ﴿٢٨﴾ رب انهن اضللن كثيرا من الناس فمن

الله ظالموں کو اور کرتا هی الله جو چاهتا هی (۲۷) کیا تونے غور نہیں کي اُن لوگوں کي طرف
جنھوں نے بدل دیا الله کي نعمت کو کفر سے اور گرا دیا اپني قوم کو هلاکي کے گھر میں (۲۸)
که جہنم هي پہونچینگے وهاں اور بہت بري هی ٹھہرنے کي جگہه (۲۹) اور ٹھہرایا انھوں نے
الله کے لیئے شریک تاکه گمراه کریں اُس کے رستته سے پھر فائده اُٹھا لو پھر بےشک تمہارا جانا
هی آگ کي طرف (۳۰) کہدے (اے پیغمبر) اُن لوگوں کو جو ایمان لائے هیں ادا کرتے هیں
نماز کو اور دیتے هیں اُس میں سے جو هم نے اُن کو روزي دي هی چھپاکر اور ظاهر کرکر
اس سے پہلے که آوے وه دن که نه اُسمیں بیچنا هی اور نه دوستي (۳۱) الله وه هی جس نے
پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور برسایا آسمان سے پاني پھر اُس سے نکالي میووں میں سے
تمہارے لیئے روزي اور تمہاري مرضي کے مطابق کیا کشتي کو تاکه چلے دریا میں اور تمہاري
مرضي کے موافق کیا نہروں کو ـ اور تمہاري مرضي کےموافق کیا سورج اور چاند کو جو اپنا کام
یکساں کرتے رهینگے اور تمہاري مرضي کے موافق کیا رات کو اور دن کو اور دیا تمکو اُس
هر چیز سے که تم نے اُس کو مانگا اور اگر تم گنو الله کي نعمتوں کو نه سبکو جمع کرسکوگے
بےشک انسان البته ظالم هی کفران کرنے والا (۳۴) اور جب کہا ابراهیم نے اے میرے پروردگار
کردے اس قصبه (یعني مکه) کو امن والا اور الگ رکھه مجھکو اور میرے بیٹوں کو اس سے
که هم پوجیں بتوں کو (۳۵) اے میرے پروردگار بے شک اُنھوں نے گمراه کیا بہتوں کو لوگوں
میں سے پھر جس نے میري

تَبِعَنِي فَاِنَّهٗ مِنِّي وَ مَنْ عَصَانِي فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾
رَبَّنَا اِنِّي اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ
بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ
النَّاسِ تَهْوِي اِلَيْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾
رَبَّنَا اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَ مَا نُعْلِنُ وَ مَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ
مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّي لَسَمِيْعُ
الدُّعَاءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا
وَ تَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْلِي وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ
يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ
اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِيْنَ
مُقْنِعِي رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَ اَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ﴿۴۳﴾ وَ
اَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
رَبَّنَا اَخِّرْنَا اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۴﴾ نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَ نَتَّبِعِ

پیروی کی تو بے شک وہ مجھہ سے ہی اور جس نے میری نافرمانی کی تو پھر تو بخشنے والا ہی مہربان (یعنی اُن کے گناہ کو بخش کر سیدھی راہ پر لا) ۳۹ اے ہمارے پروردگار بے شک میں نے بسایا ہی اپنی اولاد میں سے بن کھیتی کے میدان میں تیری حرمت والے گھر کے پاس اے ہمارے پروردگار اس لیئے کہ ادا کرتے رهیں نماز (معلوم هوتا هی کہ اُس زمانہ کی نماز حلقہ باندھہ کر اور پھرتے جاکر خدا کا ذکر کرنا تھی جس کو اس زمانہ میں طواف کہتے ھیں) پھر کردے لوگوں میں سے چند دل ایسے کہ جھکیں اُن کی طرف اور روزی دے اُن کو پھلوں سے تاکہ شاید وہ شکر کریں ۴۰ اے ھمارے پروردگار تو جانتا هی جو کچھہ هم چھپاتے ھیں اور جو کچھہ هم ظاهر کرتے ھیں اور نہیں چھپی هوئی هی الله پر کوئی چیز بھی زمین میں کی اور نہ آسمانوں میں کی — تمام شکر هی الله هی کے لیئے جس نے بخشا مجھکو بڑھاپے پر اسمعیل کو اور اسحق کو بےشک میرا پروردگار البتہ سننے والا هی دعا کا ۴۱ اے میرے پروردگار مجھکو کر همیشہ ادا کرنے والا نماز کا اور میری اولاد میں بھی اے ھمارے پروردگار اور قبول کر میری دعا — اے ھمارے پروردگار بخش دے مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور مسلمانوں کو جس دن قایم هو حساب ۴۲ اور هرگز مت خیال کر (اے مخاطب) الله کو بے خبر اُس چیز سے کہ کرتے ھیں ظالم — بات صرف یہہ هی کہ اُنکو پیچھے رکھتا هی اُس دن کے لیئے جس میں پتھرا جاوینگی آنکھیں ۴۳ دیکھتے هوئے اپنے سروں کو اونچا کیئے هوئے نہ جھپکیگی اُن کی طرف اُن کی پلک اور اُن کے دل اُڑے جاتے ھیں اور ڈرا لوگوں کو اُس دن سے کہ آویگا اُن کو عذاب ۴۴ پھر کہینگے وہ لوگ جو ظالم هوئے اے ھمارے پروردگار اخیر کو رکھہ همکو تھوڑی مدت تک ۴۵ هم قبول کریں تیرے بلانے کو اور هم پیروی کریں

الرسل أو لم تكونوا أقسمتم من قبل ما لكم من زوال ﴿٤٦﴾
وسكنتم في مسكن الذين ظلموا أنفسهم وتبين لكم كيف
فعلنا بهم وضربنا لكم الأمثال وقد مكروا مكرهم وعند
الله مكرهم وإن كان مكرهم لتزول منه الجبال ﴿٤٧﴾ فلا
تحسبن الله مخلف وعده رسله إن الله عزيز ذو انتقام ﴿٤٨﴾
يوم تبدل الأرض غير الأرض والسموت وبرزوا لله الواحد
القهار ﴿٤٩﴾ وترى المجرمين يومئذ مقرنين في الأصفاد ﴿٥٠﴾
سرابيلهم من قطران وتغشى وجوههم النار ليجزي الله
كل نفس ما كسبت إن الله سريع الحساب ﴿٥١﴾ هذا
بلغ للناس ولينذروا به وليعلموا أنما هو إله واحد
وليذكر أولوا الألباب ﴿٥٢﴾

رسولوں کي (جواب ملیگا) که کیا تم قسم نہ کھاتے تھے اس سے پہلے که نہیں ھی تمہارے لیئے کچھه زوال ۴۶ اور تم رھتے تھے اُن لوگوں کے رھنے کي جگهه میں جنهوں نے ظلم کیا اپنے پر آپ اور ظاھر ھوا تم پر که کس طرح ھم نے کیا اُن کے ساتهه اور بتائیں ھم نے تمکو مثالیں - اور بے شک اُنہوں نے مکر کیا تھا اپنا مکر اور الله کے پاس ھی اُن کا مکر - اور نه تھا اُن کا مکر که ٹل جاوے اُس سے پہاڑ (یعني ایسا نہ تھا که حق کو باطل کردے) ۴۷ پھر ھرگز خیال مت کر الله کو که خلاف کرنے والا ھی اپنے وعدہ کو اپنے رسولوں کے ساتهه - بے شک الله بڑا ھی بدلا لینے والا ۴۸ اُس دن که بدل جاویگي زمین اور طرح اس زمین کے اور (بدل جاوینگے) آسمان اور حاضر ھونگے سامنے الله واحد قہار کے ۴۹ اور تو دیکھیگا گنہگاروں کو اُس دن جکڑي ھوئي زنجیروں میں ۵۰ لباس اُن کے قطران کے ڈھانک لیگي اُن کے مونہوں کو آگ تاکه بدلہ دے الله ھر ایک شخص کو جو اُس نے کمایا ھی بےشک الله جلد لینے والا ھی حساب کا ۵۱ یہه پہونچا دیتا ھی لوگوں کو اور تاکه وہ اُس سے ڈریں اور جان لیں که بات صرف یہه ھی که وھي ھی معبود اکیلا اور تاکه نصیحت پکڑیں عقل والے ۵۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٢﴾ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ وَ مَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَ لَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٥﴾ وَ قَالُوْا يٰاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٦﴾ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ مَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿٨﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٩﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٠﴾ وَ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١١﴾ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٢﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ قَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَ لَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿١٤﴾ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿١٥﴾ وَ لَقَدْ جَعَلْنَا

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا ھی بڑا مہربان

الر — یہہ ھیں آیتیں کتاب کی اور بیان کرنے والی قرآن کی (۱) کسیؔ نہ کسی وقت
چاھینگے وہ جو کافر ھوئے — اگر ھم مسلمان ھوتے (تو کیا اچھا ھوتا) (۲) چھوڑ دے اُن کو
کھاویں اور فائدہ اُٹھاویں اور غفلت میں ڈال اُن کو دور دراز اُمید پھر وہ جلد جان لینگے (۳)
اور ھم نے ھلاک نہیں کیا کسی بستی کو مگر اُس کے لیئے لکھا ھوا معلوم تھا (۴) نہیں آگے
بڑھ جاتی کوئی گروہ اپنے وقت سے اور نہ پیچھے رہ جاتی ھی (۵) (کافروں نے) کہا اے وہ
شخص جس پر اُتارا گیا ھی ذکر (یعنی قران) — بے شک تو دیوانہ ھی (۶) کیوں نہیں
لاتا ھمارے پاس فرشتے اگر توسچوں میں سے ھی (۷) ھم نہیں اُتارتے فرشتے مگر ٹھیک وقت
پر اور وہ اُس وقت نہونگے مہلت دیئے گئے (۸) بے شک ھم نے اُتارا ھی ذکر (یعنی قران)
کو اور بے شک ھم اُس کے لیئے البتہ حفاظت کرنے والے ھیں (۹) اور البتہ ھم نے بھیجے تھے
(پیغمبر) تجھہ سے پہلے اگلے فرقوں میں (۱۰) اور نہیں آیا تھا اُن کے پاس کوئی پیغمبر
مگر کہ وہ اُس کے ساتھہ ٹھٹا کرتے تھے (۱۱) اسی طرح ھم راہ دیتے ھیں ٹھٹے کو گنہگاروں کے
دل میں (۱۲) وہ اُس پر ایمان نہیں لاتے اور اسی طرح پر چلا گیا ھی طریقہ پہلوں کا (۱۳)
اور اگر ھم اُن پر کھولدیں ایک دروازہ آسمان سے پھر وہ ھیں کہ اُس میں چڑھ جاویں (۱۴)
البتہ کہینگے کہ اور کچھہ نہیں بجز اس کے کہ ھماری آنکھوں پر تحقیق بندشؔ کی ھی
بلکہ ھم ایک گروہ ھیں جادو کیئے ھوئے (۱۵) اور بے شک ھم نے پیدا کیئے ھیں

فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿۱۷﴾

---

(۱۶) — فی السماء بروجا — بروج صیغہ جمع کا هی اور برج اُس کا واحد هی برج کے معنی اُس شے کے هیں جو ظاهر اور اپنے هم مثل چیزوں سے ممتاز هو — عمارت کا وہ حصہ جو ایک خاص صورت پر بنایا جاتا هی گو وہ جزو اُس عمارت کا هوتا هی مگر عمارت کے اور جزوں سے ممتاز اور نمایاں هوتا هی اُسکو برج کہتے هیں ٭

اهل هیئت نے جب ستاروں پر غور کی اور اُنکو دیکھا کہ کچھہ ستارے ایسی طرح پر متصل واقع هوئے هیں کہ باوجودیکہ وہ اوروں سے بڑے اور اوروں سے کچھہ زیادہ روشن نہیں هیں مگر ایک خاص طرح پر واقع هونے سے وہ اور سب سے علیحدہ دکھائی دیتے هیں اور نمایاں هیں — پھر اُن کے نمایاں هونے کی ایک بڑی وجھہ یہہ هوئی کہ اُنہوں نے دیکھا کہ سورج دولابی چال پر چلتا هوا نہیں معلوم هوتا بلکہ حمائلی طور پر چلتا هوا معلوم هوتا هی اور یہہ اُس کا چلنا اُنہیں ستاروں کے نیچے نیچے معلوم هوتا هی — اسوجھہ سے وہ ستارے اور ستاروں سے زیادہ ممتاز و نمایاں هوگئے ٭

اسکے بعد اهل هیئت نے دیکھا کہ اسطرح پر اور ایسے موقع سے جو اوروں سے ممتاز هوں متعدد مجمعے ستاروں کے واقع هیں مگر اُن میں بارہ مجمعوں کو اس طرح پر پایا کہ وہ ایسی ترتیب سے واقع هیں کہ اگر اُن سب پر ایک دائرہ فرض کیا جاوے تو کرہ پر دائرہ عظیمہ هوگا — پھر اُن کو سورج بھی اس طرح پر چلتا هوا دکھائی دیا اور اُسی طرح سورج کے چلنے سے اختلاف فصول اُن کو متحقق هوا — پس اُنہوں نے اُن ستاروں کے بارہ مجمعوں کی تعداد کے موافق آسمان کے بارہ مساوی حصہ فرض کیئے اور هر ایک حصہ اُن ستاروں کے ایک ایک مجمعے کے لیئے قرار دیا اور هر حصہ کا نام برج رکھا کیونکہ اپنے ستاروں کے خاص مجمع سے وہ علیحدہ ممتاز اور نمایاں تھا ٭

اسکے بعد اهل هیئت نے چاها کہ هر ایک برج کے جدے جدے نام رکھے جاویں تاکہ اُس نام سے اُس حصہ اور ستاروں کے مجمع کو بتا سکیں اُنہوں نے خیال کیا کہ اگر ان ستاروں کے مجمع میں سے جو ستارے کناروں پر واقع هیں اگر اُن کو خطوط سے ملا هوا فرض کریں تو کیا صورت پیدا هوتی هی اس طرح خیال کرنے سے کسی کی صورت انسان کی بن گئی تھی، کسی کی جانور کی وغیرہ وغیرہ اس لیئے اُنہی ناموں سے اُنہوں نے اُس حصہ کو اور

آسمان میں برج اُن کو خوشنما کیا هی دیکھنے والوں کے لیئے (١٦) اور هم نے اُن کو محفوظ

رکھا هی هر ایک شیطان راندے گئے سے (١٧)

اُس مجتمع ستاروں کو موسوم کیا اور اُس کے یہہ نام قرار دیئے *

حمل — ثور — جوزا — سرطان — اسد — سنبلہ — میزان — عقرب — قوس — جدي — دلو — حوت *

غالبا یہہ تفتیش اولا مصریوں نے کي هوگي جہاںکا آسمان همیشه ابر وغیرہ سے صاف رهتا تها اور همیشه اُنکو ستارونکے دیکھنے کا اور اُنکو پہچاننے کا بخوبي موقع ملتا تها مگر یہہ نام اور یہہ تقسیم تمام قوموں میں اور بہت قدیم زمانه کی عرب جاهلیت میں عام هوگئي تهی اور آسمان کے اُس حصه کو برج سے اور اُس کے کل حصوں کو جو تعداد میں بارہ تھے بروج سے نامزد کرتے تھے اُسی کی نسبت خدا نے فرمایا ولقد جعلنا فی السماء بروجاً وزینٰها للناظرین — پس جن مفسرین نے بروجا کي تفسیر قصورا سے کي هی بلاشبہه یہہ اُنکا قصور هی خدا نے تو اُسي چیز کو بروج کہا هی جسکو اهل عرب بلکه تمام قومیں بروج سمجھتي تهیں — اور نہایت نادانی هی اگر ان بروج کي تفسیر میں سورہ نسا کي یہہ آیت پیش کي جاوے که — اینما تکونوا یدرککم الموت و لو کنتم في بروج مشیدة *

(١٧) و حفظناها من کل شیطان رجیم — اس آیت کے تو یہہ معنی هیں که همنے اُس کو یعني آسمان کو یا اُنکو یعني برجوں کو محفوظ رکھا شیطان پهٹکارے گئے سے — اور سورہ صافات میں اسي کی مانند ایک آیت هی جسکے معنی یہہ هیں که — همنے خوشنما کیا دنیا کے آسمان کو ستاروں کي خوشنمائي سے اور محفوظ کیا هر شیطان سرکش سے — شاہ رفیع الدین صاحب نے حفظا کو جو سورہ صافات میں هی — مفعول له قرار دیا هی زینا کا اور اُس کا یہہ ترجمه کیا هی که "واسطے حفاظت کے هر شیطان سرکش سے" — جس کا یہہ مطلب هی که ستاروں سے آسمان کو محفوظ کیا هی — یہہ ترجمه صحیح نہیں هی اور ابن عباس کے نام سے جو تفسیر مشہور هی اُس میں حفظا کي تفسیر کي هی که "حفظنا بالنجوم" یعني میئے آسمان کي حفاظت کی ستاروں سے — اس تفسیر سے بهي حفظا مفعول له پایا جاتا هی — یہہ تفسیر بهي صحیح نہیں هی حفظا کے پہلے حرف واو عاطفه هی اور عطف جمله کا جمله پر هی مگر باوجود موجود

انا زینا السماء الدنیا بزینة الکواکب و حفظا من کل شیطان مارد — ٣٧ صافات — ٦ و ٧

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ (۱۸)

هوئے واو کے حفظا کو مفعول‌له قرار دینا در حالیکه اُس کے ما قبل کوئي مفعول‌له جسپر اُس کا عطف هوسکے نہیں هی — صحیح نہیں هوسکتا — پس صاف بات هی که یہه جمله علحدة هی اور بقرینه علحدة هوئے جمله کے حفظا مفعول هی فعل محذوف حفظنا کا — پس شاه ولي‌الله صاحب نے جو فارسي ترجمه کیا هی وہ صحیح هی که " و نگاه داشتیم از هر شیطان سرکش " مگر اُنہوں نے اُس کے مفعول کو ظاهر نہیں کیا که " کرانگاه داشتیم — پس اگر اُس کا مفعول بتادیا جاوے تو مطلب صاف هو جاتا هی — یعني و نگاه داشتیم آسمان را یا کواکب را — مگر جب هم قرآن مجید کي ایک آیت کي تفسیر دوسري آیت سے کریں تو صاف یہه تفسیر هوتي هی که خدا تعالی نے سورة حجر کي آیت میں صاف فرمایا هی که " و حفظناها " پس سورة صافات میں جو الفاظ حفظا آئے هیں اُن کي تفسیر اُسي کے مطابق یہه هی که و حفظناها حفظا من کل شیطان مارد — یعني هم نے آسمان کو یا ستاروں کو هر طرح کي حفاظت میں شیطان سرکش سے محفوظ رکها هی *

سورة ملک میں جو خدا نے یہه فرمایا هی که " و زینا السماء الدنیا بمصابیح و جعلناها رجوما للشیاطین — رجوما کے معني مارنے یا پتہر مارنے کے اور شیاطین سے جن یا اور کوئی وجود غیر مرئي سمجهنا رجما بالغیب بات کہني هی صاف بات هی که شیاطین سے شیاطین الانس مراد هیں اور رجوما سے اُن شیاطین کا رجما بالغیب یعني اُن کي اٹکل پچو باتیں بنانا مراد هی چنانچه مفسرین نے بهي کہا هی که شیاطین سے مراد شیاطین الانس هیں جو کہتے تہے که همکو آسماني چیزیں مل جاتي هیں اور ستاروں کے حساب سے اُن کو سعد و نحس ٹهیراکر پیشین گوئي کرتے تہے — تفسیر کبیر میں بهي اسي کے مطابق ایک قول نقل کیا هی که همنے آسمان کے ستاروں کو ایک ظن اور غیب کي اٹکل پچو بات کہنے کو آدمیوں کے شیطانوں کے لیئے بنایا هی اور یہه وہ لوگ هیں جو نجوم سے احکام بتاتے هیں *

رجوما للشیاطین اے انا جعلناها ظنونا و رجوما للغیب لشیاطین الانس و هم الاحکامیون من المنجمین — تفسیر کبیر متعلق سورة الملک صفحه ۳۲۰ —

پس خدا تعالی کے اس کلام — و حفظناها من کل شیطان رجیم و حفظا من کل شیطان مارد کے معني یہه هیں که همنے آسمان کے برجوں کو یا آسمان کے ستاروں کو شیاطین الانس سے محفوظ رکها هی اور اسي لیئے وہ اُن سے کوئي سچي اور صحیح پیشین گوئي نہیں حاصل کرسکتے — بجز ظن اور رجما للغیب کے *

مگر جس نے چورایا سننے کو (یعني کوئي بات معلوم کرلي) تو پیچھے پڑتا ھی اُس کے شعلہ روشن ۱۸

یہہ اعتقاد جو کفار عرب کا تھا کہ جن آسمانوں پر جاکر ملاء اعلي کي باتیں سن آتے ھیں اور کاھنوں کو خبر کر دیتي ھیں اُس کي نفي خدا تعالی نے سورۃ صافات میں فرمائي ھی جہاں کہا ھی نہیں سن سکتے ھیں ملاء اعلی کو اور ڈالا جاتا ھی اُن پر شہاب ھر طرف سے مردود ھونے کو مگر جس نے اوچک لیا اوچک لینا اُس کے پیچھے پڑتا ھی شہاب روشن ٭

لا یسمعون الی الملاء الاعلی و یقذفون من کل جانب دحورا و لہم عذاب واصب الامن خطف الخطفۃ فاتبعہ شہاب ثاقب — ۳۷ صافات ۸ و ۹ و ۱۰

اور اس سورۃ میں فرمایا ھی الا من استرق السمع فاتبعہ شہاب مبین — یعني ھمنے محفوظ کیا ھی آسمان کے برجوں کو ھر ایک شیطان رجیم سے مگر جو چرالیوے سننے کو پھر پیچھے پڑتا ھی اُس کے شہاب روشن — اس آیت کے مطلب میں اور سورۃ صافات کي آیت کے مطلب میں کچھہ فرق نہیں ھی سورۃ صافات میں آیا ھی خطف الخطفۃ یعني اوچک لیا اوچک لینا اور یہہ نہیں بتایا کہ کیا اوچکا اُس سے سمع کا اوچک لینا تو ھو نہیں سکتا اس لیئے کہ اُسکی نفي کي گئی ھی نہایت شدت سے سمع کے سین اور میم کو مشدد کرکے پس کسي اور امر کا اُچک لینا سوائے سمع کے مراد ھی ٭

مگر سورۃ حجر میں استراق سمع بیان کیا ھی تو ظاھر ھی کہ اُس جگہہ لفظ سمع کا کفار کے خیال کي مناسبت سے بولا گیا ھی نہ حقیقي معنوں میں اُس کو یوں سمجھنا چاھیئے کہ مثلا لوگ کسي کي نسبت کہیں کہ فلاں شخص بادشاہ کے دربار کی باتیں سن سنکر لوگوں کو بتادیا کرتا ھی اُس کے جواب میں کہا جاوے کہ نہیں وہ بادشاہ کے دربار تک کب پہونچ سکتا ھی اور بادشاہ کے دربار کي باتیں کب سن سکتا ھی یوں ھي ادھر اُدھر سے کوئي بات اُڑا لیتا ھی یا سن لیتا ھی تو اس سے ھرگز یہہ مطلب نہیں ھوتا کہ وہ شخص در حقیقت دربار کی باتیں سن لیتا ھی اسي طرح ان دونوں آیتوں میں الفاظ خطف الخطفۃ اور استرق السمع کے واقع ھوئے ھیں جو کسیطرح واقعي سننے پر دلالت نہیں کرتے خصوصاً ایسي حالت میں کہ سمع سے بتاکید نفي آئي ھی — بات یہہ ھی کہ کفار پیشین گوئي کرنے کے دو حیلے کرتےتھے ایک یہہ کہ جن ملاء اعلی کي باتوں کو سنکر اُن کي خبر کر دیتے ھیں دوسرے ستاروں کي حرکت اور ھبوط و عروج اور منازل بروج اور کواکب کے سعد و نحس ھونے سے احکام دیتے تھے وہ سب غلط اور جھوٹ تھے مگر بعض صحیح بھي

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَ مَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَ اَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ

ھوتے تھے مثلاً کسوف و خسوف کي پيشين گوئي يا کواکب کے اقتران اور ھبوط و عروج کي پيشين گوئی اسي امر کو جو درحقيقت ايک حسابي امر مطابق علم ھيئت کے ھی خدا تعالی نے دو جگھہ ايک جگھہ بلفظ استرق السمع اور دوسري جگھہ بلفظ خطف الخطفة سے تعبير کيا ھی اور اُسي کے ساتھہ فاتبعہ شہاب ثاقب سے - اُس سے زيادہ کي پيشين گوئي کو معدوم کرديا ھی *

فاتبعہ شہاب مبين — شہاب کے معني ھيں شعلہ آتش کے اور اُس انگارے کو جو بھڑکتا ھوا ھو اُس کو خدا نے شہاب مبين سے تعبير کيا ھی جيسا کہ سورۂ نمل ميں بيان ھوا ھی *

شہاب يا شہاب ثاقب يا شہاب مبين کا اُس آتشين شعلہ پر اطلاق ھوتا ھی جو کائنات الجو ميں اسباب طبعي سے پيدا ھوتا ھی اور جو کسي جہت ميں دور تک چلاجاتا ھی اور جس کو اُردو زبان ميں تارہ ٹوٹنا بولتے ھيں *

فاتبعہ شہاب ثاقب - ۳۷ - صافات - ۱۰

اذ قال موسی لاھلہ اني انست نارا سآتيکم منھا بخبر او آتيکم بشہاب قبس لعلکم تصطلون - ۲۷ - نمل ۷

و انا کنا نقعد منھا مقاعد للسمع فمن يستمع الان يجد لہ شہابا رصدا - ۷۲ - سورۂ جن ۹

و انا لمسنا السماء فوجدناھا ملئت حرسا شديدا و شہبا ۷۲ — جن — ۸

اب يہہ بات ديکھني چاھيئے کہ عرب جاھليت ميں تاروں کے ٹوٹنے سے يعني جبکہ کائنات الجو ميں کثرت سے شہاب ظاھر ھوتے تھے تو اُن سے کيا فال ليتے تھے يا کس بات کي پيشين گوئي کرتے تھے — کچھہ شبہہ نہيں کہ وہ اُسي بد فالي اور کسي حادثۂ عظيم کے واقع ھونے کا يقين کرتے تھے جس طرح کہ تطير سے بد فالي سمجھتے تھے *

تفسير کبير ميں زھري سے روايت لکھي ھی کہ چند آدمي رسول خدا کے ساتھہ بيٹھے تھے کہ ايک تارہ ٹوٹا آنحضرت نے پوچھا کہ

روی الزھري عن علي بن الحسين عن ابن

اور زمین اُس کو ہم نے پھیلایا اور ہم نے ڈالے اُس میں پہاڑ اور ہم نے اُوگائی اُس میں ہر ایک چیز موزوں (۱۹) اور ہم نے پیدا کی تمہارے لیئے اُس میں معیشتیں اور اُس کے لیئے کہ تم نہیں ہو اُس کو روزی دینے والے (۲۰) اور نہیں کوئی چیز مگر ہمارے پاس اُس کے خزانے ہیں اور ہم اُس کو نہیں اُتارتے مگر ایک اندازہ معلوم سے (۲۱) اور ہم نے بھیجا ہوا کو بوجھل کرنے والی (یعنی بادلوں کو)

عن ابن عباس رضي الله عنهما بينما رسول الله صلي الله عليه وسلم جالس في نفر من الانصار اذرمي بنجم فاستنار فقال ما كنتم تقولون في مثل هذا في الجاهلية فقالوا كنا نقول يموت عظيم او يولد عظيم الحديث الى آخره —

تفسیر کبیر صفحہ ۳۷۳ سورۂ جن آیت ۹

تم زمانہ جاہلیت میں اِس میں کیا کہتے تھے اُنہوں نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ کوئی بڑا شخص مر جاویگا یا کوئی حادثہ عظیم پیدا ہوگا — غرضکہ اُس کو زمانہ جاہلیت میں فال بد یاشگون بد سمجھتے تھے — اس زمانہ کے لوگ بھی کثرت سے تاروں کے ٹوٹنے کو شگون بد سمجھتے ہیں — پس شیاطین الانس کے اعتقاد کے نا کامی کو اُن کے کسی شگون بد سے تعبیر کرنے کے لیئے خدا نے فرمایا کہ فاتبعہ شہاب ثاقب جو نہایت ہی فصیح استعارہ ہی منجمین کے و بال کے بیان کرنے کو اور جس کا مقصود یہہ ہی کہ فاتبعہم الشوم والخسران والحرمان فيما املوا —

سورۂ جن میں انا لمسنا السماء کا لفظ ہی تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ مس سے استعارۃ طلب کیا جاتا ہی اور یہہ قول منجمین کا ہی پس معنی یہہ ہوئے کہ ہم نے ڈھونڈھا آسمان کو اُس کو پایا بھرا ہوا حفاظ یعنی موانع شدید اور شہب یعنی وبال سے جن کے سبب ہم اپنے مقصد کو حاصل نہیں کرسکتے — پھر اُنہوں

اللمس المس فاستعير للطلب لان الماس طالب متعرف يقال لمسه والتمسه — تفسیر کبیر

نے کہا کہ ہم ملاء اعلی کی باتوں کے سننے یعنی دریافت کرنے کو بیٹھتے تھے مگر اب قرآن سننے کے بعد اُس کے لیئے جو کوئی سنے یعنی دریافت کرنا چاہے ہم اُس کے لیئے شہاب یعنی وبال معین پاتے ہیں — پس ان تمام اُمور کو اجنہ ظلمونہ اور مزعومہ سے منسوب کرنا جن کا وجود بھی قران مجید سے ثابت نہیں ہی کسقدر بے اصل اور رجما للغیب بات ہی فتدبر *

فانزلنا من السماء ماء فاسقيناكموه و ما انتم له بخازنين (۲۲) و انا لنحن نحي و نميت و نحن الوارثون (۲۳) و لقد علمنا المستقدمين منكم و لقد علمنا المستاخرين (۲۴) و ان ربك هو يحشرهم انه حكيم عليم (۲۵) و لقد خلقنا الانسان من صلصال من حما مسنون (۲۶) و الجان خلقناه من قبل من نار السموم (۲۷)

---

(۲۷) والجان خلقناه من قبل من نار السموم — هم سورة انعام میں لفظ جن اور جان اور ابلیس پر بحث کرچکے هیں اور بیان کیا هی که جان اور جن سے ایک هي چیز مراد هی اور ابلیس یعني شیطان مغوي للانسان کو بهي جن کہا هی پس ان دونوں لفظوں کا مفہوم واحد هی *

یهه بهي همنے تسلیم کیا هی که مظنونات عرب سے یهه بات تهي که عرب جنوں کي یک خلقت هوائي ناری غیر مرئي مقابل انسان کے سمجهتے تهے اور اُس مخلوق موهوم کو صاحب قدرة متعددة اور قادربه تشکل باشکال مختلفه اور انسان کو نقصان اور نفع پهونچانے والا سمجهتے تهے اور اُس موهوم مخلوق کي عبادت کرتے تهے *

یهه بهي بیان کیا هی که قران مجید سے ایسي کسي مخلوق غیرمرئي کا پیدا هونا جیسا که عرب جاهلیت کا اعتقاد تها یا جیسا که اس زمانه میں بهي مسلمانوں کا خیال هی ثابت نہیں هی *

یهه بهي بیان کیا هی که قران مجید میں ابلیس اور اُسي معني میں شیطان کا لفظ آیا هی اور جہاں لفظ جن یا لفظ جان جیسا که اس سورة میں بمعني ابلیس یا شیطان کے آیا هی اُس سے اور اُن لفظوں سے کوئي وجود خارج از انسان مراد نہیں هی بلکه بلحاظ انسان کے قواي بہیمیه السافیه پر اُن کا اطلاق هوا هی اسبات کو بهي یاد رکهنا چاهیئے که حکماء وفزیالجست نے خلق مخلوقات کي اصل تین چیزیں قرار دي هیں — مادة — حرارت —

پھر هم نے برسایا آسمان سے مینهه پھر هم نے اُسے تمکو پلایا اور تم نه تھے اُس کو خزانه
میں رکھنے والے (۲۲) اور بے شک هم جلاتے هیں اور هم مار ڈالتے هیں اور هم هیں وارث (۲۳)
اور بے شک البته هم نے جانا هی تم سے اگلوں کو اور بے شک هم نے جانا هی پچھلوں
کو (۲۴) اور بے شک تیرا پروردگار اکهٹا کریگا اُن کو بے شک وه حکمت والا هی جاننے
والا (۲۵) اور بے شک هم نے پیدا کیا انسان کو کهادر کي مٹي سڑي هوئي کالي کیچڑ بني
هوئي سے (۲۶) اور جان اُس کو هم نے پیدا کیا اُس سے پهلے آگ سے هوائے گرم کے
(یعني لو کي گرمي سے) (۲۷)

و حرکت ـ مادہ کي ماهیت وہ نهیں بیان کرسکتے مگر جهاں اُس کا وجود تسلیم کرتے
هیں اُس میں حرارت کا پیدا هونا مانتے هیں اور اُس کے سبب سے اجزاے مادہ کي
حرکت تسلیم کرتے هیں ـ بهر حال خدا تعالی نے خلق مخلوقات کے لیئے قبل اس کے
که وہ کسي شکل میں متشکل هو حرارت کو جس پر نارسموم کا اطلاق هوسکتا هی پیدا
کیا اور وهي شی انسان میں بهي پائي جاتي هی جو منشاء قوائي بهیمیه هی اُسي قوت
کو کبهي شیطان سے اور کبهي جان سے تعبیر کیا هی اور اُس کے وجود کو قبل تشکل انسان
بتایا هی جیساکه اس سورة میں فرمایا هی والجان خلقناہ من قبل من نارالسموم *

یهه بهي هم بیان کرچکے هیں که جهاں لفظ جن یا جان کا جب کسي پر اطلاق هوا هی
اُس کا دو طرح پر اطلاق کیا گیا هی ـــ ایک مظنونات عرب جاهلیت کے مطابق اور
اُن کو معبود یا ذي قدرت هونے کے ابطال کي غرض سے پس اس طرح کے اطلاق سے
واقعي اُن کا مخلوق مستقل هونا ثابت نهیں هوتا بلکه اُس مظنونات عرب جاهلیت کا
اظهار مقصود هوتا هی نه واقعي مخلوق مستقل کا هونا *

دوسرے یهه که جهاں جن کے لفظ کا فی الواقع ایک مخلوق مستقل پر اطلاق هوا هی
اُس سے جنگلي اور وحشي انسان مراد هیں جو پوري پوري تمدني حالت میں نهیں هیں
اگلے زمانه میں بهت سي قومیں ایسي هي حالت میں تهیں جو بدوءن کهلاتي تهیں
بلکه اُن سے بهي زیادہ وحشي اور غیر تمدني حالت میں جیسیکه اس زمانه میں امریکه کے

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۱﴾

استریلیا کے اصلي باشندوں کي حالت هی *

اور اور ملکوں میں بھي اب تک اس قسم کے لوگ پائے جاتے هیں اور جو که یهه لوگ همیشه پہاڑوں اور جنگلوں میں چھپے رهتے تھے اسلیئے اُن پر جن کا اطلاق هوا جسکا اطلاق هر پوشیدہ اور مخفي چیز پر هوتا هی *

اس کا ثبوت خود قران مجید کے اُس بیان سے جو سورہ جن میں هوا هی ایسي صاف طرح پر هوتا هی جس سے انکار نہیں هوسکتا هم اُس کو بالتفصیل اُسي مقام پر بیان کرینگے هاں لغو اور بیہودہ گوئي کے طور پر بلا دلیل بلکه بلا مس عقل کوئي یهه کہه دے که وہ سب حال جنوں هي کا هی مگر ایسي بیوقوفي کے کلام سے کوئي حقیقت باطل نہیں هو جاتي *

عرب جاهلیت کا کلام اس قدر قلیل دستیاب هوتا هی که وہ تمام محاورات اور استعمالات اور کنایات و اشارات کے جو عرب جاهلیت میں تھے دریافت یا استنباط کرنے کو کافي نہیں هی — اهل لغت جنھوں نے لغت عرب کي تدوین کي ایک زمانه کثیر کے بعد پیدا هوئے — نہایت مشکل هی اس بات پر یقین کرنا که اُس وقت تک اهل عرب کے اصلي محاورات اور استعمالات اور کنایات اور اشارات میں کچھه تبدیلي نہیں هوئي تھي — اور اس سبب سے لغت کي کتابوں میں بہت سے معني اور اصطلاحیں وغیرہ ایسي داخل هیں جو اُس زمانه میں مروج و مستعمل نه تھیں — اور نیز اس پر بھي یقین نہیں هوسکتا که موجودہ لغت کي کتابوں میں عرب جاهلیت کا کوئي بھي محاورہ اور کنایه چھوٹا نہیں هی — اس سے همارا مقصد یهه هی که اگر قران مجید سے بطور قطعي کسي لفظ کے معني یا مراد یا اُس کا استعمال کسي طرح پر ثابت هو تو قران هي اُس کے ثبوت کے لیئے کافي هی اور قران کسي لغت یا کسي دوسري سند کا محتاج نہیں — مگر علماء لغت نے ایسا نہیں کیا بلکه حقیقت الامر مافي القران کے برخلاف اُس زمانه کے مزعومات پر اُس کو محمول کیا هی *

اور جب کہا تیرے پروردگار نے میں پیدا کرنے والا ہوں آدمي کو کھادر کي متي سڑي هوئي کالي کیچڑ بني هوئي سے (۲۸) پھر جب میں اُس کو ٹھیک کرلوں اور پھونک دوں اُس میں اپني روح سے تو گرپڑو اُس کے لیئے سجدہ کرتے هوئے (۲۹) پھر سجدہ کیا فرشتوں نے اُن کے هر ایک نے سب کے سب نے (۳۰) مگر ابلیس نے ــ اُسکو نہ مانا کہ وہ هو سجدہ کرنے والوں کے ساتھہ (۳۱)

اسکي مثال سورة جن کے بیانات سے بخوبي ثابت هوتي هی کیونکہ کوئي ذي عقل یہہ بات نہیں کہہ سکتا کہ جو بیان مذاهب و عقاید اُن لوگوں کے جنھوں نے چھپکر قران سنا تھا اُس میں مذکور هیں وہ سواے انسانوں کے جو رسول خدا صلعم کے زمانہ میں تھے اور مختلف ادیان رکھتے تھے اور کسي کے هوسکتے هیں مگر جو کہ اُس سورة میں لفظ جن کا آیا هی بسبب اُن کے مخفي هونے کے اس لیئے اُن سب کو جن سمجھہ لیا اور وہ جن جو مزعومات اور مظنونات باطلہ عرب جاهلیت کے تھے *

زیادہ تر لطف کي یہہ بات هی کہ بعض روایتوں میں آیا هی کہ وہ لوگ جنھوں نے چھپکر رسول خدا کو قران پڑھتے سنا تھا وہ زوبعة کي قوم کے لوگ تھے — مگر جو کہ سورة جن میں لفظ جن کا تھا اهل لغت نے زو بعة کو بھي جن مظنونہ و مزعومہ کا نام ٹھہرا دیا هی *

روى عاصم عن ذرقال قدم رهط زو بعة واصحابه مكة على النبي صلعم فسمعوا قراة النبي عليه السلام ثم انصرفوا فذلك قوله و اذ صرفنا اليك نفر من الجن ــ

تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ ۳۷۰

اسي طرح جب حضرت سلیمان کے قصہ کا جو توریت اور قران مجید میں هی مقابلہ کیا جاوے تو معلوم هوگا کہ اُن وحشي اور جنگلي اور پہاڑي آدمیوں پر جو حضرت سلیمان کي سرکار میں عمارت کے لیئے پہاڑ سے پتھر لاتے اور جنگلوں سے لکڑي کاٹنے کا کام کرتے تھے قران مجید میں جن کا اطلاق هوا هی مگر همارے علماء اور اهل لغت اُس کے معني بھي وهي جن مظنونہ و مزعومہ کے سوا کچھہ نہ لینگے — لیکن میرے نزدیک قران مجید سے جو ثابت هوا هی اُس کو تسلیم کرنا ضرور هی نہ اُن مظنونات اور مزعومات کو جنکي پیروي علماء نے یا اهل لغت نے کي هی — لغت خود في نفسہ ظني چیز هی جیسا کہ قاضي ابن رشد نے بیان کیا هی اور جس کا ذکر هم اپني تفسیر میں کرچکے هیں *

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السّٰجِدِينَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۳۴﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿۳۷﴾

همارے ایک دوست نے ان دنوں میں همارے پاس جذع بن سنان الغساني کے جو قدیم زمانہ جاهلیت کا شاعر هی چند شعر کتاب خزانةالادب سے جو شیخ عبدالقادر بن عمر بغدادي کي تصنیف هی اور جسکے مصنف کے پاس اس شاعر کا دیوان موجود تها - نقل کرکے بهیجے هیں جنسے صاف پایا جاتا هی نص قاطع کے طور پر کہ اُن اشعار میں پهاڑي آدمیوں پرلفظ جن کا اطلاق کیا هی مگر اس جہالت کا کیا علاج هوسکتا هی اگر دوئي کہے کہ وہ سب جن هي تهے اور قاشر جو اُس میں نام هی وہ جن هي کا نام هی اور بنو ابیہ سے اُس جن هي کے بهائي بهتیجوں کي اولاد مراد هی ایسا کلام بجز اسکے کہ اُس کے قایل کو مجنون کہا جاوے اور کسي وقعت کے قابل نہیں هی غرض کہ مجهکو ذرا بهي شبہہ نہیں هی کہ عرب جاهلیت جس طرح کہ جن کا اطلاق اپنے مظنونات اور مزعومات مخلوق موهوم پر کرتے تهے اسي طرح وحشي اور جنگلي آدمیوں پر بهي کرتے تهے اور کلام مجید میں اُس کا اطلاق بمعني حقیقي صرف وحشي و جنگلي آدمیوں پر هوا هی *

اشعار جذع بن سنان کے یہہ هیں

اتوانارِي فقلت منون انتم * فقالوا الجن قلت عموا صباحا

نزلت بشعب وادي الجن لما * رایت اللیل قد نشرالجناحا

اتیتهم غریبا مستضیفا * راواقتلي اذا فعلوا جناحا

اتوني سافرين فقلت اهلاً * رایت وجوههم وسما صباحا

نحرت لهم و قلت الا هلموا * کلوا مما طهیت لکم سماحا

اتاني قاشر و بنو ابیہ * و قد جن الدجی واللیل لاحا

خدا نے کہا اے ابلیس کیا تھا تجھکو کہ تو نہوا سجدہ کرنے والوں کے ساتھہ ۳۲ بولا کہ میں نہیں ہوں کہ سجدہ کروں آدمی کو کہ تونے اُس کو پیدا کیا ہی کھادر کی مٹی سڑی ہوئی کالی کیچڑ بنی ہوئی سے ۳۳ خدا نے کہا نکل جا اُن میں سے پھر بے شک تو راندا گیا ہی ۳۴ اور بے شک تجھہ پر پھٹکار ہی روز قیامت تک ۳۵ ابلیس نے کہا اے میرے پروردگار مجھکو مہلت دے اُس دن تک کہ وہ اُٹھائے جاویں ۳۶ خدا نے کہا بے شک تو مہلت دیئے گئے میں سے ہی ۳۷

فنازعني الزجاجة بعد وهن * مزجت لهم بها عسلا و راحا

ان اشعار کے معني یہہ هیں کہ — میرے الاؤ کے پاس وہ آئے تو میں نے کہا کہ تم کون هو تو اُنهوں نے کہا کہ جن (یعني پہاڑي) میں نے کہا کہ تمهاري صبح اچھي هو — یہہ عرب کے محاورہ میں جملہ دعا اور سلام کے طور پر بولا جاتا تھا *

میں وادي الجن کي گھاٹي میں اُترا تھا جب کہ رات نے اپنے پر پھیلا دیئے تھے یعني رات کا اندھیرا چھا گیا تھا اور اس لیئے وهیں اُتر پڑا تھا *

میں اُنکے پاس گیا بطور ایک مسافر کے مہمان کے اور اُنهوں نے میرا مار ڈالنا اگر وہ ایسا کرتے ایک گناہ خیال کیا *

پھر وہ میرے پاس چل کر آئے تو میں نے کہا مبارک باد مجھکو اُنکے چہرے شباهت میں صبح کے سے روشن معلوم ہوئے *

میں نے اُن کے لیئے اونٹ ذبح کیا اور کہا کہ هاں آؤ اور جو کچھہ میں نے تمهارے لیئے فراخ حوصلگي سے پکایا هی اُس کو کھاؤ *

میرے پاس قاشر اور اُس کے باپ کي اولاد آئي اور تاریکي چھا گئي تھي اور رات ظاهر هو گئي تھي *

اُس نے ذرا ٹھہر کر شراب کے پیالہ میں چھینا جھپٹي کي — اور میں نے اُن کے لیئے شراب میں شہد ملادیا تھا *

اب یہہ کہدینا کہ وہ سب جن هي تھے اور جنوں هي نے باتیں کي تھیں اور اونٹ کا گوشت کھایا تھا اور شراب پي تھي کسي ذي عقل کا تو کام نہیں هی *

إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۳۹﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿۴۱﴾ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿۴۲﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ﴿۴۴﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ ﴿۴۵﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَٰمٍ آمِنِينَ ﴿۴۶﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَٰبِلِينَ ﴿۴۷﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۴۹﴾ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿۵۰﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَٰهِيمَ ﴿۵۱﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَٰمًا قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ ﴿۵۲﴾ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَٰمٍ عَلِيمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ﴿۵۴﴾ قَالُوا بَشَّرْنَٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَٰنِطِينَ ﴿۵۵﴾

وقت معلوم کے دن تک ﴿۳۸﴾ ابلیس نے کہا اے میرے پروردگار اس سبب سے کہ تونے مجھے گمراہ کیا میں (برے کاموں کو) بنا سنوار کر دکھاؤنگا اُن کو زمین (یعنی دنیا) میں اور بیشک اُن کو بھکاؤنگا سب کو ﴿۳۹﴾ بجز تیرے بندوں کو اُس میں سے جو مخلص ہیں ﴿۴۰﴾ خدا نے کہا یہہ رستہ مجھہ پر سیدھا ہی ﴿۴۱﴾ بے شک میرے بندے نہیں ہی تجھکو اُن پر غلبہ مگر جس نے تیری پیروی کی گمراہوں میں سے ﴿۴۲﴾ اور بے شک جہنم اُن کی وعدہ کی گئی جگہہ ہی سب کی ﴿۴۳﴾ اُس کے سات دروازے ہیں اور ہر ایک دروازے کو اُن میں سے حصہ بانٹا گیا ہی ﴿۴۴﴾ بے شک پرہیزگار بہشتوں اور پانی کے چشموں میں ہونگے ﴿۴۵﴾ (اُنکو کہا جاویگا) نہ جاؤ اُس میں سلامتی سے ﴿۴۶﴾ اور نکال لینگے ہم جو کچھہ اُن کے دلوں میں ہو نا خوشی سے ایک دوسرے کے بطور بھائی کے ہونگے تختوں پر آمنے سامنے ﴿۴۷﴾ نہ چھوئیگا اُن کو اُس میں کوئی رنج اور نہ وہ ہونگے اُس میں سے نکلنے والے ﴿۴۸﴾ خبر دیدے میرے بندوں کو کہ بے شک میں میں ہی ہوں بخشنے والا رحم کرنے والا ﴿۴۹﴾ اور بے شک میرا عذاب وہی عذاب ہی دکھہ دینے والا ﴿۵۰﴾ اور خبر دی اُن کو ابراہیم کے مہمانوں سے ﴿۵۱﴾ جبکہ وہ اُس کے پاس آئے پھر اُنہوں نے کہا سلام ابراہیم نے کہا بے شک ہم تم سے ڈرتے ہیں ﴿۵۲﴾ اُنہوں نے کہا کہ مت ڈر بے شک ہم تجھکو خوشخبری دینگے ایک دانا لڑکے کی ﴿۵۳﴾ ابراہیم نے کہا کہ کیا تم مجھکو خوش خبری دوگے اس پر بھی کہ مجھکو چھوليا ہی بڑھاپے نے پھر کس چیز کی خوش خبری تم دوگے ﴿۵۴﴾ اُنہوں نے کہا کہ ہم تجھکو خوشخبری دیاگے ٹھیک پھر مت ہو نا اُمید والوں میں سے ﴿۵۵﴾

قَالَ وَ مَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَاۤ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَ لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ امْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَقَضَيْنَاۤ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰۤؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَ جَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا اَوَ لَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰۤؤُلَآءِ بَنٰتِيْۤ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾

ابراهيم نے کہا اور کون هی جو نا اُميد هو رحمت اپنے پروردگار سے بجز گمراهوں کے ﴿۵۶﴾
ابراهيم نے کہا پهر تمہارا بڑا کام کيا هی اے بهيجے هوؤں ﴿۵۷﴾ اُنهوں نے کہا که بے شک
هم پہنچے گئے هيں ايک قوم گنهگار کي طرف ﴿۵۸﴾ بجز لوط کے کنبے کے بے شک هم اُن
کو بچادينگے سبکو ﴿۵۹﴾ مگر اُس کي عورت کو هم نے مقرر کرديا هی که بے شک وه البته
هی پيچهے رهنے والوں ميں سے ﴿۶۰﴾ پهر جب آئے لوط کے کنبے کے پاس بهيجے هوئے ﴿۶۱﴾
لوط نے کہا بے شک تم هو لوگ بے جانے پهچانے هوئے ﴿۶۲﴾ اُن لوگوں نے کہا بلکه هم آئے
هيں تيرے پاس اُس چيز کے ساتهه که اُس ميں (تيرے قوم والے) شبهه کرتے تهے ﴿۶۳﴾
اور هم لائے هيں تيرے پاس ٹهيک بات اور بے شک هم البته سچے هيں ﴿۶۴﴾ پهر لے چل
اپنے لوگوں کو تهوڑي رات رهے سے اور تو بهي چل اُن کے پيچهے اور نه مڑ کر ديکهے اُن
ميں سے کوئي اور چلے جاؤ جهاں که حکم ديئے جاؤ ﴿۶۵﴾ اور هم نے حکم پهونچاديا اُس کے
پاس اس بات کا که بے شک جڑ اُن لوگوں کي کاٹ دي جاويگي صبح هوتے هي ﴿۶۶﴾
اور آئے شهر والے خوشياں کرتے هوئے ﴿۶۷﴾ لوط نے کہا که يهه لوگ ميرے مهمان هيں
پهر تم ميري فضيحت مت کرو ﴿۶۸﴾ اور ڈرو الله سے اور مجهکو خوار مت کرو ﴿۶۹﴾
اُن لوگوں نے کہا نه کيا هم نے تجهے منع نهيں کيا تها غير لوگوں سے ﴿۷۰﴾ لوط نے کہا که
يهه ميري بيٹياں هيں اگر تم هو کرنے والے ﴿۷۱﴾ قسم تيري زندگي کي که بے شک وه البته
اپنے نشه ميں سر گردان هيں ﴿۷۲﴾ پهر پکڑليا اُن کو هولناک آواز نے سورج نکلتے هي ﴿۷۳﴾

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ أَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ ﴿٧٤﴾
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿٧٥﴾ وَ إِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ
مُقِيمٍ ﴿٧٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾ وَ إِنْ كَانَ أَصْحَابُ
الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَ إِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ ﴿٧٩﴾
وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٨٠﴾ وَ آتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا
فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٨١﴾ وَ كَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ
بُيُوتًا آمِنِينَ ﴿٨٢﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴿٨٣﴾ فَمَا أَغْنَىٰ
عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٤﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ
وَ مَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ
الْجَمِيلَ ﴿٨٥﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨٦﴾ وَ لَقَدْ آتَيْنَاكَ
سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ
إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ
جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾ وَ قُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿٨٩﴾
كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿٩٠﴾

پھر کردیا ہم نے اُس شہر کي اُونچان کو اُس کي نیچان اور برسائے ہم نے اُن پر پتھر ۷۴ بے شک ہیں اس میں نشانیاں پہچاننے والوں کو ۷۵ اور بے شک وہ نشانیاں ہیں ہمیشہ آمد رفت قایم رکھنے والے راستہ میں ۷۶ بے شک اس میں نشاني ہی ایمان والوں کے لیئے ۷۷ اور بے شک تھے ایکہ کے لوگ (یعني قوم شعیب) البتہ ظالم ۷۸ پھر ہم نے بدلا لیا اُن سے اور وہ دونوں (یعني قوم لوط اور قوم شعیب کي بستیاں) کھلے ہوئے رستہ کے سامنے ہیں ۷۹ اور البتہ بے شک جھٹلایا حجر کے لوگوں نے (یعني قوم ثمود نے جنمیں صالح پیغمبر ہوئے تھے) رسولونکو ۸۰ پھر دي ہمنے اُنکو اپني نشانیاں پھر وہ ہوئے اُن سے مونھہ پھیر نے والے ۸۱ اور وہ کھود کر بناتے تھے پہاڑوں سے گھر امن میں رہنے کو ۸۲ پھر پکڑلیا اُنکو ہولناک آواز نے صبح ہوتے ۸۳ پھر نہ کام آیا اُن کے جو کنچھہ کہ اُنھوں نے کمایا تھا ۸۴ اور ہم نے نہیں پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کنچھہ کہ اُن دونوں میں ہی مگر بالکل ٹھیک اور بیشک قیامت کي گھڑي آنے والي ہی پھر درگذر درگذر کرنا اچھا ۸۵ بیشک تیرا پروردگار وہ ہي ہی پیدا کرنے والا جاننے والا ۸۶ اوربیشک ہمنےتجھکو دي ہیں سات دوہرائے جانے والي اور قران بزرگ ۸۷ اور نہ تکتکی باندہ تو اپني آنکھوں کي اُس چیز کي طرف کہ ہم نے فایدہ دیا ہی اُس سے ایک گروہ کو اُن میں سے (یعني کافروں میں سے) اور نہ رنج کر اُن پر اور جھکادے اپنے بازو مسلمانوں کے لیئے ۸۸ اور کہدے کہ بیشک میں صرف میں ڈرانیوالا ہوں کھلم کھلا ۸۹ جسطرح کہ ہمنے ڈالا (یعني عذاب) ٹکڑے ٹکڑے بانٹنے والوں پر ۹۰

الذین جعلوا القرءان عضین ﴿۹۱﴾ فوربک لنسئلنهم
اجمعین ﴿۹۲﴾ عما کانوا یعملون ﴿۹۳﴾ فاصدع بما تؤمر و
اعرض عن المشرکین ﴿۹۴﴾ انا کفینک المستهزءین ﴿۹۵﴾
الذین یجعلون مع الله الها اخر فسوف یعلمون ﴿۹۶﴾ ولقد
نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون ﴿۹۷﴾ فسبح
بحمد ربک و کن من السجدین و اعبد ربک حتی
یاتیک الیقین ﴿۹۸﴾

جنہوں نے کیا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے ۹۱ پھر قسم تیرے پروردگار کي البتہ ہم اُنسے پوچھینگے سب سے ۹۲ اُس سے کہ جو وہ کرتے تھے ۹۳ پھر کھول کر بتادے اُس چیز کو جسکا توحکم دیا جاتا ہی اور موتہہ پھیرلے مشرکوں سے ۹۴ بیشک ہم حامي ہیں تیرے ٹھٹھہ کرنے والوں سے ۹۵ جنہوں نے بنایا ہی اللہ کے ساتھہ ایک دوسرا معبود پھر جلد جان لیں گے ۹۶ اور البتہ ہم خوب جانتے ہیں کہ بیشک تیرا دل تنگ ہوتا ہی اُس سے جو وہ کہتے ہیں ۹۷ پس تسبیح کر ساتھہ اپنے پروردگار کي تعریف کے اور ہو سجدہ کرنے والوں میں سے اور عبادت کر اپنے پروردگار کي یہاں تک کہ آوے تجھکو یقیني امر (یعني موت) ۹۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١﴾ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤﴾ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٥﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿٦﴾ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧﴾ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً وَّيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ﴿١٠﴾ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا هے بڑا مہربان

آ گیا اللہ کا حکم ـ پھر اُس کو جلدی مت چاهو ـ وہ پاک هے اور بر تر هے اُس سے جسکو اُس کا شریک ٹھیراتے هیں ۱ اُتارتا هے فرشتوں کو روح کے ساتھہ اپنے حکم سے جسپر چاهتا هے اپنے بندوں میں سے کہ ڈراؤ اس بات سے (کہ خدا کہتا هے) بے شک میرے سوا کوئی معبود نہیں هے ـ پھر مجھہ سے ڈرو ۲ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بالکل ٹھیک بر تر هے اُس سے جس کو اُس کا شریک ٹھیراتے هیں ۳ پیدا کیا انسان کو نطفہ سے پھر اب وہ جھگڑالو هے حجتیں کرنے والا ۴ اور مویشي — پیدا کیا اُن کو تمھارے لیئے اُن میں هے پوشاک اور منفعتیں اور اُن میں سے بعض کو تم کھاتے هو ۵ اور تمھارے لیئے اُن میں خوشنمائي هے جبکہ تم شام کو جنگل سے لاتے هو اور جب چرنے کو چھوڑتے هو ۶ اور اُٹھا لے جاتے هیں تمھارے بوجھہ کسي شہر کو کہ تم جان پر مشقت اُٹھائے بغیر وهاں نہ پہونچ سکتے ـ بے شک تمھارا پروردگار البتہ مہربان هے رحم والا ۷ اور (پیدا کیا) گھوڑوں کو اور خچروں کو اور گدھوں کو تاکہ تم اُن پر سوار هو اور خوشنمائي کے لیئے اور پیدا کرتا هے وہ چیزیں جن کو تم نہیں جانتے ۸ اور اللہ تک هے (رستوں میں سے) بیچ کا رستہ اور اُنھي میں هے ٹیڑھا اور اگر خدا چاهتا تو هدایت کرتا تمکو سب کے سب کو ۹ وہ وہ هے جس نے برسایا آسمان سے پاني تمھارے لیئے اُس میں سے پیا جاتا هے اور اُس سے اُگتے هیں ایک قسم کے درخت جن میں تم چراتے هو ۱۰ اُگاتا هے تمھارے لیئے

اُس سے کھیتي اور زیتون اور کھجور اور انگور اور هر طرح کے پھل

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیْلَ
وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ بِاَمْرِهٖ اِنَّ
فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَمَا ذَرَاَ لَکُمْ فِی الْاَرْضِ
مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّذَّکَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ
الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْکُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا
مِنْهُ حِلْیَۃً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَی الْفُلْکَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا
مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ
اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ وَ
بِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ یَّخْلُقُ کَمَنْ لَّا یَخْلُقُ اَفَلَا
تَذَکَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ
لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾
وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّهُمْ
یُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ اَیَّانَ
یُبْعَثُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ

بے شک اس میں البتہ نشانیاں ھیں اُن لوگوں کے لیئے جو فکر کرتے ھیں (۱۱) اور تمھارے
لیئے کار آمد کیا رات کو اور دن کو اور سورج کو اور چاند کو اور ستارے کار آمد کیئے گئے ھیں
اُسکے حکم سے - بےشک اسمیں البتہ نشانیاں ھیں اُن لوگوں کے لیئے جو سمجھتے ھیں (۱۲)
اور وہ چیز کہ پھیلادي ھی تمھارے لیئہ زمین میں طرح طرح کے ھیں اُس کے رنگ -
بے شک اسمیں البتہ نشاني ھی اُن لوگوں کے لیئے جو نصیحت پکڑتے ھیں (۱۳) اور وہ
وہ ھی جسنے کار آمد کیا سمندر کو تاکہ کھاؤ اُس میں سے تازہ گوشت اور نکالو اُس میں
سے پہناوا جو تم پہنتے ھو اور تو دیکھتا ھی کشتیوں کو اُس میں آتي جاتي اور تاکہ تم تلاش
کرو (اپني روزي) اُس کے فضل سے اور تاکہ شاید تم شکر کرو (۱۴) اور ڈالا ھم نے زمین
میں بوجھوں کو کہ تم سمیت جھک نجاوے (یعني تاکہ کشش گراوت کي اعتدال پر رھے
اور کسي طرف جھکنے نہ پاوے) اور نہریں اور راھیں تاکہ تم ھدایت پاؤ (۱۵) اور اَوْر
نشانیاں — اَوْرستارہ سے وہ راہ پاتے ھیں (۱۶) کیا جو پیدا کرتا ھی وہ اُسکي برابر ھی جو
پیدا نہیں کرتا - کیا پھر تم نصیحت نہیں پکڑتے (۱۷) اور اگر تم گنو اللہ کي نعمتوں کو تو تم
اُنکو گنتي میں نہ لاسکوگے - بے شک اللہ ھی البتہ بخشنے والا مہربان (۱۸) اور اللہ جانتا ھی
جو تم چھپاتے ھو اور جو تم ظاھر کرتے ھو (۱۹) اور وہ جن کو اللہ کے سوا وہ پکارتے ھیں وہ
کوئي چیز پیدا نہیں کرتے اور خود پیدا کیئے جاتے ھیں (۲۰) مردے ھیں - زندہ نہیں - اور
نہیں جانتے (۲۱) کہ کب اُٹھائے جاوینگے (۲۲) تمھارا خدا خداے واحد ھی - پھر جو لوگ
ایمان نہیں لاتے آخرت پر

قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَّ هُم مُّستَكبِرُونَ ﴿٢٣﴾ لَاجَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعلَمُ
مَا يُسِرُّونَ وَ مَا يُعلِنُونَ ﴿٢٤﴾ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ المُستَكبِرِينَ ﴿٢٥﴾ وَاِذَا
قِيلَ لَهُم مَّاذَآ اَنزَلَ رَبُّكُم قَالُوٓا اَسَاطِيرُ الاَوَّلِينَ ﴿٢٦﴾ لِيَحمِلُوٓا
اَوزَارَهُم كَامِلَةً يَّومَ القِيٰمَةِ وَمِن اَوزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم
بِغَيرِ عِلمٍ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُونَ ﴿٢٧﴾ قَد مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبلِهِم
فَاَتَى اللّٰهُ بُنيَانَهُم مِّنَ القَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيهِمُ السَّقفُ مِن
فَوقِهِم وَ اَتٰهُمُ العَذَابُ مِن حَيثُ لَا يَشعُرُونَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ يَومَ
القِيٰمَةِ يُخزِيهِم وَ يَقُولُ اَينَ شُرَكَآءِىَ الَّذِينَ كُنتُم تُشَآقُّونَ
فِيهِم قَالَ الَّذِينَ اُوتُوا العِلمَ اِنَّ الخِزىَ اليَومَ وَالسُّوٓءَ عَلَى
الكٰفِرِينَ ﴿٢٩﴾ الَّذِينَ تَتَوَفّٰهُمُ المَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ اَنفُسِهِم فَاَلقَوُا
السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعمَلُ مِن سُوٓءٍ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنتُم
تَعمَلُونَ ﴿٣٠﴾ فَادخُلُوٓا اَبوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا فَلَبِئسَ
مَثوَى المُتَكَبِّرِينَ ﴿٣١﴾ وَ قِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوا مَاذَآ اَنزَلَ
رَبُّكُم قَالُوا خَيرًا لِلَّذِينَ اَحسَنُوا فِى هٰذِهِ الدُّنيَا حَسَنَةٌ

أن کے دل انکار کرنے والے هیں اور وہ تکبر کرنے والے (۲۳) کچھہ شک نہیں کہ الله جانتا هی
جو وہ چھپاتے هیں اور جو وہ ظاهر کرتےهیں (۲۴) وہ هرگز دوست نہیں رکھتا تکبر کرنے والوں
کو (۲۵) اور جب أن کو کہا جاتا هی کہ کیا هی وہ جو تمہارے پروردگار نے أتارا هی تو کہتے
هیں کہ اگلوں کے قصے هیں (۲۶) تاکہ وہ أتھاویں بوجھہ اپنے گناهوں کا پورے طور پر قیامت
کے دن اور أن لوگوں کے گناهوں سے بھي جنکو وہ گمراہ کرتے هیں بغیر علم کے هاں برا هی
جو وہ أتھاتے هیں (۲۷) بے شک مکر کیا تھا أن لوگوں نے بھي جو أن سے پہلے تھے پھر آیا عذاب
الله کا أکھاڑ دیا أن کے محلوں کو بنیادوں سے پھر گرپڑي أن پر چھت أن کے أوپر سے اور آیا
أن کو عذاب ایسي طرح سے کہ وہ نہ سمجھتے تھے (۲۸) پھر قیامت کے دن أن کو ذلیل کریگا
اور کہیگا کہاں هیں میرے وہ شریک جن میں تم جھگڑتے تھے — کہینگے وہ جنکو علم دیا گیا
تھا کہ ذلت اور خرابي هی آج کے دن کافروں پر (۲۹) جن کي جان نکالتے تھے فرشتے ایسي
حالت میں کہ وہ اپنے پر آپ ظلم کرنے والے تھے پھر أنھوں نے سلامت رهنے کي راہ ڈالی
کہ هم کچھہ برائي نہیں کرتے تھے — کیوں نہیں الله جاننے والا هی جو کچھہ کہ تم کرتے
تھے (۳۰) پھر داخل هو جہنم کے دروازوں میں همیشہ أس میں رهنے والے - پھر بري هی
جگہہ تکبر کرنے والوں کي (۳۱) اور کہا گیا أن لوگوں کو جو پرهیزگاري کرتے هیں کہ کیا أتارا
هی تمہارے پروردگار نے - أنھوں نے کہا بھلائي — جن لوگوں نے نیکي کي أن کے لیئے اس
دنیا میں بھلائي هی

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٠﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ
يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۤءُوْنَ
كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣١﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۤئِكَةُ
طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٢﴾
هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۤئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ
كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ
كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٣٣﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَاۤءَ اللّٰهُ
مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَاۤ اٰبَاۤؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا
مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَهَلْ
عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ
رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى
اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ

اور بے شک آخرت کا گھر اچھا ھی — اور بے شک اچھا ھی گھر پرھیزگاروں کا ۳۰ بہشت جو ھمیشہ رھنے کے لیئے ھی اُس میں داخل ھونگے - بہتي ھیں اُس کے نیچے نہریں — اُس میں ھی اُن کے لیئے جو کچھہ وہ چاھینگے — اسي طرح بدلا دیتا ھی الله پرھیزگاروں کو ۳۲ جن کي جان نکالتے تھے فرشتے ایسي حالت میں که وہ پاک عقیدے والے تھے کہینگے فرشتے که تم پر سلامتي ھو - داخل ھو بہشت میں بسبب اُس کے جو تم کرتے تھے ۳۳ وہ کسي چیز کے منتظر نہیں ھیں بجز اس کے که آویں اُن کے پاس فرشتے یا آوے حکم تیرے پروردگار کا - اسي طرح اُن لوگوں نے کیا تھا جو اُن سے پہلے تھے - اور اُن پر الله نے ظلم نہیں کیا لیکن وہ اپنے پر آپ ظلم کرتے تھے ۳۵ پھر پہونچیں اُن کو برائیاں اُس کي جو وہ کرتے تھے - اور گھیرلیا اُن کو اُس نے جس پر وہ ٹھٹا کرتے تھے ۳۶ اور کہا اُن لوگوں نے جو خدا کا شریک ٹھہراتے ھیں که اگر الله چاھتا تو ھم اُس کے سواے کسي چیز کي عبادت نه کرتے — نه ھم اور نه ھمارے باپ - اور نه حرام ٹھہراتے بغیر اُس کے (حکم کے) کوئي شی - اسي طرح اُن لوگوں نے کیا جو اُن سے پہلے تھے - پھر رسولوں پر کچھہ ذمه نہیں بجز صاف صاف (حکم) پہونچا دینے کے ۳۷ اور بے شک ھمنے ھر قوم میں ایک رسول بھیجا که الله کي عبادت کرو اور بتوں سے الگ رھو - پھر اُن میں سے بعضے وہ ھیں جن کو خدا نے ھدایت دي اور اُن میں سے بعضے وہ ھیں جن پر گمراھي مقرر ھوئي — پھر پھرو زمین میں - پھر دیکھو که جھٹلانے والوں کا انجام کیونکر ھوا ۳۸ اگر تو حرص کرے

اُنکي ھدایت کي

فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ يُّضِلُّ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾

وَ أَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ

بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّ لٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِىْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَنَّهُمْ

كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَىْءٍ إِذَا أَرَدْنٰهُ أَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ

كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِى اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ لَأَجْرُ الْاٰخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا

يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَمَا

أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوْحِىْ إِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ

إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ

الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٤﴾

أَفَأَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ أَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ

أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٤٥﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ

فِىْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٤٦﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلٰى

پھر الله نہیں ہدایت کرتا اُس کو جس کو وہ گمراہ کرتا ہی اور اُن کے لیئے کوئي مددگار
نہیں ہی ۳۹ اور اُنھوں نے الله کي قسم کھائي اپني سخت قسم کہ جو مر جاتا ہی
الله اُس کو نہیں اُٹھاتا کیوں نہیں وعدہ ہوچکا ہی اُس پر ٹھیک ولیکن اکثر لوگ نہیں
جانتے ۴۰ تاکہ اُن پر کھولدے اُس چیز کو جس میں وہ اختلاف کرتے تھے اور تاکہ جان لیں
جو لوگ کافر ہوئے کہ وہ جھوٹے تھے ۴۱ بات یہہ ہی کہ ہمارا کہنا کسی چیز کو
جبکہ ہم اُس کا ارادہ کرتے ہیں اس سے زیادہ کچھہ نہیں ہی کہ ہم اُس کو کہتے ہیں
کہ ہو — پھر وہ ہو جاتي ہی ۴۲ اور جن لوگوں نے گھر چھوڑا الله کے لیئے بعد اس کے کہ
اُن پر ظلم کیا گیا بے شک ہم اُن کو اچھي جگہہ دینگے دنیا میں اور بے شک آخرت کا
ثواب بہت بڑا ہی — اگر وہ جانتے ہوں ۴۳ جن لوگوں نے صبر کیا اور وہ اپنے پروردگار پر
توکل کرتے ہیں ۴۴ اور ہمنے نہیں بھیجے تجھہ سے پہلے مگر آدمي کہ وحي بھیجتے تھے
ہم اُن پر پھر پوچھو اہل کتاب سے اگر تم نہیں جانتے ۴۵ ساتھہ دلیلوں اور کتابوں کے —
اور ہم نے تجھہ پر کتاب اُتاري تاکہ تو بیان کردے لوگوں کو جو اُن پر اُتارا گیا ہی اور تاکہ
وہ سوچیں ۴۶ پھر کیا بے خوف ہوگئے ہیں وہ لوگ جو مکر کرتے ہیں برائیوں کا کہ
دھنسا دیوے الله اُن سمیت زمین کو یا اُن پر عذاب لے آوے ایسي جگہہ سے کہ وہ نجانتے
ہوں ۴۷ یا اُن کو پکڑ لے اُن کے چلتے پھرنے میں — پھر وہ نہیں ہیں عاجز کرنے والے ۴۸

تخوف فان ربكم لرءوف رحيم ﴿٤٧﴾ اولم يروا الى
ما خلق الله من شيء يتفيؤا ظلله عن اليمين والشمائل
سجدا لله و هم دخرون ﴿٤٨﴾ و لله يسجد ما في السموت
و ما في الارض من دابة والملئكة و هم لا يستكبرون ﴿٤٩﴾
يخافون ربهم من فوقهم و يفعلون ما يؤمرون ﴿٥٠﴾ وقال
الله لا تتخذوا الهين اثنين انما هو اله واحد فاياي
فارهبون ﴿٥١﴾ و له ما في السموت والارض و له الدين
واصبا افغير الله تتقون ﴿٥٢﴾ و ما بكم من نعمة فمن الله
ثم اذا مسكم الضر فاليه تجءرون ﴿٥٣﴾ ثم اذا كشف الضر
عنكم اذا فريق منكم بربهم يشركون ﴿٥٤﴾ ليكفروا بما اتينهم
فتمتعوا فسوف تعلمون ﴿٥٥﴾ و يجعلون لما لا يعلمون
نصيبا مما رزقنهم تالله لتسئلن عما كنتم تفترون ﴿٥٦﴾
و يجعلون لله البنات سبحنه و لهم ما يشتهون ﴿٥٧﴾ و اذا
بشر احدهم بالانثى ظل وجهه مسودا و هو كظيم ﴿٥٨﴾

ڈراکر پھر بے شک تمھارا پروردگار بخشنے والا ھی مہربان ۴۹ کیا اُنھوں نے نہیں دیکھا اُسکو
جسکو پیدا کیا اللہ نے ھرایک چیز سے- پھرتا ھی اُنکا سایہ دائیں کو اور بائیں کو سجدہ کرنیکو
اللہ کے لیئے — اور وہ ھیں فرماں بردار ۵۰ اور اللہ کے لیئے سجدہ کرتے ھیں جو آسمانوں
میں ھیں اورجوزمین میں چلنے والوں میں سے اور فرشتے اور وہ نہیں تکبر کرتے ۵۱ ڈرتے ھیں
اپنے پروردگار سے جو اُن کے اوپر ھی اور کرتے ھیں وہ جسکا اُن کو حکم دیا جاتا ھی ۵۲
اور کہا اللہ نے کہ مت پکڑو دو معبود - اُس کے سوا کوئی بات نہیں کہ وہ معبود واحد
ھی - پھر مجھی سے ڈرو ۵۳ اور اُسی کے لیئے ھی جو کچھہ آسمانوں میں ھی اور زمین
میں - اور اُسی کے لیئے ھی بندگی لازم - پھر کیا اللہ کے سوا تم ڈرتے ھو ۵۴ اور جو کچھہ
تمھارے پاس ھی نعمت سے اللہ کی طرف سے ھی — پھر جب تمکو چھوتی ھی برائی
پھر اُسی کی طرف فریاد کرتے ھو ۵۵ پھر جب وہ دور کردیتا ھی برائی کو تم سے یکایک
ایک گروہ تم میں سے اپنے پروردگار کے ساتھہ شریک کرتا ھی ۵۶ تاکہ ناشکری کرے اُس
چیز کی جو ھمنے دی ھی اُن کو — پھر فایدہ اوٹھالو — پھر بہت جلد تم جانوگے ۵۷
اور ٹھہراتے ھیں اُس کے لیئے جسکو نہیں جانتے ایک حصہ اُس میں سے کہ روزی دی
ھی ھم نے اُن کو - قسم ھی اللہ کی کہ ضرور پوچھے جاوینگے اُس سے کہ وہ بہتان باندھتے
تھے ۵۸ اور ٹھہراتے ھیں اللہ کے لیئے بیٹیاں پاک ھی وہ اور اُن کے لیئے ھی جو کچھہ کہ
وہ چاھیں ۵۹ اور جب خوشخبری دی جاتی ھی اُنمیں سے کسیکو بیٹی ھونے کی ھوجاتا
ھی اُس کا منھہ کالا اور وہ غم سے بھرا ھوتا ھی ۶۰

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ
اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى وَ هُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَ لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ
عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاِذَا
جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾
وَ يَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَ تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ
اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾
تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَ مَآ اَنْزَلْنَا
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَ هُدًى
وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ اِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ

چھپا پھرتا ھی قوم سے اُسکي برائي سے جسکي اُسکو خوشخبري دي گئي ھی — کیا اُسکو رکھہ چھوڑے ذلت پر یا اُسکو گاڑ دے مٹي میں جان لو کہ برا ھی جو کچھہ وہ فیصلہ کرتے ھیں ۞ اُن لوگوں کے لیئے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے بري مثل ھی اور الله کے لیئے بہت اعلی مثل ھی اور وہ ھی سب سے غالب حکمت والا ۞ اور اگر پکڑے الله لوگوں کو بسبب اُن کے ظلم کے تو نچھوڑے زمین پر کوئي چلنے والوں میں سے و لیکن ڈھیل دیتا ھی اُن کو ایک وقت معین تک پھر جب آ جاتا ھی اُن کا وقت تو نہ دیر کرینگے ایک ساعت اور نہ آگے بڑھینگے ۞ اور ٹھہراتے ھیں الله کے لیئے جو پسند نہیں کرتے اور بیان کرتي ھیں اُن کي زبانیں جھوٹ کہ اُن کے لیئے ھو اچھائي اِس میں کچھہ شبہہ نہیں کہ اُن کے لیئے ھی آگ اور بیشک وہ پہلے بھیجے ھوؤں میں ھیں ۞ خدا کي قسم بالتحقیق ھمنے بھیجا لوگوں کے پاس جو تجہہ سے پہلے تھے پھر بنا دیا اُن کے لیئے شیطان نے اُنکے عملوں کو پھر وہ اُن کا دوست ھی آج تک اور اُن کے لیئے ھی عذاب دکھہ دینے والا ۞ اور ھم نے نہیں بھیجي تجھہ پر کتاب مگر اس لیئے کہ تو بتاوے اُن کو وہ چیز کہ وہ اختلاف کرتے ھیں جسمیں — اور ھدایت اور رحمت اُن لوگوں کے لیئے جو ایمان لائے ھیں ۞ اور الله نے برسایا آسمان سے پاني پھر زندہ کیا اُس سے زمین کو اُس کے مرجانے کے بعد بیشک اِس میں البتہ نشانیاں ھیں اُس قوم کے لیئے جو سنتي ھیں ۞ اور بیشک تمھارے لیئے مویشي میں البتہ ایک نصیحت ھی ھم تمکو پلاتے ھیں اُس چیز سے

بطونه من بين فرث و دم لبنا خالصا سائغا للشربين ﴿٦٨﴾
و من ثمرت النخيل والاعناب تتخذون منه سكرا و رزقا
حسنا ان في ذلك لاية لقوم يعقلون ﴿٦٩﴾ و اوحى ربك
الى النحل ان اتخذي من الجبال بيوتا و من الشجر
و مما يعرشون ﴿٧٠﴾ ثم كلي من كل الثمرت فاسلكي
سبل ربك ذللا يخرج من بطونها شراب مختلف الوانه
فيه شفاء للناس ان في ذلك لاية لقوم يتفكرون ﴿٧١﴾
والله خلقكم ثم يتوفىكم ومنكم من يرد الى ارذل العمر لكي
لا يعلم بعد علم شيئا ان الله عليم قدير ﴿٧٢﴾ والله فضل
بعضكم على بعض في الرزق فما الذين فضلوا برادي رزقهم
على ما ملكت ايمانهم فهم فيه سواء افبنعمة الله
يجحدون ﴿٧٣﴾ والله جعل لكم من انفسكم ازواجا وجعل
لكم من ازواجكم بنين و حفدة و رزقكم من الطيبت
افبالباطل يؤمنون و بنعمت الله هم يكفرون ﴿٧٤﴾

جو اُس کے پیٹ میں ہی گوبر اور لہو میں دودہ خالص خوشگوار پینے والوں کو ⓺⓺ اور
کہجور کے پہلوں سے اور انگوروں سے بنا لیتے ہو تم اُس سے نشہ کرنے والي چيزيں اور اچهي
روزي — بیشک اسمیں ہیں البتہ نشانیاں اُس قوم کے لیئے جو سمجهتي ہیں ⓺⓻ اور وحي
بهيجي تيرے پروردگار نے شہد کي مکهي پاس کہ بنا لیوے پہاڑوں میں گہر اور درختوں
میں اور اُس میں جو بلند بناتے ہیں ⓺⓼ پہر کہا ہرایک پہل سے پہر چل اپنے پروردگار کي
راہوں میں فرمانبردار ہوکر نکلتي ہی اُن کے پیٹوں میں سے وہ جو پي جاتي ہی مختلف ہیں
اُسکے رنگ اُسمیں شفا ہی لوگوں کے لیئے بیشک اسمیں ہیں نشانیاں اُس قوم کے لیئے جو
سونچتي ہیں ⓺⓽ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو پہر مار ڈالیگا تمکو تم میں سے وہ ہی جو ٹهکیلا
جاتا ہی ذلیل ترین عمر تک تاکہ وہ نجانے بعد جاننے کے کسي چيز کو بیشک اللہ
جاننے والا ہی قدرت والا ⓻⓪ اور اللہ نے بزرگي دي ہی تم میں سے بعض کو بعض پر روزي
میں — پہر نہیں ہیں وہ جنکو بزرگي دي گئي ہی لوٹا دینے والے اپنے رزق کے اُن پر جنپر
اُن کے ہاتہہ مالک ہوئے — پہر وہ اُس میں برابر ہیں — کیا پہر وہ اللہ کي نعمت کا انکار
کرتے ہیں ⓻⓵ اور اللہ نے پیدا کیا تمہارے لیئے تمہاري قسم میں سے جوڑي اور پیدا کیا
تمہارے لیئے تمہاري جوروؤں میں سے بیٹے اور پوتے اور تمکو رزق دیا پاکیزہ چيزوں سے — کیا
پہر جهوٹے (معبودوں) پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کي نعمت کي وہ ناشکري کرتے ہیں ⓻⓶

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ
اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٧٦﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا
مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ
يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُ
هُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ
لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ
بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٨﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَآ اَمْرُ
السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٧٩﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ﴿٨٠﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ
مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨١﴾

اور عبادت کرتے هیں الله کے سوا اُس کي جو اختیار نهیں رکهتے اُن کے لیئے رزق دینے کا
آسمانوں اور زمین سے کچهه بهي — اور نه وه طاقت رکهتے هیں (۷۳) پهر مت بناؤ الله کے
لیئے مثلیں — بیشک الله جانتا هی - اور تم نهیں جانتے (۷۴) الله نے مثال بیان کي
ایک غلام کي که پرا هو پرائے هاتهه میں — طاقت نهیں رکهتا کسي چیز پر - اور وه شخص
جسکو هم نے اپنے پاس سے اچها رزق دیا هی — پهر وه اُس میں سے خرچ کرتا هی چهپاکر
اور ظاهر کر کر — آیا وه برابر هیں — سب تعریف الله کے لیئے هی - لیکن اُن میں سے
اکثر نهیں جانتے (۷۵) اور الله نے ایک مثال بیان کي - دو شخصوں کي که ایک اُن میں سے
گونگا هي قدرت نهیں رکهتا کسي بات پر اور وه بوجهه هی اپنے دوستوں پر — جدهر وه
اُسکو متوجهه کریں وه کوئي بهلائي نهیں لاتا - کیا برابر هی وه اور وه شخص جو انصاف کا
حکم کرتا هی اور وه سیدهي راه پر هی (۷۶) اور الله کے لیئے هی علم غیب آسمانوں اور
زمین کا - اور نهیں قایم هونا قیامت کا مگر پلک جهپکنے کي مانند یا اُس سے بهي زیاده
قریب - بیشک الله هر بات پر قدرت رکهتا هی (۷۷) اور الله نے تمکو پیدا کیا تمهاري ماؤں
کے پیٹ سے - تم کچهه نهیں جانتے تهے اور پیدا کیئے تمهارے لیئے کان - اور آنکهیں - اور دل -
تاکه تم شکر کرو (۷۸) کیا وه نهیں دیکهتے پرندوں کي طرف که فرمانبردار کیئے گئے هیں آسمان
(اور زمین) کے بیچ میں - کوئي نهیں تهام رکهتا اُن کو بجز الله کے - بیشک اس میں
البته نشانیاں هیں اُن لوگوں کے لیئے جو ایمان لاتے هیں (۷۹)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ
الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَ يَوْمَ اِقَامَتِكُمْ وَ مِنْ
اَصْوَافِهَا وَ اَوْبَارِهَا وَ اَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٨٢﴾
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ
اَكْنَانًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ
بَاْسَكُمْ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿٨٣﴾ فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٤﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ
ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَ اَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَ يَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ
كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٦﴾
وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَ لَا هُمْ
يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا
هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ
الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ السَّلَمَ وَضَلَّ
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٩﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور الله نے بنایا تمہارے لیئے تمہارے گھروں کو آرام کي جگہہ - اور بنایا تمہارے لیئے چارپایوں
کي کھالوں سے گھر کو - هلکا پاتے هو تم اُن کو اپنے سفر کے دن اور اپنے مقام کے دن - اور اُنکي
اُون اور اُن کے بالوں اور اُن کے پشمینه سے گھر کا اسباب اور فایدہ اُٹھانا ایک مدت تک ۸۲
اور الله نے پیدا کیا تمہارے لیئے اُن چیزوں سے جو پیدا کي هیں چھاؤں کو اور بنایا تمہارے
لیئے پہاڑوں میں سے کھوؤں کو اور بنائي تمہارے لیئے پوشاک جو تمکو گرمي سے بچاتي هی اور
پوشاک جو تمکو بچاتي هی تمہاري لڑائي میں - اِسي طرح پوري کرتا هی اپني نعمت تمپر
تاکه تم تابعدار هو ۸۳ پھر اگر وہ پیتھہ پھیر لیں تو اِس کے سوا کچھہ نہیں که تجھپر هی
پہنچا دینا (حکم کا) صاف صاف ۸۴ پہچانتے هیں الله کي نعمت کو پھر اُس کا انکار
کرتے هیں اور بہت سے اُن میں سے ناشکرگذار هیں ۸۵ اور جسدن هم اُٹھاوینگے هر اُمت سے
ایک گواہ — پھر اجازت نه دي جائیگي اُن لوگوں کو جو کفر میں پڑے اور نه اُن کے عذر
قبول کیئے جاوینگے ۸۶ اور جب دیکھینگے وہ لوگ جو ظلم کرتے تھے عذاب کو - پھر نه اُن پر
هلکا کیا جائیگا اور نه اُن کو مہلت دي جائیگي ۸۷ اور جب دیکھینگے وہ لوگ جو شریک
ٹھہراتے تھے اپنے شریکوں کو تو کہینگے اے همارے پروردگار یہہ هیں همارے (مقرر کیئے هوئے)
شریک یعني معبود جن کو هم پکارتے تھے تیرے سواہ - پھر وہ (معبود) اُن کي بات میں بات
ڈالینگے (یعني اُن کي بات کات کر کہینگے) که تم بیشک جھوٹے هو ۸۸ اور وہ
(یعني معبود مقرر کرنے والے اور اُن کے معبود) راہ ڈالینگے الله کي طرف اُس دن
سلامت رهنے کي اور کھوئي جائیگي اُن سے وہ جو افترا پردازي کرتے تھے ۸۹
جو لوگ کافر هوئے اور اَوروں کو الله کي راہ سے روکا

زدنهم عذابا فوق العذاب بما كانوا يفسدون (۹۰) و يوم
نبعث في كل امة شهيدا عليهم من انفسهم و جئنابك
شهيدا على هؤلاء ونزلنا عليك الكتب تبيانا لكل شيء و
هدى و رحمة و بشرى للمسلمين (۹۱) ان الله يامر بالعدل
والاحسان و ايتاى ذي القربى و ينهى عن الفحشاء والمنكر
والبغي يعظكم لعلكم تذكرون (۹۲) و اوفوا بعهد الله اذا
عاهدتم ولا تنقضوا الايمان بعد توكيدها و قد جعلتم الله
عليكم كفيلا ان الله يعلم ما تفعلون (۹۳) ولا تكونوا كالتي
نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا تتخذون ايمانكم دخلا
بينكم ان تكون امة هي اربى من امة انما يبلوكم الله به
وليبينن لكم يوم القيمة ما كنتم فيه تختلفون (۹۴) ولو شاء الله
لجعلكم امة واحدة و لكن يضل من يشاء و يهدي
من يشاء ولتسئلن عما كنتم تعملون (۹۵) ولا تتخذوا
ايمانكم دخلا بينكم فتزل قدم بعد ثبوتها و تذوقوا السوء

هم زیادہ کرینگے اُن کو عذاب پر عذاب اِس بات پر کہ وہ فساد کرتے تھے (۸۸) اور اُس دن هم اُٹھاوینگے هر اُمت میں ایک گواہ اُنپر اُنهي میں سے - اور هم لائینگے تجھکو گواہ اُنپر اور اُوتاري هی همنے تجھپر کتاب بیان کرنے والي هر چیز کي اور هدایت اور رحمت اور خوشخبري مسلمانوں کے لئے (۸۹) بیشک الله حکم کرتا هی ساتھہ عدل اور نیکي کے اور قرابت مندوں کے ساتھہ سلوک کے اور منع کرتا هی بے حیائي اور برائي اور سرکشي سے — تمهیں نصیحت کرتا هی تاکہ تم نصیحت پکڑو (۹۰) اور پورا کرو الله کا عہد جب تم نے عہد کیا اور مت توڑو قسموں کو اُن کو پکا کرنے کے بعد اور بیشک تم نے کیا هی الله کو اپنے پر ضامن - بیشک الله جانتا هی جو تم کرتے هو (۹۱) اور مت هو تم ایسي عورت کي مانند جسنے توڑ ڈالا اپنا کاتا مضبوطي کرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے - (مت هو تم) کہ بنا لیتے هو تم اپني قسموں کو ایک دھوکا درمیان اپنے کہ هوجائے ایک گروہ وهي بڑھي هوئي دوسرے گروہ سے - اِسکے سوا کچھہ نہیں کہ مصیبت میں ڈالیگا تمکو خدا اُس کے سبب سے اور ضرور بتا دیگا تمکو قیامت کے دن وہ جس میں تم تھے اختلاف کرتے (۹۲) اور اگر چاهتا الله تو ضرور تمکو کردیتا ایک گروہ و لیکن گمراہ کرتا هی جسکو چاهتا هی اور هدایت کرتا هی جسکو چاهتا هی اور ضرور پوچھے جاؤگے اُس سے جو تم کرتے تھے (۹۳) اور مت بناؤ اپني قسموں کو دھوکا درمیان اپنے پھر ڈگمگا جاویگا قدم بعد اُس کے قایم هونے کے اور چکھوگے برائي کو

بما صددتم عن سبيل الله ولكم عذاب عظيم ﴿٩٦﴾ ولا تشتروا
بعهد الله ثمنا قليلا انما عند الله هو خير لكم ان كنتم
تعلمون ﴿٩٧﴾ ما عندكم ينفد وما عند الله باق ولنجزين
الذين صبروا اجرهم باحسن ما كانوا يعملون ﴿٩٨﴾ من عمل
صالحا من ذكر او انثى وهو مؤمن فلنحيينه حيوة طيبة
ولنجزينهم اجرهم باحسن ما كانوا يعملون ﴿٩٩﴾ فاذا قرات
القران فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم ﴿١٠٠﴾ انه ليس له
سلطن على الذين امنوا وعلى ربهم يتوكلون ﴿١٠١﴾ انما سلطنه
على الذين يتولونه والذين هم به مشركون ﴿١٠٢﴾ واذا بدلنا
اية مكان اية والله اعلم بما ينزل قالوا انما انت مفتر بل
اكثرهم لا يعلمون ﴿١٠٣﴾ قل نزله روح القدس من ربك بالحق
ليثبت الذين امنوا وهدى وبشرى للمسلمين ﴿١٠٤﴾ ولقد
نعلم انهم يقولون انما يعلمه بشر لسان الذي يلحدون اليه
اعجمي وهذا لسان عربي مبين ﴿١٠٥﴾ ان الذين لا يؤمنون

بسبب اُس کے کہ رکے تم اللہ کے رستے سے اور تمھارے لیئے عذابؔ ھیؔ بہت بڑا (۹۶) اور مت لو اللہ کے عہد کے بدلے مول تھوڑا - اِس میں کچھہ شک نہیں کہ جو کچھہ اللہ کے پاس ھیؔ وہ بہت اچھا ھی تمھارے لیئے اگر تم جانتے ھو (۹۷) جو کچھہ تمھارے پاس ھی وہ ھوچکیگا اور جو کچھہ اللہ کے پاس ھی وہ ھمیشہ رھنے والا ھی اور ھم بدلا دینگے اُن کو جنھوں نے صبر کیا اُن کا بدلا اُس سے اچھا جو وہ کرتے تھے (۹۸) جسنے اچھے کام کیئے مردوں میں سے یا عورتوں میں سے اور وہ ایمان والا ھو پھر البتہ ھم اُسکو زندگی دینگے زندگی پاکیزہ اور البتہ ھم اُن کو بدلا دینگے اُن کا بدلا اُس سے اچھا جو وہ کرتے تھے (۹۹) پھر جب تو قران پڑھے تو پناہ مانگ اللہ کی شیطان پھٹکارے ھوئے سے (۱۰۰) بیشک اُس کی نہیں ھی حکومت اُن پر جو ایمان لائے ھیں اور اپنے پروردگار پر بھروسا کرتے ھیں (۱۰۱) اِس کے سوا کچھہ نہیں کہ اُس کی حکومت اُن لوگوں پر ھی جو اُس سے یارانہ کرتے ھیں اور وہ وھی ھیں جو اُس کے یعنی خدا کے ساتھہ شریک کرتے ھیں (۱۰۲) اور جب کہ ھم بدل ڈالتے ھیں کوئی آیت (یعنی کوئی حکم اگلے نبیوں کا) بجاے کسی آیت (یعنی کسی حکم کے) اور اللہ جانتا ھی اُسکو جو اوتارتا ھی تو کہتے ھیں کہ اسکے سوا کچھہ نہیں کہ تو بہتان باندھنے والا ھی بلکہ اُنمیں کے بہت سے نہیں جانتے (۱۰۳) کہدے اے پیغمبر کہ اوتارا ھی اُسکو روح القدس نے تیرے پروردگار کیطرف سے بالکل ٹھیک تاکہ ثابت قدم رکھے اُن کو جو اِیمان لائے ھیں اور ھدایت اور خوشخبری مسلمانوں کے لیئے (۱۰۴) اور ھاں بیشک ھم جانتے ھیں کہ وہ لوگ کہتے ھیں کہ اسکے سوا کچھہ نہیں کہ سکھاتا ھی اُسکو (یعنی آنحضرت کو) کوئی شخص - زبان اُسکی جسکی طرف غلط نسبت کرتے ھیں گونگی ھی یعنی غیر فصیح ھی اور یہہ تو عربی زبان ھی نہایت واضح یعنی فصیح (۱۰۵) بیشک جو لوگ اِیمان نہیں لاتے

بايٰتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللّٰهُ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ ﴿١٠٦﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي
الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُونَ ﴿١٠٧﴾
مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ
بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ
اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٨﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ﴿١٠٩﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُونَ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿١١٠﴾
ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جٰهَدُوا
وَ صَبَرُوٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١١﴾ يَوْمَ تَاْتِي
كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١١٢﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً
يَّاْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا
اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١١٣﴾

الله کي نشانیوں یعني احکام پر هدایت نہیں کرنے کا اُنکو الله اور اُن کے لیئے هی عذاب دکہہ دینے والا ۱۰۶ اُس کے سوا کچہہ نہیں کہ جہوٹ بہتان باندھتے هیں وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے الله کي آیتوں یعني حکموں پر اور وهي لوگ هیں جہوٹے ۱۰۷ جس نے کفر کیا الله کے ساتہہ اپنے ایمان لانے کے بعد بجز اُس شخص کے جس پر جبر کیا گیا اور اُس کے دلکو ایمان سے تسلي هی و لیکن جس کا دل کہل گیا هی کفر کرنے پر تو اُن پر هی غضب الله کا اور اُن کے لیئے هی عذاب بہت بڑا ۱۰۸ یہہ اسلیئے کہ اُنہوں نے پیارا سمجھا دنیا کي زندگی کو آخرت پر اور بیشک الله نہیں هدایت کرتا کافر لوگوں کو ۱۰۹ یہہ لوگ وہ هیں کہ مہر کردي هی الله نے اُنکے دلوں پر اور اُن کے کانوں پر اور اُنکي آنکہوں پر اور یہہ لوگ وهي هیں بیخبر لاچار وہ هیں آخرت میں وهي نقصان اوٹھانے والے ۱۱۰ پھر بیشک تیرا پروردگار اُن لوگوں کے لیئے جنہوں نے وطن چھوڑا بعد اِس کے کہ ایذا دیئے گئے ـ پھر جہاد کیا اور صبر کیا ـ بیشک تیرا پروردگار بعد اُسکے البتہ بخشنے والا هی مہربان ۱۱۱ اُس دن آویگا هر کوئي جھگڑتا هوا اپنے لیئے اور بدلہ دیا جاویگا هر شخص کو اُس چیز کا جو اُس نے کیا تھا اور اُن پر ظلم نہ کیا جاویگا ۱۱۲ اور بیان کي الله نے مثال ایک گانو کي کہ تھا امن چین سے ـ آتا تھا وهاں اُس کا رزق با فراغت هر جگہہ سے ـ پھر اُس نے نا شکري کي الله کي نعمتوں کي ـــ پھر الله نے مزا چکھایا اُس کو بھوک اور خوف کو اوڑھنا بچھونا کردینے کا بہ سبب اُس کے جو وہ کرتے تھے ۱۱۳

وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَ
هُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١١٣﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا
نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١١٤﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ
وَالدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ
غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا
تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى
اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿١١٦﴾
مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١٧﴾ وَ عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا
مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ
ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٩﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا وَّلَمْ
يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٠﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ اِجْتَبٰهُ وَ هَدٰىهُ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٢١﴾ وَ اٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

اور البته آیا اُن پاس ایک رسول اُن میں کا — پھر اونھوں نے اُس کو جھٹلایا — پھر اُن کو پکڑا عذاب نے ایسے حال میں کہ وہ ظلم کرنے والے تھے ۱۱۴ پھر کھاؤ اُس میں سے جو رزق دیا تم کو اللہ نے حلال پاکیزہ اور شکر کرو اللہ کی نعمت کا اگر تم اُسیکی عبادت کرتے ہو ۱۱۵ اسکے سوا کچھہ نہیں کہ حرام کیا تمپر مردار — اور خون اور سوئر کا گوشت اور وہ جس پر پکارا جاوے اللہ کے سوا اور کسی کا نام اُس کے ذبح کرنے کے وقت پھر جو کوئی تڑپتا ہو مارے بھوک کے — نہ نافرمانی کرنے والا اور نہ حد سے گذرنے والا (اور بقدر سد رمق کھائے) تو اللہ بخشنے والا ہی مہربان ۱۱۶ اور مت کہو اُس چیز کو جس کو ٹھیراتی ہیں تمھاری زبانیں جھوٹ کہ یہہ حلال ہی اور یہہ حرام تاکہ بہتان باندھو اللہ پر جھوٹ — بیشک جو لوگ بہتان باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ مراد کو نہیں پھونچنے کے ۱۱۷ فایدہ ہی تھوڑا سا اور اُنکے لیئے عذاب ہی دکھہ دینے والا ۱۱۸ اور اُن لوگوں پر جو یہودی ہوئے ہم نے حرام کیا اُن چیزوں کو جنکا ذکر کیا تجھہ پر اس سے پہلے — اور نہیں ظلم کیا ہم نے اُن پر و لیکن وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے تھے ۱۱۹ پھر بیشک تیرا پروردگار اُن لوگوں کے لیئے جنھوں نے کی برائی بے جانے پھر توبہ کی اُس کے بعد اور نیکی کی بیشک تیرا پروردگار اُس کے بعد البتہ بخشنے والا ہی مہربان ۱۲۰ بیشک ابراھیم پیشوا تھا اللہ کی فرمان برداری کرنے والا حنیف مذھب کا (یعنی خالص خدا کی عبادت کرنے والا) اور وہ نہ تھا شرک کرنے والوں میں سے ۱۲۱ شکر کرنے والا اُسکی نعمتوں کا — اُس کو برگزیدہ کیا اور اُس کو ھدایت کی سیدھی راہ کی طرف ۱۲۲ اور دی ہم نے اُس کو دنیا میں نیکی اور بیشک وہ آخرت میں

لَمِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿١٢٣﴾ ثُمَّ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرٰهِيمَ
حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٤﴾ إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى
الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيمَا
كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٢٥﴾ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجٰدِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ
هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٦﴾ وَ
إِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ
خَيْرٌ لِلصّٰبِرِينَ ﴿١٢٧﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ
عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ
اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ﴿١٢٨﴾

البته نیکو کاروں میں سے هی ۱۲۳ پھر هم نے وحي بھیجي تجھه پر که پیروي کر ابراهیم کے دین کي جسکا دین حنیف هی (یعني جس میں خالص خداے واحد کي عبادت هی) اور وه یعني ابراهیم مشرکوں میں سے نه تھا ۱۲۴ اسکے سوا کچھه نهیں که مقرر کیا گیا تھا سبت کا دن اُن لوگوں کے لیئے جنهوں نے اختلاف کیا اُس میں (یعني شریعت ابراهیم میں) اور بیشک تیرا پروردگار البته فیصله کریگا اُن میں قیامت کے دن اُس میں جس میں وه اختلاف کرتے تھے ۱۲۵ بلا اپنے پروردگار کي راه کي طرف حکمت اور نیک نصیحت کے ساتھه اور بحث کر اُن سے اُس بات میں که وهي سب سے اچھي هی — بیشک تیرا پروردگار وه خوب جاننے والا هی اُس کو جو گمراه هوا اُس کي راه سے اور وه خوب جاننے والا هی راه پانے والوں کو ۱۲۶ اور اگر تم بدلا لو تو بدلا لو برابر اُس کے جو تم کو ایذا دي گئي هو اور البته اگر صبر کیا تم نے تو بیشک وه بهتر هی صبر کرنے والوں کے لیئے ۱۲۷ اور صبر کر اور نهیں تیرا صبر مگر الله کي مدد سے — اور مت غم کھا اُن پر — اور مت هو تنگ دل اُس سے جو وه مکر کرتے هیں — بیشک الله اُن لوگوں کے ساتھه هی جو پرهیز گار هیں اور اُن لوگوں کے ساتھه جو نیکي کرنے والے هیں ۱۲۸